...ن اسلام
لاہور

سرپرست
حضرت مولا...

جلد نمبر ۱۶

شمارہ نمبر ۳۲، ۳۳

حافظ محمد رمضان

ملکی سالمیت کی فکر کیجیئے

امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی دامت برکاتہم نے ترجمان اسلام کے "بلوچستان نمبر" کیلئے مدیر ترجمان اسلام کو خصوصی پیغام لکھواتے ہوئے اپنے حالیہ دورہ بلوچستان کا ذکر کیا اور فرمایا کہ بلوچستان میں ظلم کی آگ بھڑک رہی ہے۔ عوام کو سیاسی انتقام کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ فوج نے غریب عوام کی ناکہ بندی کر رکھی ہے دیہات میں غلہ اور راشن لے جانے پر پابندی ہے۔ قادیانی گروہ گمراہ کن لٹریچر تقسیم کر کے حالات کو مزید خراب کرنے کی کوشش میں مصروف ہے ارکانِ اسمبلی کو دھونس اور لالچ کے ذریعہ خریدا جا رہا ہے۔ اور گذشتہ الیکشن میں عوام کے واضح فیصلہ کو مسترد کر کے مصنوعی اکثریت کو مسلط کرنے کی سازش ہو رہی ہے اس صورت حال میں اگر بلوچستان کے حالات کو سدھارنے کیطرف توجہ نہ دی گئی تو ملک کی سلامتی خطرہ میں پڑ جائیگی۔ آپ نے کہا اگر حکومت ملک کی سلامتی کے سلسلہ میں مخلص ہے تو اُسے فوری طور پر تین اقدام کرنے چاہئیں۔ (۱) ملک بھر میں مکمل اسلام نافذ کیا جائے۔ اور فرنگی قوانین منسوخ کر دیئے جائیں (۲) سرحد و بلوچستان کے عوام کو ان کا جمہوری حق دیا جائے اور مصنوعی اکثریت کو ختم کیا جائے (۳) قادیانیوں کی ملک دشمن سرگرمیوں کا محاسبہ کیا جائے اور انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے آپ نے فرمایا اس کے بغیر ملک اور قوم کے بچاؤ کا اب کوئی راستہ نہیں۔



...کے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاک...

ہمیں اپنے قائدین پر کلی اعتماد

از مولوی محمد یعقوب شروری
امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع قلات

جہانتک حقائق کا تعلق ہے بلوچستان کے باشندے پاکستان کے وفادار اور محب وطن ہیں البتہ اپنے جمہوری حقوق کو حاصل کرنے کے لیے وہ بے چین ضرور ہیں یہاں پر سیاسی طور سے ۱۹۷۰ء کے انتخابات میں صرف جمعیت علماء اسلام اور نیشنل عوامی پارٹی کا عموماً مقابلہ ہوتا رہا ہے بعض عوامل کی بنا پر قلات سے عموماً نیپ کامیاب ہوئی۔ جمعیت، نیپ کی نو ماہ کی متحدہ حکومت کے دور میں اگرچہ جمعیت کے ہزاروں افراد کو حکومت دینی اور مذہبی لحاظ سے خوش نہ کر سکی۔ جس سے وہ ناخوش ضرور تھے ہم سمجھتے ہیں کہ اس سلسلے میں شائد کچھ ناگزیر مجبوریاں بھی حائل تھیں اگرچہ اس سرد مہری پر ہم نیپ کے اربابِ اختیار کو بے گناہ نہیں سمجھتے۔ تاہم اس وقت عام پوزیشن یہ ہے کہ مرکز کی موجودہ جمہوریت کش پالیسی سے اب بھی اکثریت ناخوش ہے۔ پھر خصوصاً فوجوں کے یہاں پر رہنے سے جو تکدر فضا میں پیدا کر دیا گیا ہے اس سے مزید پیچیدگیاں سامنے آ رہی ہیں۔ ویسے فوجوں سے عوام بے شک نامانوس نہیں لیکن ان کی موجودگی سے مختلف دور دراز علاقوں میں بڑی مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ اور خواہ مخواہ کے لیے دو طرفہ شکوک و شبہات کی فضا پیدا ہو چکی ہے۔

جمعیت علماء اسلام اگرچہ بیگناہ مسافروں کی لوٹ مار اور قتل و غارت کے حق میں نہیں اور اس کو جرم عظیم سمجھتی ہے۔ لیکن عام تاثر یہ ہے کہ یہ جو بعض جگہوں پر تصادم سامنے آ رہا ہے یہ موجودہ آمرانہ ذہنیت کا پیدا کردہ ہے۔ یہاں پر معاشی مشکلات اور مہنگائی کی جو بدترین شکل اس وقت موجود ہے۔ ایک سیر گھی ۹ روپے پر دستیاب نہیں ہو رہا۔ ایک سیر چینی ۹ روپے پر خریدی جا رہی ہے۔ اس طرح باقی ضروریات زندگی میں جو کمر توڑ مہنگائی فی الحال ہے۔ اور علاقے میں سابقہ خشک سالیوں کے اثرات سے پہلے ہی عوام کراہ رہے تھے۔

ذرائع آمدنی کے فقدان نے عوام کی زندگی اجیرن کر دی ہے۔ عوام تو یہی سمجھتے ہیں کہ اس صورتِ حال میں پیپلز پارٹی کی حکومت کو بڑا دخل ہے جس کی وجہ سے پیپلز پارٹی کے اقتدار سے لوگ الامان والحفیظ پڑھ رہے ہیں۔

بلوچستان کی حقیقی اکثریتی حکومت کو تبدیل کر کے اقلیتی حکومت برسرِ اقتدار رکھنے اور پھر اس پانچ ماہ کے عرصے میں مختلف حربوں سے ممبروں کے اغواء اور اس قسم کے دوسرے بہت سے آمرانہ اقدامات کو یہاں کی اکثریت بری نگاہ سے دیکھتی ہے۔

جہاں تک جمعیت علماء اسلام کی تنظیمی حیثیت کا سوال ہے جمعیت نے عام انتخابات میں اپنی انتہائی بے نوائی اور وسائل کے فقدان کے باوجود کام کیا۔ شہروں سے لے کر گاؤں اور پہاڑوں تک جمعیت کے کارکن پھیل گئے اور محیر العقول کارنامے انجام دیئے۔ جہاں دوسری جماعتوں کی جیپ پہنچ جاتی تھی۔ وہاں جمعیت کے کارکن سائیکلوں سائیکلوں پر اور پیدل پہنچ جاتے تھے۔ پھر ۱۹۷۳ء کے جماعتی انتخابات میں تقریباً اکثر مقامات پر دستور کے مطابق جمعیت کے انتخابات بھی مکمل ہو چکے ہیں۔

لیکن اب ہم سمجھتے ہیں کہ بلوچستان بھر میں سیاسی سرگرمیاں ماند پڑ گئی ہیں کیونکہ ایک آمرانہ ذہنیت نے نوکر شاہی نظام کو حاوی رکھا گیا ہے۔

اس لیے جہاں دوسری جماعتیں خاموشی سے انتظار کے عالم میں نظر آتی ہیں۔ وہاں جمعیت علماء اسلام بھی مجبوراً تنظیمی اور سیاسی تعطل کا شکار ہے۔

ویسے بھی ضلع قلات ایک طویل و عریض لق و دق صحرا پر مشتمل رقبہ ہے جس میں دوڑ دھوپ کرنے کے لیے وسائل کی بہت ضرورت پڑتی ہے۔ حقیقت میں قلات میں جمعیت کے پاس وہ مالی وسائل بھی نہیں جس سے حسب دل خواہ اپنی عوامی رابطہ مہم کو برقرار رکھا جا سکے۔

مجموعی لحاظ سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ جمعیت کے کارکن جن کو اپنے اکابر سے علیٰ وجہ البصیرۃ رابطہ کا تعلق ہے۔ وہ اپنے قائدین پر اب بھی اعتماد رکھتے ہیں اور ان میں کوئی خلفشار نہیں پایا جاتا۔ وہ جمعیت کے منشور اور جماعت کے اصول و ضوابط سے انحراف کا تصور تک کر سکتے ہیں۔

سوائے ان چند افراد کے جو جماعتی ذہن سے خالی انتخابات کے وقت یا بعد میں جماعت کے ساتھ منسلک ہو چکے تھے۔ باقی تمام جماعت، بحمدہٖ تعالےٰ جماعت کے موقف پر بنیان مرصوص کی طرح قائم ہے۔

اور جہاں تک مذہبی حیثیت کا تعلق ہے تو بحمدہٖ تعالیٰ بلوچستان بھر میں عوام کا نہ صرف غریب بلکہ متوسط طبقہ بھی مذہب کا گرویدہ ہے۔ اور یہ سب ان دینی مدارس کی برکات ہیں جن کا ایک جال بچھا ہوا ہے۔ صرف ضلع قلات میں بکثرت مدارس عربیہ مصروف تعلیم و تدریس ہیں۔ اُن میں سے (۱) مدرسہ دارالعلوم نصیریہ مستونگ (۲) مدرسہ صدیقیہ مستونگ (۳) مدرسہ مفتاح العلوم مستونگ (۴) مدرسہ منبع العلوم پڑنگ آباد (۵) مدرسہ عربیہ دارالفیوض مونگچر (۶) مدرسہ عربیہ دارالھدیٰ گرگینہ (۷) مدرسہ قاسم العلوم مونگچر (۸) مدرسہ افضل المدارس نوشکی (۹) مدرسہ جمالیہ نوشکی (۱۰) مدرسہ عربیہ مند حاجی مونگچر (۱۱) مدرسہ دارالقرآن کنیتی وغیرہ وغیرہ سینکڑوں مدارس قائم ہیں جو مصروف تعلیم و تعلم ہیں۔

بقیہ
صفحہ ۳۱ سے آگے

عوام اطمینان کا سانس لے سکیں اور پھر سرحد کی حکومت بھی بحال کیجائے جس نے اس ظلم کے خلاف جرأت مندانہ اقدام کیا۔

مستقل آئین: مستقل آئین کو پورا اسلامی آئین قرار دینا ایک فریب ہے ہاں اسمیں کچھ اچھی باتیں شامل ہیں۔ دراصل آئین کا دارو مدار اُسکے چلانے والے پر ہوتا ہے۔ آئین بجائے خود کوئی حقیقت نہیں رکھتا اگر آئین چلانے والا نیک مخلص اور احکام شریعت سے واقفیت رکھتا ہو تو پھر اگرچہ آئین میں کمی ہو وہ دیانتداری سے اس کمی کو پورا کر دیگا۔ اور اگر آئین چلانے والا بد دیانت شرابی اور زانی ہو تو چاہے آئین کتنا ہی اچھا کیوں نہ ہو وہ بے سود ہے اس کا کچھ فائدہ نہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سرپرست
حضرت مولانا عبید اللہ انور

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

مدیر
زاہد الراشدی

جلد ۱۶ | جمعہ ۱۷/۲۴ رجب ۱۳۹۳ھ مطابق ۱۷/۲۴ اگست ۱۹۷۳ء - قیمت ۸۰ پیسے | شمارہ ۳۲، ۳۳

جماعتی فیصلوں سے انحراف کس نے کیا ہے؟

اے ، پی ، پی کے مطابق حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی نے ایک بیان میں یہ کہا ہے کہ انہوں نے از خود جمعیۃ علماء اسلام کا نظم ونسق سنبھال لیا ہے اور ساتھ ہی آپ نے قائد جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب پر یہ الزام بھی لگایا ہے کہ "مفتی صاحب نے جمعیۃ کے منشور اور مجلس شوریٰ کے فیصلوں سے انحراف کیا ہے۔ اور جمعیۃ کے وقار اور اکابر کے مسلک کو نقصان پہنچایا ہے"۔

مولانا ہزاروی ہمارے بزرگ ہیں اور ہمیں ان کی بزرگی اور پیرانہ سالی کا لحاظ ہے ، مگر چونکہ انہوں نے خود اپنے مقام اور حیثیت کا خیال نہ کرتے ہوئے جمعیۃ کی مرکزی قیادت پر حقائق کے خلاف واقعات کے برعکس اور بے بنیاد الزامات عائد کئے ہیں ، اس لئے ہمیں حقیقتِ حال کی وضاحت کی خاطر مجبوراً کچھ باتیں حیطۂ تحریر میں لانا پڑ رہی ہیں

اس ... سے مولانا ہزاروی بھی انکار نہیں فرمائیں گے کہ جمعیۃ علماء اسلام کسی فردِ واحد یا بے ضابطہ گروہ کا نام نہیں جہاں ایک شخص کی مرضی چلتی ہو، یا باہمی اشتراکِ عمل کا کوئی ضابطہ و دستور نہ ہو بلکہ جمعیۃ علماء اسلام ایک باضابطہ سیاسی و دینی تنظیم ہے ، جس کی شاخیں ملک کے کونے کونے میں موجود ہیں - اور وہ باقاعدہ ایک ہی "دستور" رکھتی ہے - جس کے تحت امیر ، مجلس عاملہ ، مجلس شوریٰ اور مجلس عمومی اپنے اپنے دائرہ کار میں پالیسی ، منشور اور طریق کار پر عملدرآمد کی نگرانی کرتی ہیں ۔

یہ نظم و نسق سالہا سال سے چل رہا ہے ۔ اور خود مولانا ہزاروی بھی اس کے اہم ترین رکن رہے ہیں - اب سوال یہ ہے کہ آخر وہ کس اصول ، ضابطہ اور دستور کے تحت جماعتی دستور ، امیر ، مجلس عاملہ مجلس شوریٰ اور مجلس عمومی کو نظر انداز کر کے از خود بن بلائے مہمان کی طرح جمعیۃ کی سربراہی کے منصب پر براجمان ہونا چاہتے ہیں :

مولانا کی جماعتی خدمات اپنے مقام پر ناقابل انکار ہیں - ان کی قربانیاں اور شاندار ماضی بھی مسلّم ہے - لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ان خدمات اور قربانیوں کے صلہ میں انہیں یہ حق حاصل ہوگیا ہے کہ وہ اپنی ذاتی رائے کو پوری جماعت پر ٹھونسنے کی کوشش کریں اور جمعیۃ کے دستور اور وقار کو بھی پامال کرنے سے گریز نہ کریں ، جمعیۃ کے نظم و نسق اور پالیسی کی ذمہ دار مجلس عمومی ہے ، جس کا ذکر دستور کی دفعہ ۱۰ میں ان الفاظ میں کیا گیا :-

(الف) ہر جمعیۃ کی مجلس عمومی اس جمعیۃ کی سب سے بڑی طاقت ہوگی

(ب) مجلس عمومی کے سامنے جملہ عہدہ داروں ، مجلس شوریٰ ، مجلس عاملہ جواب دہ ہوں گے اور اس کے فیصلے سب پر حاوی ہوں گے۔

دستور کی اس واضح شق کے پیش نظر اصولی طور پر چاہیئے تو یہ تھا ، کہ مولانا ہزاروی کو اگر جمعیۃ کی مرکزی قیادت کے کسی فیصلہ سے اتفاق نہیں تھا، تو اسے مجلس عمومی میں لاتے ۔ وہاں اپنی بات پیش کرتے اور ارکان کو قائل کر کے اپنی رائے منواتے ۔ اور اگر اس کے باوجود ان کی رائے تسلیم نہ کی جاتی تو وہ جماعتی فیصلہ کی پابندی یا جمعیۃ سے علیحدگی کے دو واضح اور منطقی راستوں سے کسی ایک کا انتخاب کرتے ۔

لیکن مولانا موصوف نے مجلس عمومی تو کجا مجلس شوریٰ تک کی پروا نہ کی ۔ امیر مرکزیہ کے فیصلوں کو کوئی وقعت نہ دی - اور قومی اسمبلی کے اندر اور باہر ہر سطح پر جماعتی فیصلوں کا نہ صرف کھلم کھلا مذاق اڑایا بلکہ دوسرے ارکان کو بھی جماعتی پالیسی سے انحراف کی ترغیب دی - اور اب جماعتی اصولوں اور فیصلوں سے انحراف پر پردہ ڈالنے کے لئے مفتی صاحب پر الزامات عائد کرنا شروع کر دیئے - آخر اس طرز عمل کی کیا منطقی توجیہہ کی جا سکتی ہے ؟

مولانا ہزاروی نے سب سے زیادہ اعتراض نیپ کے ساتھ جمعیۃ کے اتحاد اور متحدہ جمہوری محاذ میں دوسری جماعتوں کے ساتھ ساتھ جماعت اسلامی کے ساتھ محدود اشتراک عمل کیا ہے - مگر یہ اعتراض بالکل بیجا ہے ۔

اس لئے کہ نیپ کے ساتھ معاہدہ خود مولانا ہزاروی نے جمعیۃ کی مجلس شوریٰ کے فیصلہ کی روشنی میں کیا تھا - اور یہ صرف صوبائی پارلیمانی معاہدہ نہ تھا ، بلکہ قومی اسمبلی میں نیپ کے ارکان کو اسلامی امور میں جمعیۃ کی حمایت کا پابند بنا کر ایک لحاظ سے اسے دو جماعتی اتحاد کی حیثیت دے دی گئی تھی اور وزارتوں کے خاتمہ کے بعد صوبائی و مرکزی مجالس شوریٰ کے مشترکہ اجلاسِ لاہور میں خود مولانا ہزاروی کی رائے کے مطابق اس معاہدہ کو برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا گیا تھا ۔

اسی طرح متحدہ جمہوری محاذ میں شمولیت کا فیصلہ بھی مجلس شوریٰ نے کیا تھا - اور اس شمولیت کا مطلب عقیدہ یا مسلک کا اتحاد نہیں بلکہ یہ اسی طرح کے اشتراکِ عمل کا معاہدہ ہے - جس طرح ۱۹۵۳ء میں آل پارٹیز ایکشن کمیٹی اور ۱۹۶۹ء میں جمہوری مجلس عمل قائم کی گئی تھی - یہ دونوں معاہدے مجلس شوریٰ کے فیصلوں کے مطابق کیئے گئے تھے ، اور اس وقت تک برقرار رہیں گے - جب تک مجلس شوریٰ یا مجلس عمومی اسے برقرار رکھنا چاہے گی ۔

اس لئے ہم مولانا ہزاروی سے یہ گذارش کریں گے کہ وہ جمعیۃ کی مرکزی قیادت پر بے سروپا الزامات عائد کرنے کی بجائے اپنے رویہ پر غور کریں اور اگر وہ جمعیۃ کے ساتھ نہ چلنے کا فیصلہ کر ہی چکے ہیں تو آخری عمر میں چند مفاد پرستوں کی شہ پر اپنے ساتھیوں اور بزرگوں کے خلاف محاذ آرائی کی بجائے

باقی صفحہ ۱۴ پر

تعلیمی پریس میں چھپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

مولانا غلام مرتضیٰ جامعہ اشرفیہ شاہکوٹ

معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم جسمانی تھا

اس عجیب وغریب واقعہ کی تعیین میں گو اختلاف موجود ہے۔ مگر اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ یہ واقعہ ہجرت سے پہلے اور وفات خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بعد پیش آیا۔ نیز تاریخ سے یہ بات ثابت ہے کہ معراج اور ہجرت کے درمیان کوئی اہم واقعہ پیش نہیں آیا۔ یہی وجہ ہے کہ امام بخاریؒ نے الجامع الصحیح میں پہلے معراج پھر ہجرت کا واقعہ بیان فرمایا ہے۔ جو حضرات بخاریؒ کے تراجم وابواب کی ترتیب کی دقیقہ سنجی سے واقف ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ ان کا رجحان یہ ہے کہ ان ہر دو واقعات کے درمیان زمانہ اور تعلق دونوں اعتبار سے انتہائی قربت رہے بہرحال علامہ ابن البرؒ امام نوویؒ رجب ... اور ۲۷ تاریخ ہی کو ترجیح دیتے ہیں۔ معراج کے واقعات سے تو اکثر لوگ واقف ہیں۔ اس لئے اس کو بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے البتہ یہ بات کہ یہ واقعہ حالت بیداری بجسد عنصری پیش آیا قرآن واحادیث سے متعدد قرائن اس پر موجود ہیں۔

اولاً۔ لفظ اسریٰ یہ لفظ سریٰ یسریٰ سے ماخوذ ہے لغت میں اس کے معنی رات میں چلنے کے آتے ہیں۔ اور یہ لفظ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر استعمال کیا گیا ہے۔ مثلاً سورہ ھود میں ہے :۔

قالوا یٰلوط انا رسل ربك لن یصلوا الیك فاسر باھلك بقطع من اللیل۔

(ترجمہ) فرشتوں نے کہا۔ اے لوط (علیہ السلام) ہم تو تیرے پروردگار کے بھیجے ہوئے (فرشتے) ہیں۔ یہ تجھ تک ہرگز نہیں پہنچ پائیں گے۔ پس تو اپنے لوگوں کو کچھ رات گئے لے نکل۔ نیز سورت شعراء میں ہے۔ وَاَوْحَیْنَآ اِلٰی مُوْسٰٓی اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِیْ لَیْلًا اِنَّکُمْ مُّتَّبَعُوْنَ (ترجمہ) اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) پر وحی بھیجی کہ میرے بندوں کو راتوں رات لے کر نکل جا۔ تمہارا تعاقب ضرور کیا جائے گا۔

ان تمام آیات میں لفظ اسریٰ کا اطلاق روح مع الجسد پر ہوا ہے۔ یعنی لوط وموسیٰ علیہ السلام اور ان کے متبعین جن کے لئے یہ حکم ہو رہا ہے کہ دشمنوں سے بچ کر راتوں رات ان بستیوں (مصر اور سدوم) سے نکل جائیں۔ ان کا رات کے حصہ میں نکل جانا نہ خواب کی شکل میں تھا اور نہ روحانی طور پر۔ بلکہ عالم بیداری میں روح مع الجسد کے ساتھ تھا۔ پس جبکہ قرآن کے ان تمام اطلاقات میں اسراء کے یہ معنی بغیر کسی تاویل کے قابل قبول ہیں تو بنی اسرائیل کی آیت .. سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی کو روح مع الجسد حالت بیداری میں تسلیم کرنے میں کیوں پس وپیش ہو۔

ثانیاً۔ لفظ بعبدہ بھی ظاہر روح مع الجسد ہی کے لئے ہے۔ کیونکہ اس کا حقیقی اور متبادر معنی جاءنی عبدہ فلان کے یہی ہیں کہ وہ بیداری میں دھڑ اور جان سمیت آیا۔ پس لفظ عبد کا مصداق روح وجسد اور اس کا محل صدر مقید بالیقظہ ہوتا ہے۔ ہاں اگر اس کے خلاف تصریح ہو جائے تو پھر دوسری بات ہے کہ یہ معنی مراد نہ ہوں۔

ثالثاً۔ قرآن مجید میں ہے۔ وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْیَا الَّتِیْٓ اَرَیْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ۔ قرآن نے اس واقعہ کو اقرار وانکار کی شکل میں ایمان وکفر کا معیار قرار دیا ہے لفظ فتنۃ کا تبادر یہی ظاہر کرتا ہے کہ واقعہ کی عظمت کے پیش نظر منکرین کا انکار اس لئے شدید سے شدید تر تھا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس واقعہ کو عینی مشاہدہ اور روح مع الجسد کی طرح بیان فرمایا تھا۔ ورنہ لوگوں کے لئے شور وغوغا کا کوئی محل سمجھ میں نہیں آتا

رابعاً۔ علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے تفسیر جلالین میں زیر آیت سبحٰن الذی الخ ان البراق الذی ھو جنس الدواب انما یحمل الاجساد۔ یعنی بیشک وہ براق جو جنس دواب سے ہے وہ روح کو نہیں اٹھاتا بلکہ اجساد کو اٹھاتا ہے۔ یہ لفظ براق کا تبادر بھی یہی ظاہر کرتا ہے کہ روح مع الجسد کے ساتھ معراج کا واقعہ پیش آیا ہے۔ اگر حالت روحانی یا کشفی تھی تو براق پر سواری کی ضرورت عقل کے خلاف ہے۔ کیونکہ روح تو عالم امر کی شئی ہے، جو براق کی محتاج نہیں ہے۔ نیز اس کی آمد بھی تو بغیر براق کے تھی

خامساً۔ بخاری شریف ج ۱ ص ۵۵ عن عکرمۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال ھی رؤیا عین اریھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

اس حدیث کی شرح میں علامہ کرمانیؒ فرماتے ہیں کہ لفظ رؤیا کو لفظ عین کے ساتھ مقید کرتے میں اس طرف اشارہ ہے کہ معراج واسراء حالت بیداری روح مع الجسد کو پیش آیا یہ نائم کا رؤیا نہیں ہے۔ کیونکہ اگر نائم کا رؤیا ہوتا۔ تو اس کو عین کی کیا ضرورت ہے۔ وہ بغیر عین کے بھی ہو سکتا ہے۔

سادساً۔ مسلم شریف ج ۱ ص ۹۶ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے کو حطیم میں دیکھا کہ قریش مجھ سے میرے سفر معراج کے متعلق پوچھتے ہیں۔ سو انہوں نے مجھ سے بیت المقدس کی کئی باتیں پوچھیں۔ جن کو میں نے (بوجہ ضرورت نہ سمجھنے کے) ضبط نہ کیا تھا۔ سو مجھ کو اس قدر گھٹن ہوئی کہ ایسی کبھی نہیں ہوئی تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کو میرے لئے ظاہر کر دیا۔ کہ میں اس کو دیکھتا تھا۔ اور وہ جو کچھ مجھ سے پوچھتے تھے میں ان کو بتلاتا جاتا تھا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ معراج بیداری کی حالت میں اور روح مع الجسد تھا۔ ورنہ قریش مکہ کا اعتراض اور آپ کا اعتراض سن کر گھٹن محسوس کرنا فضول ولغو ہو جاتا ہے بجائے گھٹن محسوس کرنے کے یہ فرما دیتے کہ میں تو روحانی طور پر یا منامی طور پر گیا تھا۔ تاکہ ان کا سوال ہی متوجہ نہ ہوتا۔ لیکن آپ نے یہ نہیں فرمایا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو ظاہر کر دیا اور ان کا جواب دیا۔

سابعاً۔ ازالۃ الخفاء ج ۱ ص ۱۴۸ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد اقصیٰ کی طرف لے جایا گیا تو صبح کو لوگوں نے اس کا چرچا شروع کیا۔ بعض لوگ جو مسلمان ہوئے تھے مرتد ہو گئے۔ اور یہ لوگ اس خبر کو لیکر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس دوڑے گئے اور کہنے لگے۔ کیا تمہیں اپنے صاحب کی خبر ہے۔ وہ یہ دعویٰ کر رہے ہیں کہ ان کو آج رات بیت المقدس لایا گیا۔ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کیا انہوں نے ایسا کہا ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں! تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ اگر انہوں نے ایسا کہا ہے تو سچ کہا ہے۔ لوگوں نے کہا کہ تم ان کی (خلاف قیاس) بات کی تصدیق کرتے ہو؟ کہ وہ رات میں بیت المقدس پہنچ گئے اور صبح ہونے سے پہلے واپس بھی آ گئے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں ان کی اس بات کی بھی پوری تصدیق کرتا ہوں۔ اور نیز جو اس سے زیادہ بعید ہے۔ اس کی بھی تصدیق کرتا۔ یعنی میں ان کی ان آسمان کی خبروں کی جو وہ صبح وشام دیتے رہتے ہیں تصدیق کرتا ہوں۔ اسی بنا پر ان کا نام صدیق رکھا گیا یہ حدیث کئی طرح سے اس بات کی دلالت کرتی ہے کہ واقعہ معراج حالت بیداری روح مع الجسد کو پیش آیا۔

(۱) اگر یہ واقعہ خواب تھا تو بعض مسلمانوں کو مرتد ہونے کی کیا ضرورت تھی۔

(۲) اگر یہ واقعہ حالت بیداری [illegible] میں تھا تو لوگوں کو تعجب سے پوچھنے کی کیا ضرورت تھی کہ [illegible] پہلے واپس بھی آ گئے۔

(۳) اگر یہ حالت روحانی یا کشفی تھی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے استشہاد میں جبریل علیہ السلام کو پیش کیوں فرمایا۔ کیا جبریل علیہ السلام حالت خواب میں وحی لا[illegible] اللہ تعالیٰ سمجھ کی توفیق نصیب فرمائے۔

تحریر محمد یوسف عثمانی

بلوچستان میں جمہوریت کی راہ روکی جارہی ہے

انٹرویو:- مولانا ابوبکر خطیب خضدار نائب امیر صوبائی جمعیۃ

بلوچستان میں فوج کشی

جہاں تک فوج کشی کا تعلق ہے وہ مری اور مینگل کے ساتھ مخصوص نہیں ہے۔ سینکڑوں قبائل اس فوج کشی کی زد میں ہیں۔ یہ مینگل اور مری کا نام دے کر اس کو معمولی مسئلہ بنانا چاہتے ہیں۔ حالانکہ اس کا تعلق بلوچستان کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے عوام سے ہے۔ بلوچستان کے قبائل بکثرت ہیں۔ جہاں قبائلی لحاظ سے بھی قبائل کی اکثریت نیپ اور جمعیۃ کی اکثریت تھی چاہے وہ کسی قبیلہ کا ہو۔ یہ صرف مینگل اور مری کے مسائل نہیں بلکہ تمام بلوچستان کا مسئلہ ہے۔

عوام اور فوج

عوام فوج سے نا مانوس نہیں ہیں اور نہ انہیں دشمن سمجھتے ہیں بلکہ تعریف کرتے ہیں اور ہمدردی رکھتے ہیں۔ لیکن اب فوج اور عوام کو ایک دوسرے سے بدظن کرنے کی نہایت مذموم کوششیں کی جارہی ہیں۔ عموماً عوام چاہتے ہیں کہ فوج سے ہمارا تصادم نہ ہو۔ لیکن موجودہ صاحب اقتدار طبقہ مختلف ذرائع سے یہ کوشش کر رہا ہے کہ شکوک بڑھتے رہیں اور تصادم ہو تاکہ ہمارا اقتدار قائم رہے۔ اور فوج بلوچستان میں موجود رہے البتہ فوج کی وجہ سے عوام کو جو دور دراز مقامات میں واقع ہیں بڑی دشواریاں پیش آرہی ہیں کہ خوراک اور دیگر ضروریات زندگی ان تک نہیں پہنچتیں اور وہ لوگ موت وحیات کی کشمکش میں مبتلا ہیں۔ اس لئے عوام کی دلی خواہش ہے کہ فوج واپس چلی جائے تاکہ ملکی سلامتی اور فوج پر عوام کے اعتماد کو ٹھیس نہ پہنچے

فورٹ سنڈیمین

صرف فورٹ سنڈیمین ہی کا قصہ نہیں بلکہ قادیانیوں کی سازشیں پورے بلوچستان میں اندرونی طور پر کام کر رہی ہیں عمومی شہروں میں عوام کو دھوکہ دینے کے لئے سازشیں ہوتی رہتی ہیں اور اس کا مؤثر دفاع بھی کیا جاتا ہے۔ لیکن فورٹ سنڈیمین کا واقعہ کچھ زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ اس میں محرف قرآن کے نسخے تقسیم کئے گئے۔ ایسے حالات میں جبکہ امن کا قائم کرنا ہر مسلمان کا فرض تھا۔ ایسے وقت میں اس سازش سے یہ تاثر لیا جاسکتا ہے کہ علماء سے سیاسی اور مذہبی انتقام کے ذرائع تلاش کرنا مقصود ہیں۔ خصوصاً بلوچستان کی مؤثر شخصیت امیر بلوچستان ڈپٹی اسپیکر مولوی شمس الدین کو گرفتار کر لیا گیا ہے جو مرزائیوں کی سازشیں مٹانے میں پوری طرح منہمک ہیں۔ ہوسکتا ہے جمعیۃ کے خلاف سیاسی پارٹیاں مرزائی نواز اور نوکر شاہی والے مل کر یہ سارا کھیل کھیل رہے ہوں تاکہ مولوی شمس الدین کے بلند عزائم کو اپنے موافق بنانے کی کوشش کریں اور وہ حزب اقتدار کی بات مان لیں۔

گمشدگی کا پس منظر

مولانا شمس الدین کی گمشدگی کے بارے میں گذشتہ واقعات اور سیاسی تبدیلیوں کی بنا پہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ حکومت نے انہیں حبس بیجا میں رکھا ہوا ہے تاکہ دباؤ کے ذریعہ کسی طریقہ سے ان کو اپنا ہمنوا بنا سکیں اور جبر و تشدد کی حکومت میں ان کو شریک کر سکیں۔ اور اس طرح متحدہ محاذ اور جمعیۃ کو نقصان پہنچا کر اسلامی نظام کی تحریک کو کمزور بنایا جاسکے

عمومی سیاسی حالت

یہ ہے کہ بلوچستان کے متعلق ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جہاں سیاست نے آمریت کی شکل اختیار کی ہے بلکہ آمریت سے بڑھ کر بھی اگر کوئی شکل ہوسکتی ہے تو وہ بلوچستان میں موجود ہے۔ تمام بلوچستان میں آزادی سیاست اور بنیادی حقوق سلب کرلئے گئے ہیں اور سیاسی زندگی مفلوج ہو کر رہ گئی ہے۔ اہل اصطلاح اس کو جس سے بھی تعبیر کریں کر سکتے ہیں۔ بہرحال یہاں سیاست نہیں اور قانون کی حکمرانی بھی نہیں۔ بلکہ سکھا شاہی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ بلوچستان کو ملک گیر سیاست سے نکال کر سابق قبائلیت کی طرف دھکیلا جارہا ہے۔ بلوچ قوم عموماً چند سرداروں اور نوکر شاہی اور کرائے کے ایجنٹوں کے رحم وکرم پر زندگی بسر کر رہی ہے۔ بلوچستان کے عوام اپنی آہ اور درد کی آواز کو ملک کے کسی بھی حصہ تک پہنچانے سے عاجز ہیں۔ عوام کی دلی خواہش ہے کہ اہل پنجاب اور اکثریتی صوبے بلوچستان کی تاریکی کو روشنی میں تبدیل کرنے میں ان کے معاون ثابت ہوں۔ میں نے اپنی زندگی میں اس قدر جھوٹے مقدمات اور بے بنیاد باتیں نہ دیکھی نہ سنیں۔

مولوی صالح محمد و میاں حسن شاہ

جمعیۃ علماء اسلام کے کارکن جو جمعیۃ کے اکابر سے علمی اور ذہنی لحاظ سے ہمیشہ وابستہ رہے اور ان سے علم عمل اور سیاست سیکھی ہے۔ وہ تو اپنے اکابر کے نقش قدم اور پالیسی پر گامزن ہیں اور رہیں گے۔ الیکشن کے دوران اتفاق سے کچھ ایسے لوگ بھی جماعت میں داخل ہوگئے۔ جن کی سابقہ زندگی نہ جمعیۃ سے وابستگی رکھتی ہے نہ انہوں نے جمعیۃ کو سمجھا اور نہ اب سمجھتے ہیں۔ ایسے لوگ جو اپنے ماحول میں ملکوں اور سرمایہ داروں کے پاس آتے جاتے تھے، اور اس قسم کے ذہن کو قبول کر چکے تھے ایسے درجے میں داخل ہوئے کہ حالات نہیں سمجھ سکتے تھے۔ اس لئے مولوی حسن شاہ اور مولوی صالح محمد ذہنی اور سیاسی لحاظ سے جمعیۃ افراد نہیں تھے اور نہ جماعتی ذہن انہوں نے قبول کیا تھا جماعتی فکر کے نہ اس وقت پابند تھے نہ اب اور نہ آئندہ ان سے کوئی توقع ہے۔ اس لئے وہ جمعیۃ علماء اسلام کے متعلق اتنا ہی سمجھتے تھے کہ ہم رکن ہیں اور عوام نے ووٹ دیئے باقی جماعتی وفاداری اور تنظیم ونسق کا کچھ احساس نہیں۔ نہ ان کا ماضی ہے اور نہ مستقبل اور نہ کوئی کام کرنے کی صلاحیت ہے۔ یہ چونکہ عالم تھے۔ ان کو ٹکٹ دے دیا گیا۔ بلکہ مولوی حسن شاہ کو ٹکٹ پہلے دیا بھی نہیں گیا تھا۔ بلکہ اس نے کہا، مجھے اگرچہ ٹکٹ نہ دو، میں کھڑا ہوں گا۔ بہرحال اس لئے ٹکٹ دے دیا گیا۔ کچھ قبائلی اثرات کی وجہ سے یہ کامیاب ہوگئے۔

اس لئے تمام کارکنوں کو ان حضرات کی جمعیۃ سے وفاداری تبدیل کرنے میں عقلی طور پر کوئی صدمہ نہیں اگرچہ طبعی طور پر صدمہ ضرور ہے۔

بدقسمتی سے انہوں نے عوام کو دھوکا دینا شروع کر دیا ہے کہ ہم شریعت لائینگے۔ لیکن ان کے پاس کوئی دلیل نہیں نہ گورنر کی طرف سے اور صدر کی طرف سے کوئی ٹھوس تسلی ان کو دی گئی ہے۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ مطالبہ تو ہے کہ پورے پاکستان میں شریعت نافذ کی جائے۔ باوجود شدید مطالبات کے شریعت نافذ نہیں کی گئی تو صرف مولوی صالح محمد اور حسن شاہ کے کہنے پہ کیسے شرعی احکام نافذ ہوں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ بلوچستان کے تمام وزراء صرف خانہ پری کے لئے ہیں اور کام نوکر شاہی چلا رہی ہے۔ وزیروں کو کوئی اختیار نہیں۔ لینے کی بجائے کچھ اپنے بنیادی اختیارات سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے ہیں

بھٹو حکومت کے بارے میں مجموعی تاثرات

پیپلز پارٹی اور اس کی حکومت کے بارے میں عام تاثر چھوٹے بڑے بوڑھے جوان سیاسی غیر سیاسی سب کا تاثر یہ ہے کہ ہم ایک عذاب الٰہی میں مبتلا ہیں۔ شب و روز یہی فکر ہے کہ خدا تعالےٰ موجودہ حکومت کے پیدا کردہ حالات سے نجات عطا فرمائے۔ مہنگائی نے تقریباً عوام کے ہر طبقہ کو اپنے زندہ رہنے کے سوال پہ نظر ثانی کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ وہ اس حالت میں کس طرح زندہ رہ سکتا ہے۔ خصوصاً بلوچستان کے پسماندہ علاقوں کے عوام اس سے بہت زیادہ متاثر ہیں۔ ہر ایک کی زبان سے یہی سنتے ہیں کہ ایسی حکومت کبھی نہیں دیکھی کہ بدامنی بے چینی اور بد اخلاقی اور قانون کی بے بسی کا دور دورہ ہے

بڑے ممالک کی دلچسپی

عام طور پر اخبارات وغیرہ میں یہ چیز آرہی ہے کہ روس، امریکہ وغیرہ بلوچستان کے مسائل میں دلچسپی لے

رہے ہیں۔ لیکن ہم نہیں جانتے کہ پاکستان میں ان تاثرات کو قبول کرنے یا نہ کرنے والے کون ہیں۔ ہم اور ہمارے عوام صرف پاکستان کو جانتے ہیں اور اس کو بہتر بنانے کی فکر میں ہیں۔ سنجیدہ لوگ بیرونی تاثرات کو اپنے ملک میں جو کچھ سنتے اور پڑھتے ہیں۔ اس کو برا سمجھتے ہیں اور نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔ پاکستان کے عوام اس کے مالک ہیں اور اس کی فلاح بہبود کے متعلق متفکر ہیں۔ وہ یقیناً ایران روس امریکہ کے ان گندے عزائم کی مذمت کرتے ہیں اور انہیں ناکام بنانے کی کوشش کریں گے۔

پختونستان کا قصہ

افغانستان کے پختونستان سے ہمیں کوئی دلچسپی نہیں اسی طرح یہ حقیقت افغانستان کی طرف سے واضح نہیں، کہ حقیقتاً ہمارے مسائل میں مداخلت کا ارادہ ہے یا اپنے سیاسی عزائم کے لئے اٹھایا گیا ہے۔ بلوچستان کے کسی طبقہ اور خصوصاً بلوچ عوام کو اس مسئلہ سے دلچسپی نہیں ہے۔ بہرحال کچھ بھی ہو۔ جمعیۃ اور اس کے کارکن پاکستان کی بقاء کے خواہشمند ہیں۔ وہ افغانستان کے ساتھ بہتر تعلقات کے ساتھ ساتھ اپنے ملک کی سلامتی اور بہتری میں کسی ملک کو مداخلت کرنے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ ہماری خواہش ہے کہ مشترکہ مسائل مل کر حل کئے جائیں۔ لیکن ایک دوسرے کے اندرونی مسائل میں مداخلت اسلامی ممالک کے عوام کو نقصان پہنچانے کا باعث ہے۔ اور اس کا برا اثر تمام عالم اسلام پر پڑ سکتا ہے،

جمہوری حقوق

بلوچستان اور سرحد میں غیر جمہوری اقدام کرنے کے بعد اس کے برے اثرات کو اس طرح مٹایا جا سکتا ہے کہ ان صوبوں کے حقیقی حقوق کو واپس کیا جائے اور اکثریتی پارٹی کو حکومت بنانے کا حق دیا جائے۔ اکثریت اور اقلیت کا مدار ۱۹۷۱ء کے نتائج پر موقوف ہے۔ بعد کی مصنوعی اور جعلی اکثریت سے نہ جمہوری حقوق بحال ہو سکتے ہیں اور نہ پائیدار حکومت قائم ہو سکتی اور نہ ہی اس کو ذاتی حکومت کہا جا سکتا ہے۔ خصوصاً دھاندلی کے ذریعہ سے اکثریت کو اقلیت میں تبدیل کرنے کے نتائج اچھے ثابت نہیں ہونگے۔

مستقل آئین

مستقل آئین اپنے مسودے کے لحاظ سے کچھ مفید باتوں پر ضرور مشتمل ہے۔ وہ بھی قائد جمعیۃ حضرت مفتی محمود اور دیگر علماء کی محنت کا ثمرہ ہے۔ لیکن اسے پورا اسلامی آئین نہیں کہا جا سکتا۔ اصل یہ ہے کہ آئین کے مفید یا غیر مفید ہونے کا مدار اس بات پر ہے کہ اسے چلانے والے کون ہیں؟ آئین چلانے والے اگر اسلام اور ملک کے ساتھ مخلص اور خیر خواہ ہوں تو اس کے ذریعہ سے صحیح اصلاحات کی جا سکتی ہیں۔ اور اگر وہ مخلص نہ ہوں تو چاہے کتنا ہی اچھا آئین کیوں نہ ہو۔ اس کا کچھ فائدہ نہیں۔ کیونکہ اگر وہ آمر اور قانون کی حکمرانی نہ چاہنے والے ہوں تو اس سے ملک اور قوم کو کچھ فائدہ نہ ہوگا۔

جماعتی تنظیم

موجودہ پریشانی کی وجہ سے جمعیۃ کی نئی تنظیم کی طرف بہت کم توجہ دی جا سکی ہے۔ کیونکہ عمومی طور پر سیاسی سرگرمیاں معطل ہیں۔ مواصلات اور آمد و رفت معطل ہے۔ مجھ جیسا آدمی سیاست سے دل برداشتہ ہے۔ بہرحال باوجود ان حالات کے پھر بھی ہم شب و روز تنظیم کی کوشش میں ہیں کہ جتنا ہو سکے کام آگے بڑھے۔

فوج سرحدوں کی حفاظت کے لئے ہے

ارشادات:- مولانا عبدالغفور صاحب مہتمم مدرسہ مظہر العلوم کوئٹہ

(تحریر:- محمد یوسف عثمانی)

آئینی حکومت بلوچستان کی برطرفی کے بعد صوبہ میں بدامنی بے چینی اور خانہ جنگی کی سی کیفیت پیدا ہو گئی ہے۔ ان حالات کو واپس معمول پر لانے کے لئے سوائے اس کے اور کیا علاج ہو سکتا ہے کہ دوبارہ جمہوری حقوق بحال کئے جائیں۔ غیر آئینی حکومت کو تو صرف اپنی حکومت مضبوط کرنے کی فکر رہتی ہے۔ اسے پبلک کی ضروریات اور ان کے حقوق پورے کرنے کے لئے کب فراغت ملتی ہے۔ سابقہ جمہوری حکومت کو بحال کیا جائے تاکہ وہ عوام اور ملک کی خدمت کر سکے۔ نیز اسلامی حقوق کی بحالی کے لئے جمعیۃ اپنی اتحادی شرائط کے تحت ان پر عملدرآمد کرنے کے لئے مضبوط اقدام کرے تاکہ شرعی نظام نافذ ہو سکے لہٰذا ہم شرعی نظام نافذ کرنے کے لئے سابقہ حکومت سے بھرپور تعاون کریں گے۔

بلوچستان میں فوج کی موجودگی

بلوچستان میں فوج کے آنے کے بعد جو بے چینی اور ہر جگہ تصادم کی وارداتیں ہو رہی ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بلوچستان میں فوج تعمیراتی کاموں کے لئے نہیں بلکہ سیاسی انتقام اور موجودہ حکومت کے اقتدار کو بچانے کے لئے رکھی گئی ہے ورنہ کون کم بخت ملک کے تعمیراتی کام اور ترقی نہیں چاہتا۔ میرے خیال میں فوج کو سول اختلاط سے دور رکھنا ہی بہتر ہے۔ فوج کو سرحدوں کی حفاظت کے لئے بھیجا جائے۔ خاص کر ایسے نازک وقت میں جبکہ بھارتی اور روسی مخالفت کے آثار تیزی سے نمودار ہوتے جا رہے ہیں۔ اور وہ دن بدن جارحانہ کارروائیاں کرتے رہتے ہیں۔

فورٹ سنڈیمن میں قادیانی سازش

قادیانی کوئی نئی تحریک نہیں۔ پہلے انگریز ان کی سرپرستی کرتا رہا۔ اب امریکہ کی زیر سرپرستی ہماری حکومت قادیانیوں کی حمایت کر رہی ہے۔

افغانستان کا مسئلہ پختونستان

افغانستان کی جانب سے پختونستان کا سوال بھارت کی ایماء پر پاکستان کو تشویش میں ڈالنے اور اس کی قوت کو کمزور کرنے کے لئے کھڑا کیا گیا ہے۔ روسی حکومت بھارت کی امداد کے لئے افغانستان کے ذریعہ یہ آواز اٹھوائی ہے لیکن اندرون ملک کوئی طبقہ آزاد پختونستان بنانے کا حامی نہیں اور نہ ہی پاکستان کو ٹکڑے کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ جیسے پنجاب اور سندھ کے لوگ پاکستان کی سالمیت اور اتحاد کے حامی ہیں، ایسے ہی سرحد اور بلوچستان کے عوام پاکستان کی سالمیت اور اتحاد پر آنچ نہ آنے دینگے۔

پیپلز پارٹی کی حکومت اور اس کی اصلاحات

پیپلز پارٹی کی حکومت صرف اور صرف اپنی واحد جماعت کی آمرانہ حکومت چاہتی ہے۔ چاہے اس کے لئے اسے ملک کو بھی داؤ پر لگانا پڑے تو دریغ نہیں کرے گی۔ ان کا نظریہ ہے کہ ہماری حکومت رہے تو ملک رہے اور اگر ہماری حکومت نہ رہے تو ہمیں ملک کے نہ رہنے کا بھی کوئی اندیشہ یا فکر نہیں۔ بہرحال حکومت کو باقی رکھنے کے لئے جو بھی حربہ استعمال کر سکتے ہیں وہ کر گذریں گے۔

مستقل آئین

کلی طور پر مستقل آئین کو اسلامی آئین قرار نہیں دیا جا سکتا۔ البتہ کچھ دفعات اسلامی ہیں۔ ان کو نافذ کرنے کے بعد اگر پوری طرح عمل درآمد کیا گیا تو ضرور کچھ کامیابی ہوگی۔ اور اگر ان پر بھی دیانتداری سے عملدرآمد نہ ہوا تو آئین ناکارہ اور بے سود ثابت ہوگا۔

دینی مدارس کے متعلق

یوں تو بلوچستان میں کوئی مسجد ایسی نہ ہوگی جہاں کچھ نہ کچھ تعلیم حاصل نہ کرتے ہوں۔ پورے صوبہ میں چھوٹے چھوٹے مدارس کثیر تعداد میں اور بڑے مدارس کی تعداد ایک عدد کے قریب ہوگی۔ مدرسہ عربیہ مظہر العلوم کوئٹہ ۱۹۴۷ء سے قائم ہے۔ موجودہ اساتذہ کی تعداد دس ہے۔ وفاقی اور بیرونی طلباء ۲۵۰ کے قریب ہیں۔ تقریباً ۵۰۰۰/- ماہانہ خرچ ہے درس نظامی دورہ حدیث سمیت پڑھایا جاتا ہے۔ ہر سال سالانہ جلسہ ہوتا ہے۔ جس میں ہر سال ۲۰، ۲۵ فارغ التحصیل طلباء کی دستاربندی ہوتی ہے۔ ذرائع آمدنی مخیر حضرات کی زکوٰۃ صدقات چرم قربانی وغیرہ سے اخراجات پورے کئے جاتے ہیں۔ مدرسہ کے احاطہ میں ۴۴ کمرے طلباء کی رہائش اور درسگاہوں کے لئے تعمیر شدہ ہیں۔

بلوچستان خوفناک خانہ جنگی کے دہانے پر

(از جناب منظور احمد نمائندہ خصوصی ترجمان اسلام برائے کوئٹہ)

جمعیۃ علماء اسلام نے نہایت ہی پُرآشوب دور میں سیاست میں قدم رکھا۔ ۷۰ء کے الیکشن تو گویا جمعیۃ کے لئے ایک کڑے امتحان کا وقت تھا۔ بے سروسامانی کی حالت آپ سے کیا کہیئے۔ ان اللہ کے بندوں کے پاس ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے واسطے آمدورفت کا کرایہ بھی نہ تھا۔ تنظیم و نسق تو سرے سے تھا ہی نہیں۔ بھلا اللہ والوں کو سیاست سے کیا جوڑ تھا۔ کچھ چوٹی کے لوگ سیاستدان اور پھر باقی سب اللہ والے، یعنی اُن کی سیاست اس سے بڑھ کر نہ تھی کہ وہ مساجد میں تشریف لائیں۔ نماز پڑھائیں۔ خطبہ پڑھیں اور فارغ۔ ان پر قوم کی طرف سے یہ عظیم ذمہ داری آن پڑی کہ وہ الیکشن میں بحیثیت پارٹی کے کھڑے ہوئے۔ جن دنوں الیکشن تھا، ان دنوں جمعیۃ کی پالیسی کچھ اس طرح کی تھی کہ گویا یہ گمان ہوتا تھا، کہ جمعیۃ نے پیپلز پارٹی سے کوئی معاہدہ کر رکھا ہے۔ مگر دراصل جمعیۃ اُسے تکفیر بازی کا نشانہ بنانا نہیں چاہتی تھی۔ جس کو اس کی ساتھی جماعتوں نے اپنا ہتھیار بنایا تھا۔ یعنی یہ کہ پیپلز پارٹی پر کفر کے فتوے وغیرہ۔ یہ وقت بھی بڑا مشکل تھا پنجاب اور سندھ میں تو پیپلز پارٹی کا کوئی مقابلہ جمعیۃ کے ساتھ نہ پڑا۔ اگر پڑا تو جناب مفتی محمود صاحب کا جناب بھٹو سے۔ اور جناب مولانا مفتی محمود نے ان کو کثیر التعداد ووٹوں سے شکست دی۔ مگر سرحد اور بلوچستان میں جمعیۃ کا مقابلہ اگر تھا تو اس نسبت سے تھا۔ سرحد — قیوم لیگ اور نیشنل عوامی پارٹی۔ اور بلوچستان براہ راست نیشنل عوامی پارٹی۔

بلوچستان میں جمعیۃ علماء اسلام نے اپنی تھوڑی سی پونجی اور تھوڑی سی جماعت سے ایک بڑی جماعت کا عظیم الشان مقابلہ کیا۔ اور خاص کر یہ مقابلہ بڑا ہی دلچسپ رہا۔ جبکہ علماء کا مقابلہ سرداروں کے ساتھ تھا۔ قلات ڈویژن میں جمعیۃ کے امیدواروں نے بڑی تعداد میں ووٹ تو حاصل کر لئے۔ مگر سرداروں کے مقابلہ میں وہ جیت نہ سکے۔ اس کے برعکس کوئٹہ ڈویژن میں جمعیۃ علماء اسلام کو شاندار کامیابی ہوئی۔ اور اس نے قومی اسمبلی میں ایک صوبائی اسمبلی میں تین نشستوں پر قبضہ کر لیا۔ ظاہری طور پر یہ کچھ نہیں مگر دراصل جمعیۃ علماء اسلام کے لئے یہ اتنی عظیم کامیابی تھی کہ جس کے لئے خداوند تعالےٰ کا جتنا شکر ادا کیا جائے وہ کم ہے۔

اور اسی دن سے جمعیۃ نے آزمائش کی ایک اور گھڑی میں قدم رکھا اور تا ایں دم جمعیۃ کے لئے آزمائش کا وقت ختم نہ ہوا۔ مگر اللہ کے بندوں پر اللہ کا امتحان اللہ کی خوشنودی ہے۔ خدا اپنے پسندیدہ لوگوں کو امتحان میں ڈال کر اپنی رضا دیتا ہے۔ الیکشن کے فوراً بعد بلوچستان میں الیکشن کے دوران کی سیاست اور پالیسیاں یکسر ختم ہو گئیں اور نیشنل عوامی پارٹی اور جمعیۃ علماء اسلام نے آپس میں ۵ نکاتی فارمولا پر اتحاد کر لیا۔ جس کا پس منظر یہ تھا کہ نیشنل عوامی پارٹی قومی اسمبلی میں اسلامی آئین کے لئے جمعیۃ کی حمایت کرے گی۔ اور صوبائی اسمبلیوں میں بھی۔ اور دونوں مل کر صوبوں میں بھی حکومت بنائیں گے۔

دونوں پارٹیوں کا اکٹھا ہونا ایک اور آزمائش ثابت ہوا۔ اور جب سے ان دونوں نے مل کر بلوچستان میں متحدہ حکومت بنائی۔ مرکزی حکومت کو یہ ایک آنکھ نہ بھایا۔ مرکز کی ہمیشہ یہ خواہش رہی کہ وہ بھی کسی نہ کسی طرح اس اقتدار میں شامل ہو مرکز میں اعلیٰ پیمانہ پر مولانا مفتی محمود، جناب عبدالولی خان، جناب سکندر خان خلیل اور جناب بزنجو کی بات چیت پیپلز پارٹی کے سربراہ سے ہوئی۔ اور اس طرح مرکز نے کوشش کی کہ وہ کسی نہ کسی طرح دونوں صوبوں کے سیاست دانوں کو اپنی گرہ میں باندھ لے۔ مگر جناب بھٹو کے لئے مولانا مفتی محمود اور ولی خان صاحب کو اس طرح اپنا ہم خیال بنانا کوئی آسان کام نہ تھا۔ مولانا مفتی محمود اور جناب ولی خان کسی طرح بھی اصولوں سے ہٹ کر بات چیت کرنے کے لئے تیار نہ تھے۔ اور یہ ہی مرکزی حکومت کو ناگوار گذرتا رہا۔ اسی اثنا میں جبکہ یہاں نیشنل عوامی پارٹی اور جمعیۃ کی حکومت تھی، کچھ لوگ جن میں جام صاحب لسبیلہ اور نبی بخش زہری کے علاوہ محمد اکبر خان بگٹی بھی شامل ہیں ایک منصوبہ میں لگ گئے۔ جس کے تحت وہ یہاں کی حکومت کو ناکام کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ جناب بگٹی نے لندن میں بیٹھ کر نیشنل عوامی پارٹی کے خلاف طرح طرح کے الزامات لگائے۔ اور نبی بخش زہری اور جام صاحب لسبیلہ نے اپنے اپنے طریقوں سے لسبیلہ میں ایک فتنہ کھڑا کر دیا۔ جس کی وجہ سے وہاں مرکز نے افواج بھیج کر طاقت کا استعمال کیا۔ اور ادھر جھٹ پٹ اور پٹ فیڈر کے علاقہ میں پنجابی آبادکاروں پر سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت حملہ کر کے نیشنل عوامی پارٹی اور جمعیۃ کی حکومت کو بدنام کیا۔ کچھ اندرونی طور پر بھی ایسے واقعات ہوئے۔ جن سے صوبائی حکومت کو دشواریاں پیش آئیں۔ اور طرح طرح کے مصائب درپیش ہوئے۔ دریں اثنا بھٹو صاحب کو موقعہ مل گیا۔ اور انہوں نے فوراً صوبائی گورنر کو بدل دیا۔ اور صوبائی حکومت کو معطل کر دیا۔ صوبائی حکومت سے جو کچھ سرزد ہوا۔ وہ اس کا ردعمل تھا جو کہ مرکزی حکومت کر رہی تھی۔ اور اس طرح جناب عطاء اللہ مینگل کی حکومت کو برطرف کر کے مرکزی حکومت نے بلوچستان میں جمہوریت کی گردن پر ڈکٹیٹر شپ کی چھری چلادی۔ اس کے بعد جناب اکبر بگٹی ہی "جائز وارث" تھے۔ چنانچہ ان کو حکومت کا گورنری کا منصب عطا کیا گیا۔ اور انہوں نے طرح طرح کے حربے استعمال کر کے ۱۳ رکنی کابینہ بنائی۔ مگر وہ اسمبلی کو نہ بلا سکے وہ جانتے تھے کہ ان کے ساتھ صرف ۷ اراکین اسمبلی کی حمایت ہے۔ چند ہفتے پہلے وہ کامیاب ہو گئے۔ اور انہوں نے جمعیۃ کے مولانا محمد حسن شاہ کو اپنی کابینہ میں شامل کر لیا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ اس کوشش میں لگ گئے کہ مولانا صالح محمد کو بھی کابینہ کی پیشکش کی جائے۔ جناب بھٹو اس دوران دو مرتبہ کوئٹہ تشریف لائے۔ اور انہوں نے بڑی کوشش کی۔ رفیع پیرزادہ نے بھی بڑی کوشش کی۔ مگر وہ بھی ناکام رہے۔ مگر اس کو کم عقلی کہیں یا ہوس اقتدار کہ مولوی صالح محمد صاحب نے جماعت کے وقار کو سخت ٹھیس پہنچائی اور وہ موجودہ حکومت میں شامل ہو گئے۔ دریں اثناء حکومت نے گل خان یعنی سابق وزیر اور شیر علی صاحب رکن صوبائی اسمبلی کو مختلف مقدموں میں پھنسا کر درونِ زندان کر دیا۔ اور ادھر مولانا محمد شمس الدین ڈپٹی اسپیکر کو تحریک ختم نبوت فورٹ سنڈیمین کے سلسلہ میں گم کر دیا۔ اور اس طرح حکومت اب کوشش کر رہی ہے کہ جناب مولانا شمس الدین سے جو کہ صوبائی اسمبلی کے رکن بھی ہیں اور امیر جماعت بھی۔ ان سے اکثریت ٹوٹنے کی دستاویز پر دستخط کروا کر اسمبلی کو بلا لیں اگر یہ سب کچھ ہو گیا۔ تو ہم یہ کہیں گے کہ بلوچستان میں جمہوریت کو ذبح کر کے دفن کر دیا گیا ہے۔

موجودہ صوبائی حکومت نے اپنے تمام مخالفوں کو جیلوں میں ڈال کر اور کوئٹہ کے علاوہ سارے بلوچستان میں ایک نہ ختم ہونے والی قبائلی جنگ کی ذمہ داری قبول کر لی ہے بلوچ علاقہ میں حکومت کافی پریشان ہے۔ اور اس طرح اس نے اپنی غلط پالیسی سے کافی سے زیادہ جانی نقصان اٹھایا ہے کیا کبھی یہ جنگ ختم ہوگی؟ اب یہ سوالیہ فقرہ بن کر رہ گیا ہے خطرہ ہے کہ بلوچستان کے تمام قبائل اس جنگ میں ملوث ہو جائیں گے۔ بیچ بچاؤ کرتے کراتے فوج بھی اس میں ملوث ہو جائے گی۔ اور ایک ہنستا کھیلتا نوزائیدہ بلوچستان اس خانہ جنگی کی بھینٹ چڑھ جائے گا۔۔۔ کیا ممکن ہے اور کیا ناممکن۔ عالمی سیاست اس خطہ میں کافی سے زیادہ دلچسپی لے رہی ہے۔ اور خاص کر افغانستان کے انقلاب کے بعد تو سیاسی صورت حال بالکل بدل گئی ہے۔ روس اور امریکہ اپنی اپنی طاقت کے مظاہرہ کے لئے آج کل کسی خطہ کی تلاش میں ہیں۔ اور وہ شاید مستقبل قریب میں مشرق وسطیٰ کا کوئی علاقہ اور ایرانی بلوچستان کا کچھ علاقہ اور پاکستان بلوچستان کا کچھ علاقہ اس کے لئے منتخب کر سکتے ہیں۔ اگر روس مشرقی بازو کو علیحدہ کرنے میں کامیاب ہو سکتا ہے اور اس وقت جبکہ مشرقی بازو کی طرح کے حالات کے آثار بلوچستان میں پیدا ہو گئے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ ہم اس خواب خیال میں رہیں کہ ہی کوئی ہمارا کیا بگاڑ سکتا ہے۔ ہم تو بڑے متحد ہیں۔ ہم تو بڑے طاقتور ہیں۔ اور ہمیں تو دنیا ہتھیار دے گی اور طرح طرح کے منصوبے بناتے رہے۔۔۔۔ تو خدشہ ہے کہ بیرونی طاقتیں یہاں بھی دخل اندازی نہ کریں اس کا واحد حل یہ ہے کہ ملت اسلامیہ کی نبض پر

ہاتھ رکھ کر ایک مثبت پالیسی اختیار کی جائے۔ چاروں صوبوں کے عوام کو قریب لایا جائے۔ پاکستان جس مقصد کے لئے بنایا گیا تھا۔ اس مقصد کے لئے ایک واضح پالیسی بنائی جائے ایک نئی پاکستانی قومیت کو سامنے لایا جائے۔ گذرے سالوں کی لاپرواہی، عصبیت کو مضبوط سے مضبوط تر بنا چکی ہے آج ہمارا حال یہ ہے کہ ہم پنجابی، پٹھان اور سندھی سرحدی کہلانا پسند کرتے ہیں۔ مگر مسلمان پاکستانی کہلانا ہم پسند نہیں کرتے۔ اس کے لئے صرف ایک راہ ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کے منشور کو لوگوں میں عام کیا جائے۔ ملک میں اسلامی انقلاب برپا کیا جائے۔ اسلامی انقلاب کے لئے گھر گھر دستک دی جائے۔ اور اسلام کے عظیم مقاصد کو پورا کرنے کے لئے پوری قوم کو جگایا جائے۔ ان لوگوں پر نظر رکھی جائے جو کہ ملک دشمن ہیں۔ اس دھرتی پہ کوئی پٹھان، کوئی پنجابی، کوئی سندھی یا سرحدی ملک دشمن نہیں۔ سب ملک اور ملت کے وفادار ہیں۔ مگر ان سب سے ہٹ کر اس سرزمین پہ ایک ایسا طبقہ بھی آباد ہے۔ جو کہ قادیانی نبوت کا پیروکار ہے۔ اور یہی لوگ پاکستان کے غدار ہیں اور دشمن ہیں۔ انہوں نے اندرون خانہ ربوہ میں اپنی سلطنت قائم کر رکھی ہے۔ اور اس سلطنت کے احکامات کو وہ خدائی حکم سمجھ کر پورا کر رہے ہیں۔ مشرقی پاکستان کو علیحدہ کرنے کی تمام تر ذمہ داری مرزائیوں پر ہے مرزائی ایم۔ ایم۔ احمد نے غلط منصوبہ بندی کر کے مشرقی بازو کے مسلم عوام کے دل میں مغربی بازو کے مسلم عوام کے دلوں میں نفرت کا بیج بویا۔ اور اس کی بدولت وہ علاقہ ہم سے علیحدہ ہو گیا۔ مرزائی کلیدی آسامیوں پر موجود ہیں۔ یہ ملت اسلامیہ کی لاپرواہی کی وجہ سے ہوا۔ ۲۵ سال میں جبکہ ہم وزارتوں حکومتوں کے جوڑ توڑ میں لگے رہے۔ مرزائی چور راستے سے اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے کلیدی آسامی پر آ کر بیٹھ گئے۔ اور وہاں سے اس نے پاکستان کی کمانڈ کو اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ ہم نے اس میدان میں اس کے ساتھ جنگ نہ کی۔ اسے منزل منزل اوپر چڑھنے دیا۔ افسوس کہ ہم نے لمبے چوڑے فتوے تو سنوا ان کے لئے دیئے۔ مگر اپنی اولاد کو یہ نہ سمجھا سکے کہ وہ صحیح مسلمان بن کر اس حکومت کی باگ ڈور سنبھالیں۔ ہمارے وزراء۔ ہمارے گورنر، ہمارے صدروں کو ہمارے کمشنروں کو کبھی احساس نہ ہوا کہ وہ مسلمان ہیں۔ اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب تک ملت اسلامیہ کا یہ پڑھا لکھا طبقہ اپنے آپ کو مسلمان نہ سمجھے گا۔ اور وہ کردار ادا نہ کرے گا۔ جو مسلمانوں کا کردار تھا، اس وقت تک ہم ملک میں مرزائیت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو ختم نہیں کر سکتے۔ اس کے لئے صرف ایک راستہ ہے کہ ہم ایک فکر کے ساتھ ایک عمل کے ساتھ اٹھ کر تہیہ کر لیں، کہ ہر مقام پہ ہم اس کا مقابلہ کر کے اسے کلیدی آسامی سے نیچے اتار دینگے۔ اور اسی طرح یہ زہر قاتل ہمارے اس جسم سے علیحدہ ہو سکتا ہے۔ جو کہ پاکستان کی رگوں میں پھیل چکا ہے ہمیں چاہیئے کہ تبلیغ کے میدان کے علاوہ تعلیم کے میدان میں، باہر کے ملکوں میں پھیل کر اور اندرون ملک منزل منزل ان کا مقابلہ کر کے ان کو شکست دیں۔ یہ ان کی ہمت تھی، کہ وہ اپنی قابلیت کی بنا پہ کم اور ہماری کم ہمتی کی بنا پر زیادہ فائدہ اٹھا کر آج ایک ایسے مقام پہ پہنچ چکے ہیں۔ بحری فوج میں، بری فوج میں اور ہوائی فوج میں۔ پاکستان کے تمام شعبہ ہائے زندگی میں وہ داخل ہو چکے ہیں تو صرف یہ کہونگا کہ غفلت میں ڈوبے ہوئے مسلمانوں کو ایک لمحہ آنکھ کھول کر دیکھنا چاہیئے۔ کہ دشمن کونسی چال چل چکا۔ اور اب تو وہ اپنا ٹرانسمیٹر لگا رہے ہیں۔ یورپ کے ہوٹلوں میں اپنی لائبریریاں قائم کر رہے ہیں۔ یورپ کے ہوٹلوں میں قرآن شریف کے غلط مترجم نسخے رکھ کر یہ ثابت کر رہے ہیں کہ اصل اسلام مرزائیت ہے، جمعیۃ کے کارکنوں کو "بلوچستان نمبر" میں توجہ دلاتا ہوں کہ اب صرف کفر کا فتویٰ کام نہ کرے گا۔ آپ عملی زندگی میں ایک انقلاب لائیں اور تمام شعبہ ہائے زندگی میں مرزائیوں کا مقابلہ کریں۔

وہ اس طرح کہ اگر ایک مرزائی کمشنر ہے تو اس کا مقابلہ ایک مسلمان کمشنر کرے۔ ایک مرزائی استاد کا مقابلہ ایک مسلمان استاد کرے۔ اور سوچیں کہ ایک مرزائی کے مقابلہ میں آپ ۹۹ فیصد سے زیادہ ہیں۔ ہر شعبہ زندگی میں مقابلہ کر سکتے ہیں مرزائی دکاندار کا مقابلہ ایک مسلمان تاجر کرے اور اس کو شعبۂ زندگی میں شکست فاش دے۔ ایسی شکست جس سے یہ گھبرا کر بھاگ جائے یا کلمۂ محمدؐ پڑھ لے۔

بڑی تعداد میں دینی مدارس اور مخیر حضرات لٹریچر چھپوا کر تقسیم کریں۔ اور اس سلسلہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے ساتھ تعاون کریں۔ مرزائی ملک کے اندر اور باہر جو کچھ کر رہے ہیں۔ اس کا جواب صرف یہ ہے کہ ہم اپنے طور پر بیدار ہوں۔ ایک نیا ولولہ ایک نیا جذبہ لیکر اٹھیں اور زندگی ... کے ہر قدم پر اس کا مقابلہ کریں۔

وطن عزیز کی سالمیت، اسلام کی سربلندی اور پاکستان میں اسلامی اقتدار کی حفاظت کے لئے اراکین جمعیۃ اور عہدہ داروں سے روز محشر خاص طور پر پوچھا جائے گا۔ ہمیں سب کام اللہ کی رضا کے لئے کرنا چاہیئیں۔ اور ذاتی مفاد کو جماعتی مفاد، ملکی مفاد، قومی مفاد اور اسلام پر کبھی ترجیح نہیں دینی چاہیئے۔

داخلہ قاری کلاس گکھڑ منڈی

زیر نگرانی ماہر فن تجوید مولانا قاری عبدالحکیم صاحب فاضل دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک و فاضل قرأت سبعہ و فاضل عربی۔ یہ کورس تین سالہ ہے۔ جس میں ماہر فن قراء تیار کئے جاتے ہیں۔ امیدوار کم از کم پرائمری پاس اور پختہ حافظ قرآن ہو۔ مڈل اور میٹرک پاس حافظ قرآن کو ترجیح ہوگی۔

داخلہ ماہ شوال ۱۳۹۳ھ میں ہوگا۔ فارغ التحصیل طلباء بھی داخلہ لے سکتے ہیں۔ ان کے لئے تین سال کی قید نہیں۔ اس کورس میں فن تجوید کے علاوہ درجہ عربی کی ابتدائی کتابیں صرف، نحو، ترجمہ قرآن کریم بھی پڑھایا جائے گا۔ ریاض الصالحین سے ۱۵۰ احادیث زبانی یاد کرائی جائینگی انشاء اللہ۔ امیدواران داخلہ ابھی سے خط و کتابت فرمائیں۔ المشتہر حاجی اللہ دتہ بٹ مہتمم مدرسہ قاری کلاس گکھڑ ضلع گوجرانوالہ

کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس

عنوانات ختم نبوت توحید اتحاد بین المسلمین

زیر اہتمام مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ بلوچستان

بمقام انٹر کالج ظریف ہوسٹل کے سبزہ زار میں

مورخہ ۲، ۳، ۴ شعبان - ۳۱ اگست یکم و ۲ ستمبر ۱۹۷۳ء۔

علماء کرام

۱۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ درخواستی

۲۔ مفکر اسلام مولانا مفتی محمود صاحب

۳۔ مولانا محمد لقمان صاحب

۴۔ مولانا عبدالرحیم اشعر

۵۔ مولانا سید منظور احمد شاہ

۶۔ مولانا محمد اشرف ہمدانی

فورٹ سنڈیمن جامع مسجد

۲ شعبان ۱۳۹۳ھ ۳۱ اگست ۱۹۷۳ء بروز جمعہ

(۱) مولانا عبدالرحیم اشعر - بعد نماز جمعہ

(۲) مولانا منظور احمد شاہ بعد از نماز عشاء

لورالائی

۳، ۴، ۵ شعبان بمطابق یکم، ۲، ۳ ستمبر ۷۳ء

(۱) مولانا عبدالرحیم اشعر (۲) مولانا محمد اشرف ہمدانی

(۳) مولانا منظور احمد شاہ (۴) مولانا اللہ وسایا

مستونگ جامع مسجد

۶، ۷ شعبان

(۱) مولانا عبدالرحیم اشعر

(۲) مولانا محمد اشرف ہمدانی

خضدار جامع مسجد

۸ شعبان ۱۳۹۳ھ

(۱) مولانا محمد اشرف ہمدانی

(۲) مولانا محمد لقمان صاحب

منجانب:- منظور احمد جنرل سیکرٹری مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ بلوچستان

امیر مرکزیہ اور قائد جمعیۃ کا دورۂ بلوچستان

(رپورٹ: جناب منظور احمد سیکرٹری اطلاعات صوبائی جمعیۃ)

پی - آئی - اے کا قصہ

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے جنرل سیکرٹری اور قومی اسمبلی کے رکن سابق وزیر اعلیٰ سرحد مولانا مفتی محمود ۲۵ جولائی کو بذریعہ ہوائی جہاز ملتان سے کوئٹہ تشریف لانے والے تھے کہ جہاز ملتان نہ آیا اور لاہور سے سیدھا کراچی چلا گیا۔ گذشتہ ماہ جولائی میں یہ تیسرا واقعہ ہے جو کہ پی آئی اے کی انتظامیہ کی طرف سے ہوا کہ متحدہ محاذ کے لیڈر کوئٹہ کے لئے تیار رہے۔ مگر نامعلوم وجوہات کی بنا پر ان کو ہوائی سفر میسر نہ آسکا۔ اور ادھر ان کے لئے ہزاروں کی تعداد میں عوام ہوائی اڈہ پر استقبال کرنے کے لئے پہنچتے رہے۔ یہ واقعہ سب سے پہلے میاں طفیل محمد اور پروفیسر عبدالغفور کے ساتھ پیش آیا جب وہ کوئٹہ کے لئے آنے والے تھے۔ جہاں انہیں متحدہ محاذ کے ہ۔۔۔ ایک جلسہ عام کو خطاب کرنا تھا جو کہ یوم بلوچستان کے سلسلہ میں ہو رہا تھا۔ مگر یہ حضرات جہاز نہ آنے کی وجہ سے نہ آئے۔ پھر بھی متحدہ محاذ کا جلسہ بہت کامیاب رہا۔ اس کے بعد ایئر مارشل اصغر خاں کا پروگرام تھا ایک روز کے لئے کوئٹہ کا، اور وہ بھی نہ آئے اس لئے کہ ان کے جہاز میں فنی نقص پیدا ہو گیا تھا۔ اسی طرح مولانا مفتی محمود صاحب کا جہاز بھی براہ راست ہی لاہور سے کراچی چلا گیا۔ یہ سب کچھ سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت ہو رہا ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ حکومت اپنے ہتھکنڈوں میں کہاں تک کامیاب ہوتی ہے۔ مگر جبکہ مولانا مفتی محمود صاحب نے فرمایا ہے کہ انہوں نے عزم کر رکھا ہے کہ وہ جمہوریت کی جنگ جاری رکھیں گے چاہے ان کو یہ جنگ اکیلے ہی لڑنا پڑے۔ چنانچہ مولانا مفتی محمود صاحب نے اپنے اس عزم کے پیش نظر کوئٹہ کے لئے اپنا دوبارہ سفر ۲۶ تاریخ کو بذریعہ ٹرین اختیار کیا۔ اس طرح وہ ۷ ۲ کی رات کو سکھر پہنچ گئے جہاں ان کے ساتھ حضرت مولانا درخواستی صاحب بھی کوئٹہ کے لئے شامل ہو گئے تھے۔

شاندار استقبال

یہاں سے انہوں نے بذریعہ کار کوئٹہ کے لئے روانگی اختیار کی۔ ادھر کوئٹہ میں بھی ان کی آمد کی اطلاع آ چکی تھی اور لوگوں کا اشتیاق بہت بڑھ چکا تھا۔ لوگ تو بڑی تعداد ۲۵ تاریخ کو ہوائی اڈہ پر بھی گئے تھے۔ مگر وہاں جا کر ان کو مایوسی ہوئی کہ قبلہ مفتی صاحب ۳۰ ۔ ۱۲ بجے تک کوئٹہ نہ آسکے۔ گو کہ حکومت کو اور پی۔ آئی۔ اے کے حکام صبح سے علم تھا کہ جہاز نہیں آرہا۔ مگر انہوں نے ½ ۱۲ بجے تک کا آسرا رکھا کہ شاید جہاز آ ہی سکے۔ اور اس پر ستم ظریفی دیکھئے کہ جناب مولانا مفتی محمود صاحب کی آمد کی اطلاع کے باوجود ہوائی اڈہ پر حکومت کی طرف سے کوئی حفاظتی انتظامات نہ تھے۔ حالانکہ حکومت نے ٹھیکہ لے رکھا ہے کہ حکومت کی حفاظت ضرور کرے گی چاہے مولانا مفتی محمود صاحب کو کسی سے خطرہ ہو نہ ہو۔ اور اس بہانے حکومت کو ریزرو پولیس بڑی تعداد میں تعینات کرنے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ مولانا مفتی محمود صاحب بذریعہ کار کوئٹہ تشریف لائے۔ ان کا استقبال بلوچستان کی جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے بلوچستان اور سندھ کی سرحد پر کیا گیا۔ راتوں رات جماعت کے اکابرین وہاں تین موٹر کاروں میں پہنچے اور پھر ان کو ایک جلوس کی شکل میں تقریباً ۱۰ ۔ ۲ میل کے فاصلہ تک ہمراہ لائے۔

کوئٹہ شہر کے دروازہ پر یعنی سریاب پھاٹک کے مقام پر مولانا کے استقبال کے لئے ہزاروں کی تعداد میں جمعیۃ کے کارکن اور جمعیۃ طلباء اسلام کے طلباء ہاتھوں میں جمعیۃ کے پرچم لئے نعرۂ تکبیر بلند کر رہے تھے۔

۲۷ جولائی بروز جمعہ کو صبح سویرے ہی لوگ ان کے استقبال کے لئے وہاں پہنچ گئے۔ سڑک پر دونوں طرف جمعیۃ کی جھنڈیوں سے ہزاروں طلباء اسلام اور اراکین جمعیۃ نے ان کا پرجوش خیر مقدم کیا۔ ان کی گاڑی یہاں سے سیدھی مولانا شمس الدین ڈپٹی اسپیکر و امیر جمعیۃ علماء اسلام کی رہائش گاہ پر گئی۔ شام کو جلسے کا پروگرام تھا۔ بلوچستان کی صوبائی حکومت نے یہ فیصلہ کر لیا ہوا ہے کہ جلسے اب شہر سے باہر ہوا کریں گے۔ چنانچہ گورنر کے خاص احکامات کے تحت ہمیں بھی شہر سے دو میل باہر ایوب اسٹیڈیم میں جلسہ کرنے کی اجازت دی گئی۔ دراصل حکام کی کوشش ہے کہ جب جلسہ گاہ دور ہو گی تو خود بخود جلسہ ناکام ہو گا۔ مگر آفرین ہے ان فدایانِ اسلام و ختم نبوت پر کہ وہ۔۔۔ ہزاروں کی تعداد میں نماز جمعہ کے بعد ہی اسٹیڈیم میں اکٹھا ہونا شروع ہو گئے تھے۔ جلسہ کو جمعیۃ علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری اور قومی اسمبلی کے رکن مولانا مفتی محمود صاحب کے علاوہ حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی صاحب امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام نے خطاب کرنا تھا۔

جلسہ عام سے خطاب

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے سب سے پہلے جلسہ کو خطاب کیا۔ اور انہوں نے اپنے مخصوص انداز میں نہایت اہم اور سیاسی تقریر کی۔ انہوں نے فرمایا کہ ہمیں اس بچے کھچے پاکستان کو بہر حال بچانا ہے۔ اور جمہوریت کے لئے دن رات کام کر کے حکومت پر یہ واضح کرنا ہے کہ عوام کی مرضی کے مطابق ہی کام کرے گی اور ہم ملک میں جمہوریت کی بحالی کے لئے پوری کوشش سے کام کریں۔ انہوں نے اپنی تقریر میں ایک سال کے سیاسی پس منظر پر روشنی ڈالی۔ اور کہا کہ ہم نے ہمیشہ عوام کی خواہشات کا احترام کرتے ہوئے صدر مملکت سے بات چیت کی۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ بڑے افسوس کی بات ہے۔ کہ حکومت مجرموں کو سزا دینے میں ناکام رہی۔ اور ملک کو ٹکڑے کرنے میں جن لوگوں کا ہاتھ ہے۔ ان کو کھلی چھٹی دے رکھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ۳ کروڑ مسلمانوں کے قاتل ابھی تک قانون کی زد میں نہیں آتے۔ انہوں نے کہا کہ حمود الرحمان کمشن کی رپورٹ کیوں شائع نہیں کی جا رہی۔ تاکہ سقوط ڈھاکہ کے حقائق سے عوام کو آگاہی ہو۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان کی حکومت غیر آئینی ہے۔ اور اسے بلوچستان کے لوگوں کے لوگوں کی حمایت حاصل نہیں۔ بلکہ یہ اوپر سے ٹھونسی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جمعیۃ کے ٹکٹ پر کامیاب ہونے والے اشخاص اگر حکومت کی کرسی پر بیٹھ گئے ہیں تو وہ قوم کے مجرم ہیں اور ان کو اس کی سزا ضرور ملے گی۔

فورٹ سنڈیمن کے حالات

فورٹ سنڈیمن کے واقعات پر مفتی محمود صاحب نے افسوس کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں نے ایک ملکی سازش کے تحت یہاں قرآن پاک کے غلط مترجم نسخے تقسیم کر کے یہاں کے عوام کے جذبات کو مجروح کیا۔ اور ستم ظریفی یہ کہ حکومت نے مسلمانوں کو گرفتار کر کے جیلوں میں ڈال دیا۔ یہاں تک کہ بلوچستان جمعیۃ کے امیر مولانا شمس الدین کو تو انہوں نے بالکل غائب کر دیا۔ اور اب تک صوبائی حکومت یہ بتانے سے قاصر ہے کہ وہ کہاں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ عجیب انصاف ہے کہ ظلم و تشدد کی حد یہاں تک پہنچے کہ صوبائی اسمبلی کے معزز رکن اور ڈپٹی اسپیکر کو رات کی تاریکی میں ان کے گھر سے بلا کر لے گئے اور نامعلوم جگہ پہنچا دیا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ہمیں بتایا جائے کہ مولانا شمس الدین کہاں ہیں کس کی قید میں ہیں اور کس قانون کے تحت ان کو حبس بیجا میں رکھا گیا ہے؟

انہوں نے فرمایا کہ فورٹ سنڈیمن میں مرزائیوں نے جو کچھ کیا۔ اس کی سزا ان کو بھی ملنی چاہیئے۔ اور اس طرح تحریف شدہ قرآن پاک کے نسخے تقسیم کرنے والوں کو سزا دینی چاہیئے۔ اس کے بعد حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی نے اپنے مخصوص انداز میں خطاب

کیا اور کہا کہ فورٹ سنڈیمن میں قادیانیوں نے جو کچھ کیا وہ وہی کہانی ہے جو کہ مشرقی پاکستان میں دہرا چکے ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے انہوں نے عوام سے ہاتھ اٹھا کر وعدہ لیا کہ وہ جمعیۃ کے ساتھ ہیں اور ان باغی اراکین کے ساتھ نہیں ہیں جو حکومت میں شامل ہوگئے۔

فوج واپس بلائی جائے

انہوں نے مطالبہ کیا کہ حکومت پاکستان بلوچستان سے فوج فوراً واپس بیرکوں میں بھجوائے۔ انہوں نے کہا کہ امن اسی صورت میں ہوگا جبکہ فوج اپنی ڈیوٹی پر جائیگی۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان کی اکثریتی پارٹی کی حکومت کو بحال کیا جائے۔

انہوں نے کہا کہ مولانا شمس الدین کو تحریک ختم نبوت فورٹ سنڈیمن کے واقعات کے سلسلے میں لاپتہ کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کا یہ رویہ نہایت نامناسب ہے۔ ہمیں حق پہنچتا ہے کہ اگر کوئی قرآن کریم میں تحریف کرے تو ہم اس کے خلاف سب کچھ کریں جو مسلمان کو اسلام کے لئے کرنا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ منکرین ختم نبوت سارے ملک میں ربوہ سے لٹریچر چھاپ کر بذریعہ ڈاک بھجوا رہے ہیں اور حکومت میٹھی نیند سو رہی ہے۔ اور جب کسی جگہ اس کے خلاف کوئی صدائے احتجاج بلند ہوتی ہے تو پھر حکومت یہ الزام لگاتی ہے کہ مسلمان زیادتی کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ حکومت کو چاہیئے کہ بات بگڑنے سے پہلے سنبھال لیا کرے۔ تاکہ ایسے واقعات رونما نہ ہوں۔ جلسہ نعرہ تکبیر اور تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد کے ساتھ اختتام پر پہنچا۔

کارکنوں سے خطاب

جمعہ ۲۷ جولائی کی شام کو حضرت مولانا مفتی محمود نے جمعیۃ کے کارکنوں کی ایک میٹنگ میں ان سے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ در اصل بلوچستان جمعیۃ نے مجلس شوریٰ کا اجلاس بلایا تھا۔ مگر احباب کثیر تعداد میں تشریف لائے۔ لہٰذا یہ کھلا اجلاس عام کارکنوں کا اجتماع بن گیا انہوں نے مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ میں دو تین باتیں عرض کروں گا۔ جمعیۃ علماء اسلام ایک تحریک ہے۔ اسلامی نظام زندگی کو جاری کرنے کے لئے۔ اس پر عمل کرنے کے لئے، اسے عام کرنے کے لئے۔ اس تحریک کے سامنے عظیم مقاصد ہیں۔ ان مقاصد کی تکمیل کے لئے ہم نے ملک بھر میں علماء اور دیندار لوگوں کی ایک بڑی تعداد اس کے جھنڈے نیچے جمع کی ہے۔ اور ان لوگوں پر ہم نے بڑی محنت کی۔ اور اسی جماعتی جدوجہد کا نتیجہ ہے کہ میری آمد کی خبر سن کر آپ بلوچستان کے دور افتادہ علاقہ سے یہاں کوئٹہ آئے۔ آپ کے دلوں میں جماعت کی ہمدردی، دین اسلام کی کشش تھی۔ جو کہ آپ کو یہاں لائی۔ ہمارے سامنے ایک منزل ہے۔ نتائج کی ذمہ داری ہم پر نہیں۔ کھلی سعی اور کوشش کرنا ہمارا فرض ہے۔ جدوجہد کرنا ہمارا فرض نتیجہ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے حالات سے مایوسی ہمارے سامنے کوئی مسئلہ نہیں۔ مایوس وہ شخص ہوتا ہے کہ وہ تمام دن ایک مقصد کے لئے کام کرے اور کامیاب نہ ہو۔ مگر نتائج جب ہمارے اختیار ہی میں نہیں۔ ہمیں تو صرف عمل کرنا ہے۔ انبیاء کرام اس دنیا میں تشریف لائے۔ ان کے ذمہ کافی بڑا کام تھا۔ انہوں نے محنت کی۔ حضرت نوح نے ۱۰۰۰ سال تک محنت کی۔ نتیجہ کیا ہوا۔ وہ نوراً اللہ سے کہنے لگے۔ یہ عجیب قوم ہے جو میری بات نہیں سنتی۔ میں اس کو اپنے پاس بلاتا ہوں۔ مگر ایک شخص نے ان کی بات نہ مانی آخر کار ان کو بددعا کرنی پڑی۔ ایسے پیغمبر قیامت کے دن اللہ کے پاس ہوں گے۔ جن کی امت میں ایک شخص بھی نہ ہوگا۔ ایسے بھی ہونگے۔ جن کے ساتھ ایک دو آدمی کا ٹولہ ہوگا۔ آپ بتائیں کہ کیا ان پیغمبروں نے کوئی کوتاہی کی۔ ہرگز انہوں نے کوتاہی نہیں کی۔ بلکہ اپنا مشن محنت کے ساتھ منزل تک پہنچایا۔ مگر دل کا جوڑنا اللہ کے ہاتھ میں ہے تو بات یہ ہے کہ ہم عمل کریں اور نتیجہ خدا پر چھوڑ دیں۔ جو ہم چاہیں اگر وہ ہو جائے۔ تو پھر جدوجہد کس چیز کا نام ہے بار بار ناکامیوں کو کامیابیوں میں بدلنا جدوجہد کرنا یہ ہی ہمارا کام ہے۔ ہم میں اگر باہمی اتحاد اور اتفاق نہ ہو، ہم کمزور ہوں تو یہ جماعت کے لئے مہلک بیماری ہے اگر ہمارے اپنے اغراض و مقاصد ہی ہوں۔ یہ جماعت کے لئے مزید تباہی ہے۔ ہمارے اغراض مقاصد بھی جماعت کے لئے ہونے چاہئیں۔ دین کے لئے ہونے چاہئیں۔ اب آپ بتائیں کہ جتنی محنت سے یہ جماعتیں بنتی ہیں۔ اگر ایک شخص یہ ضائع کرے تو وہ شخص اس جماعت کا دشمن ہے بلکہ اس کے مقاصد کا بھی دشمن ہے۔ خدا اسے ہدایت کرے آپ کو معلوم ہے کہ خاوند اور بیوی کے درمیان تفریق ڈالنا گناہ ہے۔ جو لوگ جماعتوں میں تفریق کا سبب بنتے ہیں۔ وہ جہنم کا ایندھن بنتے ہیں۔ آپ ایسے دشمن کے لئے کیا سزا تجویز کرتے ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اغراض کو دل سے نکال کر جماعت کے لئے کام کریں۔ نیت اور خلوص سے کام کریں۔ وہ لوگ جنہوں نے شیخ الہند کو دیکھا۔ حسین احمد مدنی کو دیکھا۔ مفتی کفایت اللہ کو دیکھا۔ آج وہ ہم میں موجود نہیں۔ مگر ہم ان کا مشن چلا رہے ہیں۔ جنہوں نے ان کو نہیں دیکھا۔ ان کی عظمت دل میں بٹھانے کا طریقہ یہ ہے کہ ہم ان کے مشن کو جاری رکھیں۔ اگر ہمارا طرز عمل غلط رہا تو لوگ ہمارے اکابرین کو کیا کہیں گے۔ ہمیں اکابرین کو بدنام نہیں کرنا چاہیئے۔ چاہیئے یہ کہ جب جماعت سے ہمارا اختلاف رائے ہو۔ تو جماعت کا اختلاف رائے جماعت میں ہی ختم کیا جائے۔ اس کے متعلق اس کے حلقہ میں ہی بات چیت کی جائے اگر ہماری ذاتی رائے سے جماعت کی رائے نہ موافق آئے تو کوئی بڑی بات نہیں۔ ہمیں جماعت کی رائے کا احترام کرنا چاہیئے۔ اس میں ہماری بے عزتی نہیں بلکہ عزت ہے۔ ایسی حالت میں جو لوگ جماعت سے الگ ہو جاتے ہیں۔ ان کو یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ جماعت ان کے جانے سے کمزور ہوگی بلکہ ایک دن آئے گا کہ ان کو اپنا فیصلہ بدلنا پڑے گا۔ جماعتیں افراد سے ختم نہیں ہوتیں۔ ان کی جڑیں عوام میں پھیلی ہوئی ہوتی ہیں اور عوام کا منظم اتحاد ان جڑوں کو پھولنے پھلنے کے لئے خوراک مہیا کرتا ہے۔ سارے بھائی اگر مل کر اور باہمی طریقہ سے کسی مسئلہ کو حل کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ اس کا وہ حل نہ نکلے جو جماعت کے مفاد کے خلاف نہ ہو۔ اور ممکن ہے کہ اکثریت کی رائے سامنے آنے سے اس شخص کو اپنی رائے بدلنی پڑے۔

بلوچستان کے مسائل

میرے محترم دوستو۔ بلوچستان کے مسائل کو میں آپ کی مدد سے حل کرنے کے لئے آیا ہوں۔ اس سلسلے میں میری رائے کو صرف میری رائے سمجھیں اور اس کو جماعت کے فیصلہ پر مقدم نہ سمجھیں۔ جس بات میں خلوص اور محبت اور جماعت کا وقار ہوگا، وہ مانی جائے گی۔

آپ کو معلوم ہوگا کہ میں سرحد کی وزارت میں وزیر اعلیٰ رہا۔ مگر آج میرے پاس ایک سائیکل بھی نہیں۔ میں وزارت سے پہلے جو تھا۔ اب بھی وہی ہوں۔ اور میری ذات پر وزارت کرسی، کاروں کی ریل پیل نے کوئی اثر نہیں ڈالا۔ ہم نے ذاتی مفاد کی خاطر کبھی جماعتی مفاد کو قربان نہیں کیا۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ جماعت کے فیصلہ کے احترام میں سرحد وزارت کو خیرباد کہنا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے سنہری الفاظ میں لکھا جائیگا ہمارے اس فعل سے جماعت کا وقار بلند ہوا۔ اگر ہمیں کرسیوں کی خواہش ہوتی، تو یہ کرسی تو ہمیں ہزاروں دفعہ پیش کی گئی ہے مگر میں خاص طور پر کرسی کی اہمیت کو جانتا ہوں اور ان فرائض کو جانتا ہوں جو کہ اس کو حاصل کرنے کے بعد ہم پر عائد ہوتے ہیں۔ یہ اجلاس رات ۲ بجے تک جاری رہا اور حضرت مولانا نے بلوچستان کے پیش آمدہ مسائل پر جماعت کے کارکنوں سے کافی بات چیت کی۔

امیر مرکزیہ کا خطاب

صبح ۲۹ جولائی کو حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی شیخ الحدیث والقرآن نے اراکین کو خطاب کیا اور ان کو مرزائیوں کی بڑھتی ہوئی دست درازیوں سے آگاہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ ملک اسلام کا ہے۔ مسلمانوں کا ہے۔ یہاں کسی اور کی نبوت کی بات سننا بھی حرام ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ جرأت موجودہ حکومت نے مرزائیوں کو دے رکھی ہے کہ وہ دلآزار لٹریچر اور قرآن پاک کے تحریف شدہ نسخے لوگوں میں تقسیم کر رہے ہیں۔ انہوں نے حکومت کو آگاہ کیا کہ اس سلسلے میں پہل مرزائیوں نے کی ہے اور اس کا نتیجہ انہوں نے فورٹ سنڈیمن میں دیکھا۔ اگر وہ باز نہ آئے تو شاید سارے پاکستان میں آگ لگ جائے گی۔ پھر تمہاری حکومت کہاں جائے گی۔

جمعیۃ کے کارکنوں نے بھاری تعداد میں مولانا مفتی محمود صاحب کو ہوائی اڈہ پر الوداع کہا اور شام کوئٹہ ایکسپریس سے جماعت کے اکابرین اور کارکن راولپنڈی ایکسپریس پر حضرت درخواستی صاحب کو الوداع کرنے گئے۔ جاتے وقت حضرت درخواستی اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مرزائیوں کے شائع کردہ لٹریچر اور قرآن پاک کے دو نسخے ہمراہ لے گئے اور جمعیۃ کے کارکنوں کو پیغام دے گئے کہ وہ عمل سے، اتحاد سے ثابت کر دیں

(باقی صـ ۴۰)

کیا اسیری ہے کیا رہائی ہے

فورٹ سنڈیمن پر کیا گذری؟

رپورٹ :۔ مولانا محمد خاں ناظم عمومی جمعیۃ ضلع ژوب

(تحریر :۔ محمد یوسف عثمانی)

قادیانی لٹریچر کی تقسیم

۴ ر جولائی کو ہمارے علم میں یہ بات لائی گئی کہ فورٹ سنڈیمن ضلع ژوب (جو امیر جمعیۃ صوبہ بلوچستان مولانا شمس الدین کا آبائی قصبہ ہے) میں قادیانیوں نے تحریف شدہ قرآن پاک کے نسخے ہزاروں کی تعداد میں تقسیم کئے ہیں کچھ نسخے ہمارے ہاتھ بھی آئے۔ اس کے علاوہ دیگر لٹریچر بھی انہوں نے تقسیم کیا۔ جس پر مسلمانوں کے جذبات میں اشتعال کا پیدا ہونا ان کی غیرت ایمانی کا تقاضہ اور ایک فطری بات تھی۔ جمعیۃ کے صوبائی امیر اور ڈپٹی اسپیکر اسمبلی مولانا شمس الدین نے حکام کو اس صورت حال سے باخبر کیا، اور مطالبہ کیا کہ قادیانی لوگ چونکہ مشتعل مسلمانوں کی نظروں میں آچکے ہیں۔ اس لئے انہیں ان کی حفاظت کے پیش نظر ضلع سے نکال دیا جائے اور ان کا تقسیم کردہ لٹریچر ضبط کر لیا جائے۔ تاکہ حالات مزید خراب نہ ہوں۔ ژوب کے پولیٹیکل ایجنٹ نے ہوم سیکرٹری سے رابطہ قائم کیا۔ لیکن وہ کسی فیصلہ پر نہ پہنچ سکے۔

جلسہ اور ہڑتال

مقامی مسلمانوں نے اپنے عقائد کی کھلم کھلا توہین کے خلاف احتجاج کے لئے ۵ ر جولائی کو صبح ۹ بجے ایک مقامی پارک میں جلسہ عام کا اعلان کر دیا۔ تمام مکاتب فکر کے علماء اور نمائندوں نے اس سے خطاب کیا۔ عوام نے اپنے کاروبار بند کر کے اور مکمل ہڑتال کر کے بھاری تعداد میں شرکت کی۔ عوام کے مشتعل جذبات کا یہ عالم تھا کہ وہ کسی مقرر سے تقریر سننے کے بھی روادار نہ تھے اور بار بار مطالبہ کرتے تھے، کہ تقریروں کی بجائے عملی قدم اٹھاؤ۔ جلسہ میں ایک قرارداد کے ذریعہ قادیانیوں کو ضلع ژوب سے نکالنے اور ان کا لٹریچر ضبط کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ جلسہ کے بعد ایک منظم اور پرامن جلوس پی۔ اے صاحب کو اپنے جذبات سے آگاہ کرنے کے لئے ان کی رہائش گاہ کی طرف روانہ ہوا۔ بعد میں پتہ چلا کہ عام ہڑتال اور جلوس کی خبر کے باوجود ایک بہائی نے جو نام اسلام لٹریچر تقسیم کرنے کا خود بھی مرتکب تھا دکان بند نہ کی۔ حالانکہ بعض لوگوں نے اسے سمجھایا کہ تم دکان بند کرکے ادھر ادھر ہو جاؤ، تاکہ کوئی خرابی نہ ہو۔ مگر وہ نہ مانا۔

بہائی کا قتل

چنانچہ نامعلوم مشتعل افراد نے اس کی اس ڈھٹائی سے طیش میں آکر اسے زدوکوب کیا اور وہ اس .... کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسا اور اس طرح وہ خود اپنی ضد کی بھینٹ چڑھ گیا۔

پولیٹیکل ایجنٹ سے گفتگو

جلوس ابھی پی۔ اے صاحب کے بنگلہ تک نہیں پہنچا تھا کہ وہ خود اسسٹنٹ کمشنر کی معیت میں چلڈرن پارک فورٹ سنڈیمن پہنچ گئے۔ جلوس کے قائدین نے اپنے مطالبات پیش کئے تو انہوں نے یقین دلایا کہ مطالبات منظور کر لئے جائینگے ساتھ ہی فرمایا کہ چند نمائندے میرے ساتھ کر دو، تاکہ میں ان کے ساتھ تفصیلی بات چیت کر سکوں۔ چنانچہ مولانا شمس الدین صاحب اور بندہ (یعنی مولانا محمد خاں) چند ساتھیوں کے ہمراہ پی۔ اے صاحب کے بنگلہ پر پہنچ گئے۔ جلوس نے بھی پیچھا کیا۔ وہاں افسروں کی میٹنگ ہو رہی تھی۔ جس کی وجہ سے ہمیں کچھ انتظار کرنا پڑا۔ لیکن عوام اس انتظار کے روادار نہ تھے۔ اس لئے ان کے شدید ردعمل کے باعث ہم جلوس کے ہمراہ واپس آگئے۔

ڈی آئی جی کی آمد

عصر کے بعد سرکاری طور پر چند سرکردہ علماء اور سیاسی راہنماؤں کا از خود انتخاب کر کے انہیں اطلاع دی گئی۔ کہ ڈی آئی جی صاحب تشریف لانے والے ہیں۔ آپ لوگ تھانہ فورٹ سنڈیمن میں ان سے ملاقات کریں۔ عشاء کے بعد ایک عام اجلاس میں ملاقات کی اس دعوت پر غور کیا گیا اور مولانا شمس الدین صاحب، صاحبزادہ نور الحق صاحب عبدالرحیم صاحب ایڈووکیٹ، ملک فاضل صاحب اور خادم (مولانا محمد خاں) پر مشتمل کمیٹی قائم کر دی گئی۔ تاکہ ڈی آئی جی صاحب سے بات چیت کی جاسکے۔ اسی دوران انسپکٹر پولیس آیا اور اس نے بتایا کہ فلاں فلاں شخص کو ڈی آئی جی صاحب نے ملاقات کے لئے بلایا ہے۔ انہیں میرے ساتھ بھیج دیا جائے۔ ہم نے کہا کہ ہم نے بات چیت کے لئے ایک کمیٹی منتخب کی ہے اور وہی اس سلسلے میں گفتگو کرے گی۔ بعد میں انسپکٹر نے اصل بات علیحدگی میں بتائی کہ ان حضرات کی گرفتاری کے وارنٹ ہیں۔ لیکن میں ان کو ہجوم میں گرفتار نہیں کرنا چاہتا۔ ہم نے اس پر غور و خوض کر کے بعض مصالح کے پیش نظر یہی مناسب سمجھا کہ گرفتاریاں پیش کر دی جائیں۔ چنانچہ ۳۶ افراد نے بلا امتیاز اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کر دیا۔ جس میں مولانا شمس الدین، صاحبزادہ نور الحق اور یہ خادم بھی شامل تھا۔ رات ہم نے تھانہ میں گذاری۔ دوسرے دن حکومت نے بہتیری کوشش کی کہ مولانا شمس الدین اور صاحبزادہ نور الحق کو ہم سے الگ کر دیا جائے۔ انہیں طرح طرح کے حیلوں سے تھانہ سے واپس بھیجنے کی سعی کی لیکن خود مولوی شمس الدین صاحب پر کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی اور وہ رات ہمارے ساتھ رہے۔ اسی رات ۲ بجے پولیس نے سب سے پہلے مولانا شمس الدین کو جگایا اور کہا کہ آپ کی موٹر دروازہ کے بالکل سامنے کھڑی ہے، جس کی وجہ سے راستہ بند ہے آپ موٹر کو اور کسی جگہ جا کر کھڑا کر دیں۔ مگر مولوی صاحب نہ مانے اور کہا کہ جہاں کھڑی ہے وہیں رہنے دو۔

ڈی، آئی، جی کا رعب

اس کے بعد ڈی، آئی، جی صاحب آئے اور ہمیں مرعوب کرنے کے لئے پہلے سپاہیوں پر رعب ڈالنے لگے اور ایک انسپکٹر کو پیٹا بھی۔ ان انسپکٹر صاحب نے ڈی۔ آئی، جی کی ناراضگی کا غصہ ہمیں گالیاں دے کر نکالنے کی کوشش کی۔ لیکن سخت ردعمل کے باعث بات نہ بنی۔

قادیانی پر حملہ

تھانہ میں قادیانی بھی بند تھے۔ حکام انہیں نکال کر کسی اور جگہ منتقل کرنا چاہتے تھے۔ ہم نے بار بار ان سے کہا کہ عوام مشتعل ہیں۔ اس لئے قادیانیوں کو دن کی بجائے رات کے وقت منتقل کیا جائے تاکہ ان کو کوئی گزند نہ پہنچے۔ لیکن انہوں نے ہماری بات نہ مانی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب دن کے وقت قادیانیوں کو باہر نکالا گیا تو ایک قادیانی پر جو لٹریچر کی تقسیم میں پیش پیش تھا۔ کسی نامعلوم شخص نے گولی چلا دی۔ جس سے وہ زخمی ہو گیا اور پولیس ان قادیانیوں کو واپس تھانہ میں لے گئی۔

ایک نئی چال

اسی دن صاحبزادہ نور الحق صاحب بھی دوبارہ تھانہ میں واپس آگئے۔ ظہر کے بعد اے، سی فورٹ سنڈیمن آئے اور مولانا شمس الدین کو الگ کر کے کہا کہ ڈی، سی صاحب آپ کے بارے میں بات کریں گے۔ ہم نے کہا کہ اگر ڈی سی صاحب ہمارے بارے میں کوئی بات کرنا چاہتے ہیں تو تھانہ میں آکر ہم سے کریں یا باہر جو مجلس عمل بنی ہے اس سے گفتگو کریں۔ تھوڑی دیر بعد مولوی شمس الدین صاحب اور صاحبزادہ نور الحق صاحب کو کہا گیا کہ دوسرے کمرہ میں اے، سی صاحب آپ کے منتظر ہیں۔ چنانچہ وہ وہاں چلے گئے۔ کافی دیر کی تشویش کے بعد ہمیں کسی ذریعہ سے مولانا شمس الدین کا پیغام

ملا کر پولیس نے ہمیں باہر روک رکھا ہے اور شاید آپ سے اب ملاقات نہ کرنے دیں۔ بعد میں معلوم ہوا کہ ان دونوں کو زبردستی تھانہ سے نکال دیا گیا۔ تھر ملات ۱۲ بجے مولوی شمس الدین صاحب کو کسی نے جب یہ اطلاع دی کہ آپ کے قیدیوں کو کسی اور جگہ منتقل کیا جا رہا ہے تو وہ اسی وقت آ گئے۔ ہمارے دروازہ پر ایک سوراخ تھا۔ اس میں سے آوازیں دے کر انہوں نے ہم سے دریافت کیا کہ سب موجود ہو یا کسی کو پولیس لے گئی ہے جب ہم نے بتایا کہ سب موجود ہیں تو وہ واپس چلے گئے۔ ۱۶ر جولائی کو ظہر کی نماز کے وقت پولیس ہتھکڑیاں لئے ہمارے احاطہ میں داخل ہوئی۔ فوج بھی ساتھ تھی۔ نماز کے بعد ہم تلاوت کلام پاک میں مصروف تھے کہ فوج اور پولیس نے گھیرا ڈال لیا اور سنگینیں تان لیں۔ ہمارا خیال تھا کہ اگر اس طرح ہتھکڑیاں لگا کر ہمیں کھلے بندوں لے جایا گیا تو عوام کا اشتعال بڑھیگا اور ممکن ہے فساد تک نوبت پہنچے۔ اس لئے ہم نے ہتھکڑیاں لگوانے سے انکار کر دیا۔ دوسرا ہم نے یہ بھی کہا کہ ہمیں دن کے وقت نہیں بلکہ رات کے وقت جیل منتقل کیا جائے تاکہ امن عامہ کے لئے کوئی نیا خطرہ پیدا نہ ہو۔ مگر ہماری ان باتوں پر کوئی توجہ نہ دی گئی۔ دونوں جانب سے کافی اصرار اور کشمکش کے بعد ہم نے ہتھکڑیاں لگوانے پر آمادگی ظاہر کر دی۔ چنانچہ پانچ بجے کے قریب ہم ۳۲ افراد کو دو گاڑیوں میں وہاں سے نکالا گیا۔ فوج ملیشیا کی سات گاڑیاں ساتھ تھیں اور ہماری گاڑیوں میں بھی فوج موجود تھی۔

تصادم کا خطرہ

وہاں سے جب روانہ ہوئے تو پتہ چلا کہ مین بازار کے قریب قبائلیوں نے سڑک کی ناکہ بندی کر رکھی ہے۔ ہماری گاڑیاں دور کھڑی کر دی گئیں اور فوج اور ملیشیا کو پوزیشن سنبھالنے کا حکم دے دیا گیا۔ ہم نے کہا کہ یہ لوگ مشتعل ہیں، کہیں تصادم نہ ہو جائے۔ آپ ہم میں سے دو آدمیوں کو ان کے پاس جانے دیں۔ ہم ان سے بات کریں گے۔ اور وہ ہمیں ضرور راستہ دینگے لیکن فوجی حکام نے ہمیں اجازت نہ دی۔ اسی دوران مولانا شمس الدین صاحب، صالح محمد خان صاحب اور نیپ کے ملک حاجی یاسین صاحب پہنچ گئے۔ انہوں نے بھی فوجی حکام سے کہا کہ ہم ان لوگوں سے بات کرتے ہیں تاکہ وہ راستہ دیدیں۔ مگر حکام نے اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ مین بازار کے مولانا میرک شاہ بھی اسی مقصد سے آئے اور وہ بھی اجازت سے محروم رہے۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد وہاں سے راستہ ملا

حکام کا سفید جھوٹ

بعد میں معلوم ہوا کہ ان لوگوں کو یہ کہہ کر راستہ لیا گیا کہ ہم مسلمانوں کو نہیں قادیانی قیدیوں کو لے جا رہے ہیں۔ حکام نے قرآن پاک اٹھا کر قسمیں بھی کھائیں کہ گاڑیوں میں قادیانی قیدی ہیں اور اس بہانہ سے راستہ لیا۔

سنگدلی کی انتہا

وہاں سے ہم روانہ ہوئے تو ساری رات سفر میں گذری مگر ہمیں افطیر سے کھانا تو کجا نماز اور قضائے حاجت کے لئے بھی مہلت نہ دی۔ چودہ گھنٹے کے مسلسل سفر کے بعد مسلم باغ کے ملیشیا کیمپ میں ہمیں کافی اصرار کے بعد تھوڑا وقفہ دیا گیا اور پھر شروع ہو گیا۔ ۲ بجے ہم کوئٹہ پہنچے۔ راستہ کی رکاوٹوں کی وجہ سے ۲۲۱ میل کا سفر جو عام حالات میں چھ سات گھنٹے میں طے ہو جاتا ہے گویا ۲۱ گھنٹوں میں طے ہوا۔ کوئٹہ کے فوجی کیمپ میں اتار کر مولوی میرک شاہ، مولوی رحمت اللہ، مولوی عبدالرحمٰن، مولوی محمد اسحاق، مولوی اللہ داد، ملک حاجی اور شیخ حاجی عبدالحمید کو ہم سے الگ کر دیا گیا۔ جس کے باعث ساتھیوں کو بے حد پریشانی ہوئی۔ ظہر کی نماز سے فارغ ہو کر ہم ۲۵ قیدیوں کو فوج کے ہمراہ سوار کر دیا گیا اور ہماری گاڑی نامعلوم منزل کی طرف روانہ ہو گئی۔ راستہ میں ہم قیاس آرائی سے منزل کا تعین کرتے رہے۔ کوئی مچھ بتاتا، کوئی سندھ کا خیال کرتا۔ اسی قیاس آرائی میں رات ۱۱ بجے ہم سبی جیل کے دروازے پر کھڑے تھے۔ جیل میں داخل ہو کر ہم نے شکر کیا کہ کم و بیش ۳۲ گھنٹہ کے مسلسل اور انتہائی تکلیف دہ سفر سے تو نجات ملی۔ سبی جیل میں حکام کا ہمارے ساتھ رویہ ہمدردانہ تھا۔ اگرچہ پابندیاں سخت تھیں لیکن رویہ تکلیف دہ نہ تھا۔ سب سے زیادہ پریشانی ہمیں اپنے ساتھیوں کے بارے میں تھی۔ جو کوئٹہ میں ہم سے جدا کر دیئے گئے تھے۔ کیونکہ وہ اکثر عمر رسیدہ تھے اور کوئی خدمت کرنے والا بھی ساتھ نہ تھا۔ دوسرے نمبر پر ہمیں فورٹ سنڈیمن اور ضلع ژوب کے حالات پر بھی تشویش تھی۔ اس لئے اخبار کا شدت سے انتظار ہوتا، جو ہمیں کسی نہ کسی طرح مہیا ہو جاتی تھی۔

ڈی، سی سبی سے بات چیت

۱۸ر جولائی کو اے، سی سبی جیل میں آئے اور ہمارے ایک ساتھی ملک فاضل مندوخیل کو بلا کر کہا کہ تمہارے بارہ میں فیصلہ ہو چکا ہے کہ تم کو کوئٹہ بھیج دیا جائے۔ ہم نے کہا کہ ہم ایک وفد بھیجیں گے۔ جو اے، سی سے تفصیلی بات کرے گا۔ وفد میں ملک فاضل، محمد جان، میرا خان، مولوی احمد شاہ اور بندہ عاجز شامل تھا۔ وفد اے، سی صاحب سے گفتگو سے مطمئن نہ ہوا۔ کیونکہ ہمارا خدشہ تھا کہ کوئٹہ کے بہانہ ہمیں کسی اور جگہ منتقل کیا جا رہا ہے۔ ہم نے مطالبہ کیا کہ ہمیں ڈی سی سے بات چیت کا موقعہ دیا جائے۔ چنانچہ گارد کے ساتھ ہمیں ان کے ہاں پہنچا دیا گیا۔ انہوں نے بتایا کہ چونکہ یہاں گرمی زیادہ ہے اس لئے تمہاری سہولت کی خاطر میں ہوم سیکرٹری سے بات کر رہا ہوں کہ تم لوگوں کو کوئٹہ منتقل کر دیا جائے۔ دوسرے روز مجھے بلایا گیا کہ تمہارا فون آیا ہے۔ فون پر کوئٹہ جیل سے ہمارے ساتھیوں نے بات چیت کی اور ہمیں ایک لحاظ سے خوشی ہوئی کہ ہمارے سات ساتھی کوئٹہ جیل میں ہی ہیں۔ ڈی سی صاحب نے ہوم سیکرٹری سے گفتگو کی۔ پتہ چلا کہ ہمارے ساتھی جناب عبدالرحمٰن صاحب کے سوا باقی سب کو رہا کیا جا رہا ہے۔ ہم نے آپس میں مشورہ کر کے یہ فیصلہ قبول کرنے سے انکار کر دیا کہ یا ہم سب جائینگے یا سب جیل میں رہیں گے۔

رہائی کی بات چیت

بعد میں وزیر اعلیٰ صاحب نے فون پر رابطہ قائم کیا۔ میں نے ان سے گفتگو کر کے اپنے فیصلہ سے آگاہ کر دیا۔ ان کا اصرار تھا کہ عبدالرحمٰن صاحب کے سوا باقی سب رہا ہو جائیں۔ مگر ہم نے کسی صورت میں اس بات کو قبول نہ کیا۔ اسی دوران بادشس بخیر مولوی صالح محمد صاحب وزیر نے بھی فون پر مجھے کہا کہ یہ ہمارا فیصلہ ہے۔ میں نے عرض کیا کہ ہمارا بھی یہ فیصلہ ہے کہ یا سب جیل میں رہیں گے یا سب رہا ہوں گے۔ ہم اپنے کسی ساتھی کو چھوڑ کر جانے کے لئے تیار نہیں۔ بالآخر حکومت کو اپنا فیصلہ تبدیل کرنا پڑا اور عبدالرحمٰن صاحب کو بھی ہمارے ساتھ بھیجنے پر رضامند ہو گئی۔ ۲ بجے ہم سب وہاں سے روانہ ہو کر عصر کے وقت کوئٹہ پہنچے یہاں ہم کو نماز کے لئے اتارا گیا۔ عبدالرحمٰن صاحب کسی کام کے لئے ہم سے ذرا الگ ہوئے تو پولیس نے ہمارے ارد گرد گھیرا ڈال لیا۔ جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو دیکھا کہ عبدالرحمٰن صاحب کو پولیس نے دوسری گاڑی میں بٹھا رکھا ہے۔ ہم نے بہتیرا شور و غل کیا کہ معاہدہ کی خلاف ورزی نہ کرو۔ مگر کسی نے نہ مانی۔ اور عبدالرحمٰن صاحب کو کوئٹہ میں روک کر ہم سب کو زبردستی فورٹ سنڈیمن کی طرف روانہ کر دیا گیا ساری رات سفر میں گذری۔ صبح کی نماز خشکئی اسٹیشن پر پڑھی یہاں وہ سات ساتھی بھی ہمارے ساتھ آ ملے۔ جو کوئٹہ جیل سے ۲۲ جولائی کو رہا ہوئے تھے۔ مگر گاڑی خراب ہونے کے بعد دیر ہو گئی۔

یہاں سے ہم سب اکٹھے روانہ ہوئے۔ دوپہر کے قریب فورٹ سنڈیمن پہنچے۔ پہلے حاضری ضمانتوں پر دستخطوں کا مسئلہ درپیش تھا۔ ساتھیوں نے انکار کیا۔ لیکن باہر کی مجلس عمل کے فیصلہ کی وجہ سے دستخط کر دیئے۔

استقبال

اے، سی کے بنگلہ سے ہم باہر نکلے تو عوام کا ایک بڑا ہجوم استقبال کے لئے موجود تھا ہمیں جلوس کی شکل میں جامع مسجد لے جایا گیا۔ وہاں اجتماع سے مختلف حضرات نے خطاب کیا۔ ہم تو اس طرح رہا ہو گئے۔ لیکن مولوی شمس الدین صاحب جنہیں بعد میں گرفتار کیا گیا۔ اور جناب عبدالرحمٰن ابھی جیل میں ہیں۔ ان کی رہائی کی جدوجہد جاری ہے۔

قومی فوج سے

پیپلز گارڈ کا کام نہ لیا جائے

تحریر: محمد یوسف عثمانی

تاثرات: جناب سینیٹر محمد زمان خان اچکزئی جنرل سیکرٹری صوبائی جمعیۃ

بنیادی حقوق اور سیاسی استحکام

ہمارا اولین مطالبہ یہ ہے کہ ہنگامی حالات ختم کئے جائیں اور اکثریتی پارٹی کو حکومت بنانے کا حق دیا جائے۔ تعجب کی بات ہے کہ اقلیتی پارٹی کو حکومت سونپی گئی اور آج وہ بلوچستان میں فوج کے بل بوتے اور دباؤ پر نام نہاد حکومت چلا رہے ہیں۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ بجٹ اسمبلی کے ذریعہ پاس کرایا جاتا۔ مگر چونکہ بلوچستان میں موجودہ حکومت کو اکثریت حاصل نہ تھی اور خود ساختہ کابینہ موجود تھی اسلئے مرکزی حکومت نے عبوری آئین میں ترمیم کر کے گورنر کو بجٹ منظور کرنے کا اختیار دے دیا۔ جو جمہوریت کشی کے مترادف غیر آئینی اقدام ہے۔ سیاسی دباؤ اور لالچ کے ذریعہ موجودہ نام نہاد حکومت اکثریت حاصل کرنے کے لئے ہر حربہ استعمال کر رہی ہے۔ یہاں تک کہ مولانا شمس الدین ڈپٹی اسپیکر صوبائی اسمبلی بلوچستان و امیر جمعیۃ بلوچستان کو ملیشیا کے ذریعہ ۱۶ر۱۷- جولائی کی درمیانی شب کے تین بجے گرفتار کر لیا گیا۔ وہ تاحال غائب ہیں اور غالباً انہیں حبس بیجا میں رکھا گیا ہے۔ برسراقتدار خود ساختہ حکومت ان کے بارے میں متضاد بیانات دے رہی ہے۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ انہیں سیاسی دباؤ اور تشدد کے ذریعہ اپنا حامی بنانا چاہتی ہے۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ صوبائی اسمبلی بلوچستان کا اجلاس فوراً بلایا جائے اور ممبران اسمبلی کو رہا کیا جائے اور اکثریتی پارٹی کو حکومت سونپی جائے۔ اس وقت بلوچستان میں سخت بے چینی اور بددلی پھیلی ہوئی ہے۔ اور آمرانہ حکومت قائم ہے۔ ملک کے سیاسی استحکام اور جمہوریت کے تحفظ کا واحد راستہ یہ ہے کہ اسمبلی کے اندر اکثریت کو حکومت بنانے کا حق دیا جائے ورنہ ملک کا شیرازہ بکھرنے کا اندیشہ ہے۔ جس کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔

فوج کی موجودگی پر ردعمل

بلوچستان میں فوج بھیجنے کا واحد مقصد صوبہ میں اکثریتی پارٹی کا ایریشن کرنا، اکثریتی پارٹی کی حکومت کو برطرف کر کے بلوچستان میں خوف وہراس پھیلانا، اور اقلیتی پارٹی کا تحفظ اور اس کی معاونت کرنا ہے تاکہ عوام خوف وہراس کی وجہ سے جمہوری حقوق کے لئے آواز بلند نہ کر سکیں حالانکہ فوج پیپلز گارڈ نہیں ہے کہ اسے سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کیا جائے۔ بلکہ وہ ملک کی سلامتی اور سرحدوں کی حفاظت کے لئے ہے۔ یہ سراسر غلط ہے کہ فوج تعمیراتی کاموں کے لئے آئی ہے۔ گورنر بگٹی مری میں میوند سڑک کے تعمیری کارنامے کا جو ڈھنڈورہ پیٹ رہے ہیں۔ وہ حقیقت میں بہت عرصہ قبل راجہ احمد خاں سابق ڈپٹی کمشنر سبی نے تعمیر کرائی تھی۔ بلوچستان میں فوج کی موجودگی کی وجہ سے صوبہ بلوچستان جیل خانہ بن گیا ہے اور لوگوں کو گھروں سے نکلنا محال اور دشوار ہو گیا ہے۔ اور کاروبار معطل ہو کر رہ گیا ہے۔ اگر کوئی گھر سے نکلتا ہے تو اسے باغیوں کا مددگار قرار دے کر گرفتار کر لیا جاتا ہے۔ عوام کی زندگی اجیرن ہو گئی ہے۔ اور لوگ فاقہ کشی میں مبتلا ہیں۔ صوبہ میں فوج کی موجودگی میں خود ساختہ حکومت بلوچستان نے مرکزی حکومت کے ایماء پر ایسے حربے اختیار رکھے ہیں کہ اشیاء خوردنی کے دام آسمانوں سے باتیں کرتے ہیں اور اشیاء خوردنی کی مصنوعی قلت پیدا کر کے غریبوں کی کمر توڑ رہی ہے۔ مقصد یہ ہے کہ بھوک افلاس سے مجبور ہو کر غریب عوام خود ساختہ حکومت کی حمایت پر مجبور ہو جائیں۔

بیرونی مداخلت کا خطرہ

جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے، بلوچستان میں ماسوائے ایران کے اور کوئی طاقت دلچسپی نہیں رکھتی۔ اس میں شک نہیں کہ ایران ہمارا دوست ملک ہے۔ لیکن اس کو ہمارے اندرونی معاملات میں دخل دینے کا حق نہیں۔ ایران خود بڑی طاقتوں کا محتاج اور دست نگر ہے۔ مجھے یہ خدشہ ہے کہ ایران یہ سب کچھ کسی بڑی طاقت کے ایماء پر کر رہا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ بلوچستان کے گرم پانی اور معدنیات اور تیل پر بڑی طاقتوں کی نظریں لگی ہوئی ہیں۔ اور ان کے درمیان یہ دوڑ ہے کہ ان پوشیدہ ذخائر پر کس طرح کنٹرول حاصل کریں۔ بعض ممالک یہ چاہتے ہیں کہ بلوچستان سے تیل نہ نکالا جائے۔ کیونکہ وہ اس کو اپنی تجارت کے لئے نقصان کا باعث سمجھتے ہیں۔

فورٹ سنڈیمین میں قادیانیوں کی سرگرمیاں

اس وقت جبکہ بلوچستان میں نام نہاد اقلیتی پارٹی کی حکومت مسلط کی گئی ہے اور حکومت ممبران اسمبلی کے خلاف طرح طرح کے ہتھکنڈے استعمال کر کے انہیں مرعوب کر کے ہمنوا بنانے کے درپے ہے تو یہ فورٹ سنڈیمین میں قادیانی گروہ کی طرف سے مسلمانوں کے جماعتی عقائد کے خلاف لٹریچر تقسیم کر کے فتنہ فساد کی جو آگ بھڑکائی گئی ہے۔ وہ بھی اقلیتی پارٹی کو اکثریتی پارٹی میں تبدیل کرنے کی ایک کڑی ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ بلوچستان میں صرف فورٹ سنڈیمین کو اس مسلم دلآزاری کے لئے کیوں منتخب کیا گیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اصل مقصد وہاں پر بھی فوجی کارروائی کا بہانہ تلاش کرنا ہے تاکہ وہاں کے لوگوں کو بھی ظلم تشدد کے ذریعہ سے اپنا ہمنوا بنایا جائے

افغانستان کا مسئلہ پختونستان

بیرونی ممالک کو پاکستان کے اندرونی معاملات میں دخل دینے کا کوئی حق حاصل نہیں اور میں اس کی شدید مذمت کرتا ہوں۔ اگرچہ امریکہ روس ایران افغانستان یا کوئی اور بڑی طاقت ہو۔ میں ایسی باتوں کو پاکستان کی سالمیت اور وجود کے لئے خطرہ سمجھتا ہوں۔ جہاں تک افغانستان کے پختونستان کا تعلق ہے۔ اگر وہ آزاد پختونستان کہتا ہے تو میں اس کی سختی سے مخالفت کرتا ہوں۔ جہاں تک پاکستان صوبہ کے اندر پختونستان کا تعلق ہے تو میرے خیال میں اگر صوبہ سرحد کا نام پختونستان رکھا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں

پیپلز پارٹی کی حکومت

جتنی اصلاحات پیپلز پارٹی نے کی ہیں۔ میرے خیال میں وہ کاغذی گھوڑوں کے سوا کچھ نہیں بلکہ ملک پر واحد پارٹی کا آمرانہ نظام مسلط کرنے کی سعی کی جا رہی ہے۔ جو کہ جمہوریت کے لئے زہر قاتل ہے۔ عوام بے چین ہیں۔ مزدور پریشان ہیں۔ کسان مصیبتوں میں مبتلا ہیں۔ روٹی، کپڑا اور مکان کے دعوے کرنے والے آج بے بس ہیں۔ اور ان کے بلند بانگ دعوے کھوکھلے ثابت ہوئے ہیں۔ پاکستان کے باشندے بنیادی حقوق سے محروم ہیں۔ اشیائے خوردنی نایاب ہیں۔ کپڑے، گھی، چینی کے دام اس قدر زیادہ ہیں کہ عام آدمی خریدنے سے قاصر ہے۔ تعلیمی اصلاحات سے بھی تعلیم کے فروغ پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ بلکہ تعلیم اس قدر مہنگی ہو گئی ہے کہ غریب عوام کے بچے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے سے محروم ہیں۔ ایسے ہی زرعی اصلاحات سے بھی خاطر خواہ نتائج برآمد نہیں ہوئے بلکہ جاگیرداروں کو مضبوط کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح مزدوروں کی بجائے کارخانہ داروں کو مزید بڑا کیا جا رہا ہے۔ لاکھ پتی سے کروڑ پتی بنائے جا رہے ہیں۔ غرضیکہ کسی اصلاح کا کسی غریب اور متوسط آدمی کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا۔

آئین کے متعلق

آئین سے زیادہ اس کو چلانے والے کو پرکھنا پڑتا ہے

بلوچستان کے بارے میں میرے ذاتی تاثرات

(نور الحق قریشی ایڈووکیٹ ملتان)

ہر سال ماہ اگست میں عدالتوں میں تعطیلات کی وجہ سے میں اہل و عیال کے ہمراہ چند روز کے لئے کسی صحت افزا مقام پر چلا جاتا ہوں۔ چنانچہ اس دفعہ بھی ۳۰۔ جولائی کو بچوں سمیت کوئٹہ روانہ ہو گیا۔ میرا یہ دورہ ذاتی نوعیت کا تھا۔ چنانچہ میں نے احباب سے کہہ کر اپنے آپ کو جلسوں اور جلوسوں سے دُور رکھا۔ اور کوئٹہ، ہنہ، اوڑک اور زیارت کی وادیوں اور پہاڑیوں کے درمیان خوب گھوما۔ بلند و بالا پہاڑوں پر چڑھا اور ٹھنڈے میٹھے چشموں کا پانی پیا۔ تاہم سیاست کا نشہ چونکہ خاندانی طور پر گھٹی میں پڑا ہوا ہے۔ اس لئے وقتی طور پر احتراز کے باوجود اپنا دامن نہ چھڑا سکا۔ جمعیۃ اور نیپ کے کارکنوں سے نجی ملاقاتوں، بعض ملازمین سے گفتگو، صحافی بھائیوں سے میل جول کے بعد میں نے جو تاثرات قائم کئے، وہ نذر قارئین ہیں:۔

(۱)— بلوچستان میں فروری ۷۳ء کے بعد مسٹر بھٹو کی طرف سے مسلط کردہ غیر عوامی، غیر جمہوری اور غیر قانونی حکومت اپنے "مشن" میں ناکام ہو چکی ہے۔ وہ صرف حسن شاہ جیسے بے غیرت اور مولوی صالح محمد جیسے مفاد پرست اور اقتدار کے بھوکوں کو اپنے دام تزویر میں پھنسانے میں کامیاب ہوئی ہے۔ لیکن نیپ و جمعیۃ کی اکثریت توڑنے میں ناکام ہو چکی ہے۔

(۲)— صوبہ بھر میں امن و امان کی صورت حال بگڑ چکی ہے۔ لاقانونیت کا دور دورہ ہے۔ کسی کی جان مال، عزت و آبرو محفوظ نہیں ہے۔ دن دہاڑے لوٹ مار، قتل و غارت ہو رہی ہے۔ مگر ہر قسم کے تشدد اور غیر آئینی ہتھکنڈے اختیار کرنے کے باوجود بگٹی امن و امان قائم کرنے میں ناکام ہو چکا ہے۔

(۳)— بھٹو حکومت نے بگٹی کی حمایت اور امن و امان قائم کرنے کے لئے چار ڈویژن فوج بھیجی ہوئی ہے۔ مجھے کوئٹہ میں بعض ذرائع سے پتہ چلا کہ ۱۴۔ اگست کے بعد دو ڈویژن فوج مزید بھیجے گی، تاکہ شرپسندوں کو کچلا جا سکے۔ چار ڈویژن فوج بہ روایت روزنامہ شہباز پشاور ڈھائی کروڑ روپیہ روزانہ خرچ اٹھ رہا ہے۔ مگر اس کے باوجود وہ مقاصد حاصل نہیں ہو رہے ہیں۔ جن کی خاطر غریب فوجیوں کو بھیجا گیا تھا۔ اگر یہی صورت حال زیادہ دیر تک قائم رہی تو شاید حکومت کا خزانہ جنگی اخراجات کا متحمل نہ ہو سکے اور ملک کے اندر قحط کے آثار پیدا نہ ہو جائیں۔

(۴)— فوج میں اکثریت چونکہ پنجابیوں پر مشتمل ہے۔ اس لئے اس کا بدیہی نتیجہ بلوچی پنجابی کنفرنٹیشن کی صورت میں نکل رہا ہے۔ عوام میں نہ صرف فوج کے پنجابی جوانوں سے نفرت پیدا ہو چکی ہے بلکہ وہاں کے مقیم پنجابیوں کے خلاف ایک زبردست لاوا پک رہا ہے۔ جو خطرناک تباہی اور خونریزی کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتا ہے۔ پنجابیوں کے خلاف نواب خیر بخش مری کی ۲۰ جولائی کی یوم بلوچستان کے موقع پر کوئٹہ کی ایک تقریر کو حکومت کا خوشامدی ٹرسٹ پریس پندرہ روز بعد پنجاب کے اخبارات میں خوب خوب اچھالتا رہا ہے۔ چونکہ اس پس منظر میں مینگل صاحب کے دورۂ پنجاب کو ناکام بنانا تھا۔ اس لئے میری عقل یہ تسلیم نہیں کرتی کہ نواب خیر بخش مری جیسا معتدل اور کم گو سیاستدان اس قسم کی غیر ذمہ دارانہ تقریر کر سکتا ہے۔ تاہم میں یہ تاثر قائم کرنے پر مجبور ہوں کہ پنجابیوں کے خلاف جو نفرت مشرقی پاکستان میں فوجی ایکشن کے بعد قائم ہوئی تھی، وہی نفرت بلوچستان میں فوجی ایکشن کے بعد قائم ہو چکی ہے۔ اس کے آئندہ تاثرات کیا ہو سکتے ہیں آج کے بنگلہ دیش کو دیکھ لیجئے۔

(۵)— میں سمجھتا ہوں، بھٹو صاحب اپنے اقتدار کو محفوظ رکھنے کے لئے سب سے زیادہ متوقع خطرہ (فوجی انقلاب) کے امکانات کو یکسر ختم کرنے کے لئے فوج کو کسی نہ کسی مسئلہ میں مستقل طور پر الجھانا چاہتے ہیں تاکہ وہ اپنے مسائل میں الجھے رہیں اور سیاسیات میں ٹانگ نہ اٹکائیں۔ میں ذاتی طور پر فوج کے سیاسیات میں دخیل ہونے کے قطعاً خلاف ہوں لیکن مسلمان فوج کی اپنے مسلمان بھائیوں کے خلاف معرکہ آرائی نہ صرف یہ کہ ملک کے مستقبل کے لئے مہلک سمجھتا ہوں بلکہ شرعاً خلاف اسلام جانتا ہوں۔

سقوط ڈھاکہ کے بعد ہماری فوج کی تذلیل دنیا بھر میں ہو چکی ہے۔ نیز ایک لاکھ جنگی قیدیوں کے واپس ملک نہ آنے سے فوج کا وہ مورال قائم نہیں رہا کہ وہ "اقتدار کا خواب" دیکھے۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ فوج کو ملک کی سرحدوں کی حفاظت سونپ دی جائے نہ کہ بگٹی کے اقتدار کی نیا کو باد صرصر کے جھونکوں سے بچانے کے لئے استعمال کیا جائے۔

(۶)— صوبہ بلوچستان میں اس وقت شاید ہی کوئی جیل ایسی ہو جو سیاسی قیدیوں اور سیاسی ورکروں سے بھری ہوئی نہ ہو۔ اس پر ستم یہ کہ سیاسی کارکنوں پر جو تشدد روا رکھا جا رہا ہے۔ وہ مستزاد ہے۔ سیاسی قیدی اور اخلاقی مجرم میں بڑا فرق ہے۔ لیکن موجودہ حکومت کے نزدیک شاید ایک چیز ہے۔ آخر آئینہ میں اپنا ہی چہرہ نظر آئیگا۔

(۷)— نیپ و جمعیۃ کی حکومت کے بعض وزراء، گل خاں نصیر، صوبائی اسمبلی کے ممبر نواب زادہ شیر علی خاں اور دیگر نیپ ورکروں پر اغوا، قتل و غارت کے جھوٹے الزامات عائد کر کے انہیں اسمبلی کی رکنیت سے محروم کر کے مشرقی پاکستان کے ڈرامے کو دہرایا جا رہا ہے اور ریوڑیاں بانٹ کرنئے ممبر نامزد کر کے بلا مقابلہ منتخب قرار دے کر اکثریت کو یوں اقلیت میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔ جس کے نتیجے پر جب میں غور کرتا ہوں تو کپکپی طاری ہو جاتی ہے۔

(۸)— پنجاب یا دوسرے صوبوں کے بعض "خوش فکرے نابالغ سیاستدان" جن کے مطالعہ کا محور ٹرسٹ اخبارات ہیں یا ریڈیو اور ٹیلی ویژن ہیں وہ اپنے گھروں پر بیٹھ کر بلوچستان کا "آنکھوں دیکھا حال" بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جناب بگٹی صاحب نے صوبہ بھر میں مکمل کنٹرول کر لیا ہے۔ حضور والا! اگر بگٹی صاحب نے کنٹرول کر لیا ہے تو چار ڈویژن فوج کو وہاں "پہاڑوں کی سیر و سیاحت" کے لئے رکھا ہوا ہے۔ عملی طور پر ایک صوبے کو فوج کے حوالے کر کے آپ امن قائم کر رہے ہیں؟ ان لوگوں کو چاہیئے کہ وہ ۱۰۔ اگست کے ٹرسٹی روزنامہ "مشرق کوئٹہ" اور روزنامہ "جنگ کوئٹہ" کا مطالعہ کریں تاکہ ان کی آنکھیں کھل جائیں جس میں بگٹی صاحب نے ۶ ماہ سے چار ڈویژن فوج کو استعمال کرنے کے باوجود اس امر کا اعتراف کیا ہے کہ "شرپسند ہزاروں کی تعداد میں غیر ملکی اسلحہ سے لیس گوریلا جنگ لڑ رہے ہیں۔ بلوچستان میں اب صرف امن و امان کا مسئلہ ہی نہیں رہا بلکہ مسلح بغاوت اور شورش پیدا ہو چکی ہے اگر یہی صورت حال مزید کچھ عرصہ تک برقرار رہی تو صرف چھ ماہ کے اندر اندر پاکستان کے نقشہ میں حیرت ناک تبدیلی واقع ہو جائے گی"۔

لیجئے، ٹرسٹیے سیاستدان! ٹرسٹ کا اخبار ہی مطالعہ فرمائیں۔

تیسرے دن ٹرسٹ کے اخبارات نے شور اٹھایا کہ بگٹی صاحب نے ایسا نہیں کہا۔ تو کیا کہا؟ اس کا بھی ذکر نہیں ہے۔ حیرت اس بات پر ہے کہ بگٹی صاحب نے بھارت، پاکستان، ایران سری لنکا، بنگلہ دیش، افغانستان، ترکی کی کنفیڈریشن کی تجویز پیش کی، تو تردید ان کی طرف سے شائع نہیں ہوئی۔ بلکہ مرکزی حکومت کے پیرزادہ نے کی۔ اب بھی یہی صورت حال ہے میرا خیال ہے کہ بگٹی صاحب بلوچستان سے اپنا دامن چھڑانا چاہتے ہیں کہ شاید بلوچیوں کا مزید خون ہونا دیکھنا نہیں چاہتے۔ آخر خود جو بلوچ ہیں۔ مگر وفاقی حکومت انہیں تھپکیاں دے دے کر مزید ان سے "اصلاحی اقدامات" کرانا چاہتی ہے۔

(۹)— میں وثوق سے کہتا ہوں کہ فوجی اقدام سے بلوچیوں کو نہیں کچلا جا سکتا۔ سیاسی مسائل کا حل فوجی اقدام نہیں ہو سکتا۔ یہ لڑائی ایسی ہے کہ فوج زیادہ دیر تک اس کا شاید مقابلہ نہ کر سکے۔ ہماری فوج میدانی لڑائی لڑنا جانتی ہے۔ گوریلا لڑائی میں بلوچیوں نے آج تک انگریزوں اور بعد میں ایوب خاں سے سات سال تک شکست نہیں کھائی تو اب بھی نہیں کھا سکتے۔ نیز وفاقی حکومت نے جن ایکسپرٹس کو بلوچستان میں امن و امان قائم کرنے کے لئے بھیجا ہے یہ ایوب خاں کے زمانہ میں بھی "کامیاب" واپس لوٹے تھے اور اب بھی واپس آ کر "تمغے" حاصل کریں گے۔

(باقی ص ۲۶ پر)

کوٹ ادو میں یوم بلوچستان منایا گیا

متحدہ جمہوری محاذ کی اپیل پر کوٹ ادو میں یوم بلوچستان منایا گیا۔ کوٹ ادو شہر کی تمام مساجد میں آئمہ کرام نے موجودہ حکومت کی غیر جمہوری حرکتوں پر روشنی ڈالی۔ خاص کر جو ڈرامہ بلوچستان میں کھیلا جا رہا ہے۔ اس کے متعلق کہا گیا کہ صوبہ بلوچستان میں اکثریتی پارٹیوں کو نظر انداز کر کے وہاں اقلیت کو حکومت کرنے کی اجازت دے کر آئین کی مٹی پلید کی گئی ہے صوبہ بلوچستان کے عوام کو پیپلز پارٹی کا ساتھ نہ دینے پر وہاں کے عوام کو خوراک اور پانی سے محروم کیا جا رہا ہے خلاص کر مری اور مینگل قبائل کو ظلم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ شہر کی مساجد میں مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس کرائی گئیں۔

(۱) صوبہ بلوچستان کی غیر جمہوری حکومت کو برطرف کر کے وہاں کے منتخب ممبران کو حکومت دی جائے اور تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کیا جائے۔

(۲) فورٹ سنڈیمن کے واقعہ کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائے اور قرآن کریم کے مسخ شدہ نسخہ کی تقسیم کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے اور تمام گرفتار شدہ علماء کو رہا کیا جائے۔

(۳) اہالیان کوٹ ادو صوبہ بلوچستان کے عوام کے حقوق کے لئے ان کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں گے۔ اور کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

(۴) ڈیرہ غازی خاں میں متحدہ جمہوری محاذ کے جنرل سیکرٹری جناب پروفیسر غفور احمد کی آمد پر پیپلز پارٹی کی غنڈہ گردی کی مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ ملک سے مہنگائی اور غنڈہ گردی ختم کی جائے اور آئین کی حکومت بحال کی جائے۔

جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو کا ایک اجلاس زیر صدارت ڈاکٹر نظام الدین صاحب منعقد ہوا۔ جس میں ملک کی موجودہ صورت حال پر غور کیا گیا۔ چوہدری شوکت علی صاحب نے صوبائی مجلس عمومی کی کارروائی بیان کی۔ جس کی پوری پوری تائید کی گئی اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ موجودہ حکومت ملک میں غنڈہ گردی اور مہنگائی کو فروغ دے رہی ہے۔ اس لئے مستعفی ہو جائے۔

یہ اجلاس مولانا شمس الدین ڈپٹی اسپیکر بلوچستان اسمبلی پر تشدد کی مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت مولانا کو فوراً رہا کرے۔ ورنہ اس کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر عائد ہو گی۔

یہ اجلاس کراچی میں پیپلز پارٹی کی غنڈہ گردی کی مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ وزیر اعلیٰ سندھ فوراً مستعفی ہو جائیں۔

یہ اجلاس جاوید ابراہیم پراچہ پر تشدد کی مذمت کرتا ہے اور گورنر پنجاب سے مطالبہ کرتا ہے کہ پراچہ صاحب کو فوراً رہا کر کے جامعہ اسلامیہ میں دوبارہ داخلہ دے۔

محمد اقبال انصاری ناظم جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو کی شادی نہایت سادہ طریقہ پر سرانجام پائی ہے۔

قادیانی مبلغ کا مناظرہ سے فرار

کراچی۔ گذشتہ دنوں کراچی شہر کے ایک ہوٹل میں لاہوری مرزائی فرقہ کا ایک مبلغ مرزا غلام احمد قادیانی کو مجدد، امام مہدی نیز مسیح موعود ثابت کرنے کے حق میں دلائل پیش کر رہا اس موقعہ پر ہوٹل میں موجود محمد اقبال صاحب جو کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی شہر کے سرگرم کارکن ہیں۔ فوراً مولانا محمد شریف احرار مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت مقیم کراچی کو اس واقعہ کی اطلاع کر دی۔ مولانا احرار فوراً ہوٹل پہنچے۔ لاہوری مرزائیوں کا مبلغ مولانا کو دیکھ کر حیران و پریشان ہو گیا۔

مولانا نے سلام دعا کے بعد مرزائی سے مخاطب ہو کر کہا کہ مجدد کی کیا تعریف کی گئی ہے۔ اس نے جواب دیا کہ مجدد صاحب کشف ہوتا ہے۔ مولانا نے سوال کیا کہ نبی کی کیا تعریف ہے؟ مرزائی نے کہا کہ نبی صاحب وحی ہوتا ہے۔ اس پر مولانا نے برجستہ کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی لخت جگر حضرت فاطمہؓ کے تقدس پر حملہ کیا کشف کہا جا سکتا ہے یہ نجید کربلا کی توہین کیا کشف شمار کی جا سکتی ہے اور کیا مرزا قادیانی کا خدائی دعوے کشف ٹھہرایا جا سکتا ہے۔ اس قسم کے بے ہودہ کشف مرزا پھینکتے رہے ان پر لعنت بھیجنا ہی بہتر ہے۔

مولانا احرار نے چیلنج کیا کہ لاہوری اور قادیانی پارٹی دونوں مل کر اگر مرزا کو صرف ایک شریف انسان ہی ثابت کر دیں تو میں اپنی شکست تسلیم کر لوں گا۔ مگر میں ثابت کرتا ہوں کہ وہ ایک بد اخلاق اور گمراہ انسان تھا۔ جس نے برطانوی سامراج کو گلے لگایا۔ اس کی بالادستی کے لئے تمام عمر کام کیا۔ برطانوی غلامی کے لئے اپنا مذہب ضمیر اور ایمان سب ہی کچھ نیلام کر دیا اور اس طرح مسلم قوم کے انقلابی اور سامراجی دشمن جذبات کو مسخ کرنے کی کوشش کی۔ وہ محمد عربیؐ کے انقلابی اور حریت پسند اسلامی مشن کے خلاف انگریزوں کے لئے ڈھال بنا۔ اس کی امت اس وقت اسرائیلی طاقت کا سرچشمہ ہے

مولانا احرار نے دلائل سے ثابت کیا کہ غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت پر ایمان لانے والے کافر و مرتد دونوں سے بدتر ہیں اور اس طرح لاہوری پارٹی والے احمدیوں سے زیادہ قابل گرفت ہیں۔ مولانا کے مسکت جوابات نے لاہوری مرزائی کو لاجواب کر دیا۔ اور وہ یہ کہہ کر رخصت ہو گیا کہ آپ ہمارے بڑے مبلغ سے مناظرہ کر لیں۔ یہ مناظرہ دو گھنٹہ تک جاری رہا۔ طلباء کی بھاری تعداد اس دوران لاہوری مرزائی کو گھورتی رہی۔

واضح ہو کہ مولانا محمد شریف احرار قافلہ حریت کے جانباز اور سرفروش مجاہدوں میں شمار ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب سے مولانا موصوف کا تقرر کراچی میں بحیثیت مبلغ ہوا قادیانی متن سٹپٹا کر رہ گیا ہے۔ کراچی کے باہمت شہریوں کے تعاون سے مولانا نے اسکول کالج اور یونیورسٹی کی سطح تک قادیانیت کا محاسبہ شروع کر رکھا ہے اور الحمدللہ کہ بڑی تعداد میں مرزائی اپنے دین سے تائب ہو رہے ہیں۔

تشدد کی پالیسی ترک کی جائے

کراچی۔ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ جمشید روڈ کی مجلس عاملہ کا ایک خصوصی اجلاس زیر صدارت مولانا سید مصباح اللہ شاہ صاحب منعقد ہوا

(۱) جس میں پورے ملک اور خصوصاً بلوچستان کی صورت حال پر غور و خوض کیا گیا۔ اجلاس نے ایک قرارداد کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ تشدد کی پالیسی سے گریز کرے۔ اور درپیش مسائل کے حل کے لئے سیاسی تصفیہ پر عمل کرے۔

(۲) ایک دوسری قرارداد کے ذریعے دفعہ ۱۴۴ ختم کرنے اور تقریر و تحریر کی آزادی بحال کرنے کا مطالبہ کیا گیا

(۳) مجلس عاملہ نے سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ صوبہ سرحد، مولانا سید لال حسین صاحب اختر اور پیر خورشید احمد صاحب کی وفات حسرت آیات پر تعزیت کا اظہار کیا۔ اور ان کی شاندار خدمات پر خراج عقیدت پیش کیا۔ اور ان کے لئے دعائے مغفرت کی۔

(۴) مجلس عاملہ نے "سرکل ٹیڈ ٹاؤن" میں جمعیۃ کی تنظیمی کارکردگی پر غور کیا۔ اور تنظیمی، مالی اور زیر بحث آئے۔ تنظیمی کام کو تیز تر کرنے کے لئے مختلف کمیٹیاں قائم کی گئیں۔

(الف) دورکنی کمیٹی تنظیمی امور کے بارے میں مشکلات کا جائزہ لے گی اور ان کو دور کرنے کے لئے ہر ممکن ذرائع اختیار کرے گی۔ اور جمعیۃ سے وابستہ منتشر سیاسی شخصیات اور کارکنوں سے رابطہ قائم کرے گی۔

(ب) ایک اور دورکنی کمیٹی کا انتخاب زیر عمل آیا جو جمعیۃ کی تنظیمی امور کے سلسلے میں مالی منصوبہ کے لئے چندہ فراہم کرے گی۔

(ج) دارالمطالعہ کے منصوبہ کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے ہر قسم کا اسلامی لٹریچر رکھنے کا فیصلہ کیا گیا۔ جس سے مقررہ اوقات میں جمعیۃ کے پروگرام سے دلچسپی رکھنے والے حضرات مستفید ہو سکیں گے۔ نیز مختلف روزناموں ہفت روزوں، ماہناموں کا بھی خاطر خواہ انتظام ہے۔

(رپورٹ محمد جمیل خاں)

مولانا چنیوٹی کی گرفتاری کی مذمت

جمعیۃ علماء اسلام جھنگ صدر کے امیر جناب غلام محمد اور ناظم مولانا محمد فاروق نے ایک بیان میں مولانا منظور احمد کی گرفتاری اور جیل میں ان کو سی کلاس دینے کی پرزور مذمت کی ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ مولانا کو فی الفور رہا کر کے ان کے خلاف مقدمات واپس لئے جائیں۔

بقیہ — دورہ بلوچستان

کہ جمعیۃ علماء اسلام کے اراکین ملک میں اسلامی قوانین کے نفاذ کے لئے شرعی نظام کے نفاذ کے لئے اور اسلام کی سربلندی کے لئے دن رات کام کریں گے۔

انہوں نے کہا کہ یہ ملک ہم نے اسلام کے نام پر لیا، لہذا ہم پر فرض ہو جاتا ہے کہ ہم اس کی سرحدوں میں اسلام کی عظمت پر اپنی جان تک قربان کرنے سے کبھی دریغ نہ کریں۔

پشاور کی ڈائری

ناظم جمعیۃ کی گرفتاری اور رہائی

(از ڈاکٹر فدا حسین نمائندہ خصوصی)

گذشتہ ہفتے صوبہ سرحد میں ہفتہ جمہوریت منایا گیا۔ متحدہ جمہوری محاذ کے زیر اہتمام جلسے جلوس کا انتظام کیا گیا۔ بحالی جمہوریت کے لئے عوام کو بیدار کیا گیا۔ ملک کو درپیش مشکلات اور موجودہ عوامی حکومت کے غیر آئینی اور غیر جمہوری اقدامات سے عوام کو آگاہ کیا گیا۔ اس سلسلے میں جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کے نو منتخب شدہ امیر حضرت مولانا سید محمد ایوب بنوری صاحب نے مبلغ حضرت مولانا محمد امیر بجلی گھر صاحب کی معیت میں کوہاٹ بنوں، ٹانک اور ڈیرہ اسماعیل خاں کا دورہ کیا۔ انہوں نے مختلف مقامات پر جمعیۃ کے اراکین سے بھی خطاب کیا۔ جمعیۃ کی تنظیم اور عوام سے رابطہ قائم کرنے پر زور دیا۔ انہوں نے کوہاٹ۔ بنوں اور ڈیرہ اسمٰعیلخاں میں سیلاب سے متاثر ہونے والے علاقوں کا دورہ بھی کیا۔ اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ متاثرین کی فوری امداد کا بندوبست کرے۔

دارالعلوم اکوڑہ خٹک اور ٹل ضلع کوہاٹ میں جمعیۃ طلباء اسلام کے زیر اہتمام جلسے منعقد کئے گئے۔ اکوڑہ خٹک میں مولانا فقیر محمد ہزاروی نائب امیر جمعیۃ سرحد اور ڈاکٹر فدا حسین سیکرٹری جمعیۃ سرحد نے خطاب کیا۔ موجودہ حالات میں جمعیۃ علماء اسلام پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ ان سے کما حقہٗ عہدہ برآ ہونے کی ضرورت پر زور دیا گیا اور مستعد ہونے کو کہا گیا۔ اور طلباء کو جمعیۃ کا پیغام گھر گھر، کوچہ کوچہ، قریہ قریہ پہنچانے کے لئے کمر باندھنے اور مستعد ہونے کو کہا گیا۔ ٹل ضلع کوہاٹ میں جلسے کی دو نشستیں ہوئیں۔ ایک نشست سے مبلغ جمعیۃ مولانا محمد امیر بجلی نے خطاب کیا اور دوسری نشست بعد نماز عشاء ہوئی۔ جس سے سیکرٹری جمعیۃ صوبہ سرحد ڈاکٹر فدا حسین نے خطاب کیا۔ اس کے علاوہ مانکی تحصیل صوابی میں متحدہ جمہوری محاذ کے زیر اہتمام ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس سے سیکرٹری جمعیۃ ڈاکٹر فدا حسین کے علاوہ ممبر صوبائی اسمبلی جناب عبدالعزیز (نیپ) نے بھی خطاب کیا۔ اس جلسے میں تقریر کرنے پر ڈاکٹر فدا حسین سیکرٹری جمعیۃ صوبہ سرحد کو دفعہ ۱۶ کے تحت گرفتار کیا گیا۔ بعد میں ڈی سی پشاور نے ضمانت پر رہا کر دیا۔

صوبہ سرحد میں کمر توڑ گرانی کی وجہ سے عوام بیحد پریشان ہیں چنانچہ بناسپتی گھی کی نایابی اور حکومت کی طرف سے غلط تقسیم کی وجہ سے کئی مقامات اور جھگڑے فساد ہوئے۔ مہنگائی کی وجہ سے عوام میں سخت بددلی پھیلی ہوئی ہے۔ اور موجودہ حکومت سے سخت نفرت کی جا رہی ہے۔ آج کل صوبہ سرحد میں لوگ مفتی محمود کی حکومت کے سنہرے دور کو یاد کر کے آہیں بھرتے ہیں۔ مخالفین بھی اعتراف کرتے ہیں کہ جمعیۃ اور نیپ کی حکومت حقیقت میں عوام کی ہمدرد اور صحیح نمائندہ حکومت تھی۔ عوام آج اس دور حکومت کو ترستے ہیں۔

کراچی کی ڈائری

(از محمد جمیل خاں نمائندہ خصوصی)

جمعیۃ علماء اسلام کراچی کی مجلس شوریٰ کا اجلاس بحکم امیر کراچی م۔۔۔۔۔۔۔۔۔ منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مولانا نور الہدیٰ صاحب نے کی۔ امیر جمعیۃ ۔۔۔۔۔۔ نے ملک کے تمام حالات پر روشنی ڈالی شوریٰ نے دو کمیٹیاں قائم کرنے کی منظوری دی۔ ایک مالیاتی کمیٹی اور دوسری رابطہ کمیٹی۔ مالیاتی کمیٹی کے ممبر جناب مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب حافظ ریاض احمد صاحب اور مولانا اسفند یار صاحب ہیں رابطہ کمیٹی کے ممبران قاری شیر افضل صاحب ،عبدالواحد نعمانی صاحب۔ قاری عبدالسلام ہیں۔

شوریٰ میں ایک قرارداد منظور کی گئی کہ مزدوروں طالب علموں، سیاسی رہنماؤں اور کارکنوں کے خلاف مقدمات واپس لئے جائیں۔ دفعہ ۱۴۴ اٹھائی جائے اور شہری آزادی اور بنیادی حقوق بحال کئے جائیں اور سرحد و بلوچستان کی سابقہ حکومت بحال کی جائے۔

اجلاس میں مولانا شمس الدین صاحب کی گرفتاری کی مذمت کی گئی اور ان کی رہائی کا مطالبہ کیا گیا۔ اجلاس میں امیر جمعیۃ کراچی کے خلاف مقدمہ قائم کرنے کی مذمت کی گئی اور مطالبہ کیا گیا کہ مقدمہ واپس لیا جائے۔

دورۂ لیاقت آباد

چار دن سے کراچی کے حصہ لیاقت آباد اور ناظم آباد میں زبردست ہنگامے رہنے کے بعد حکومت نے ہنگاموں پر قابو پالیا۔ کراچی میں پولیس نے نہتے شہریوں پر جو ظلم کیا ہے۔ اس کی مثال شاید ہی تاریخ میں ملتی ہو۔ کراچی کے نہتے شہریوں کو سر عام ننگا کر کے زدوکوب کیا گیا اور معصوم بچوں پر پولیس نے شدید لاٹھی چارج کیا اور گھروں میں گھس کر لوگوں کو مارا جمعیۃ علماء اسلام اور متحدہ محاذ نے اس ظلم کے خلاف آواز اٹھائی۔ اور جمعیۃ علماء اسلام کے ایک وفد نے جو کہ قاری شیر افضل صاحب اور مولانا غلام مصطفےٰ صاحب سیکرٹری نشر و اشاعت کراچی پر مشتمل تھا، لیاقت آباد کا دورہ کیا اور وہاں کے لوگوں سے ملاقات کر کے حالات معلوم کئے۔ بعد میں ایک بیان کے ذریعہ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ہنگاموں کی تحقیقات کرائی جائے۔ قیدیوں اور گرفتار شدگان کو رہا کیا جائے۔ غنڈوں کو سزا دی جائے اور نقصان کا معاوضہ ادا کیا جائے۔

نشتر بستی کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ نشتر بستی کے کارکنان کا ایک اجلاس ہوا۔ جس میں کنونشن کو کامیاب بنانے کے لئے کام شروع کرنے کا فیصلہ کیا گیا اور تنظیمی امور پر غور کیا گیا! اجلاس کی صدارت قاری شیر افضل صاحب امیر حلقہ نشتر بستی نے ۴

صوبائی مجلس عاملہ کا ماہانہ اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کی مجلس عاملہ کا ماہانہ اجلاس ۲۰ ستمبر ۵ رشعبان بروز پیر صبح ۱۰ بجے دفتر جمعیۃ لاہور میں ہوگا۔ امیر محترم حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب صدارت کریں گے۔

صوبائی شعبۂ نشر و اشاعت

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے امیر مرشدی و مولائی حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ نے صوبائی شعبۂ نشر و اشاعت کی نظامت کی ذمہ داری مجھ پر ڈال دی ہے اور حکم دیا ہے کہ صوبہ بھر میں شعبہ کی ترتیب و تنظیم کے لئے احباب سے رابطہ قائم کروں۔ اس سلسلہ میں ۲۰ ستمبر کو صوبائی مجلس عاملہ کے اجلاس کے موقع پر لاہور میں ۲½ بجے دن نشر و اشاعت کے سلسلہ میں دلچسپی رکھنے والے احباب کا ایک خصوصی اجلاس طلب کر رہا ہوں۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ میری حوصلہ افزائی اور معاونت فرمائیں اور (۱) قومی پریس کے ساتھ مستحکم رابطہ اور (۲) لٹریچر کی اشاعت کے سلسلہ میں مفید تجاویز ارسال فرمائیں۔

(زاہد الراشدی مدیر ترجمان اسلام
ناظم شعبہ نشر و اشاعت جمعیۃ صوبہ پنجاب)

جمعیۃ سے باغی ارکان کو نکال دیا جائے

کراچی۔ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ بہادر آباد سبزی منڈی کی مجلس شوریٰ کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت مولانا حافظ عنایت الرحمٰن صاحب ہوا۔ جس میں چند اہم فیصلے ہوئے حضرت درخواستی مدظلہ سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ جو لوگ جمعیۃ علماء اسلام کی پالیسی کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ ان لوگوں کو فوراً جمعیۃ سے نکال دیا جائے۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو یہ لوگ حکومت کی مرضی سے جمعیۃ میں کافی انتشار پیدا کر دینگے۔ اس لئے جو لوگ بھی پارٹی کے قائدین کو چھوڑ کر صدر بھٹو کے ہاتھ مضبوط کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں ایسے لوگوں سے کوئی توقع کی امید نہیں اجلاس میں مولانا مفتی محمود کی پالیسی پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا گیا۔

ہم کی۔ آخر میں انہوں نے کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ ہم لوگ حضرت مفتی محمود صاحب کی پالیسی کو کامیاب بنانے کے لئے جان اور مال کی بازی لگا دیں گے۔ اور مفتی صاحب کے ایک اشارے پر جانیں قربان کرنے سے دریغ نہیں کریں گے۔

انہوں نے امیر جمعیۃ علماء اسلام حضرت درخواستی صاحب سے مطالبہ کیا کہ وہ جمعیۃ سے ایسے لوگوں کو خارج کریں جو کہ جمعیۃ کی پالیسی کی مخالفت کرتے ہیں۔

آخر میں انہوں نے جمعیۃ کے کارکنوں سے اپیل کی کہ وہ کنونشن کو کامیاب بنانے کے لئے خوب جد و جہد کریں۔

بقیہ — بلوچستان جل رہا ہے

والوں کے ہاتھ لگ جائے تو اس کو باغیوں کا حامی قرار دے کر ظلم تشدد کے بعد جیل بھیج دیا جاتا ہے۔ لوگوں کی زندگیاں اجیرن ہو کر رہ گئی ہیں اور وہ بالکل مایوس ہو چکے ہیں۔

فوج کے متعلق عمومی تاثر یہ ہے کہ ہمارے لئے قابل قدر اور احترام ہے۔ کیونکہ یہ ہماری جانوں اور سرحدوں کی حفاظت کرتی ہے۔ لیکن بلوچستان کے اندر اس کے سیاسی مقاصد کے حصول کے لئے استعمال کرنے سے لوگوں میں نفرت اور حقارت کے جذبات بھڑک گئے ہیں اور وہ یہ سمجھنے پر مجبور ہیں کہ فوج محض بگٹی حکومت کو مضبوط کرنے اور سیاسی مخالفین کو کچلنے کے لئے بلائی گئی ہے۔ اس کا کوئی تعمیراتی کام نہیں۔ صرف ایک دو جگہ معمولی کام تھا۔ وہ اس کے بغیر بھی ہو سکتا ہے۔ لہذا فوج کو اپنے عوام کے خلاف استعمال کرنا فوج کے وقار کو ٹھیس پہنچانے کے مترادف ہے۔

بلوچستان کا نظم و نسق مجموعی لحاظ سے بالکل معطل ہے اور موجودہ حکومت نظم و نسق بحال کرنے میں بری طرح ناکام ہو چکی ہے۔ لاقانونیت اور نوکر شاہی کا زور ہے۔ ڈاکے اور غارت گری کا دور دورہ ہے۔ قتل کی اکثر وارداتیں ہوتی رہتی ہیں۔ [illegible] حکومت کو صرف اس لئے برطرف کیا گیا کہ پانچ سات آدمی مارے گئے۔ لیکن اس حکومت کے دور میں تو سینکڑوں آدمی ہلاک ہوئے۔ اس غیر آئینی حکومت کو کیوں برطرف نہیں کیا جاتا؟ چنانچہ عوام کا یہ تاثر ہے کہ اس غیر جمہوری اور غیر آئینی حکومت کو فوراً برطرف کیا جائے اور ہمارے بنیادی [illegible] جائیں۔

— مرزائی اپنی [illegible] اسٹیٹ بنانے کی فکر [illegible] توجہ مرکوز کئے بیٹھے ہیں۔ صوبہ بھر میں [illegible] کو عوام نفرت و حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں [illegible] جہاں محرف قرآن کے نسخے اور لٹریچر تقسیم کیا گیا جس کے خلاف عوام نے پورا ایک ہفتہ [illegible] ہڑتالوں کے ذریعہ سخت احتجاج کیا۔ چنانچہ [illegible] کی آواز بلند کرنے کی پاداش میں ۴۰ کے قریب مسلمانوں کو جیل میں محبوس کیا گیا اور فورٹ سنڈیمن سے سبی تک کے سفر میں مار پیٹ اور قضائے حاجت تک کی اجازت نہ دی گئی [illegible] عوام اس کارروائی پر سخت مشتعل ہیں۔ اگر صوبہ بلوچستان میں قادیانیوں پر پابندی نہ لگائی گئی اور ان کی سرگرمیاں [illegible] کی گئیں تو حالات انتہائی خراب ہونے کا خدشہ ہے۔ [illegible] کو کنٹرول کرنا حکومت کے بس کی بات نہ ہو گی۔

پیپلز پارٹی کی حکومت کے بارے میں عام یہ تاثر ہے کہ انہوں نے اپنے وعدوں سے انحراف کیا اور عوام کو بنیادی حقوق سے محروم رکھا ہے اور اپنے ہی تیار کردہ عبوری آئین کی خود ہی مٹی پلید کر رہے ہیں۔ پیپلز پارٹی خود اقلیت کی پیداوار ہے اور اکثریت کو سازشوں کے ذریعہ ختم کر کے اس نے اقتدار پر زبردستی قابو لیا۔ اب یہ دوسرے صوبوں کی اکثریت پر اقلیتی پارٹی کو زبردستی مسلط کر رہی ہے۔ میرے خیال میں آئندہ خدانخواستہ اگر انتخابات ہوئے تو کسی سیاسی پارٹی کو اکثریت حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ یہاں تو اقلیت کو حکومت ملتی ہے۔ لہذا اقلیت میں ہوتے ہوئے اقتدار ملنے کا امکان ہے اور اکثریت والوں کو تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لہذا عوام ان کے ماضی اور خوشنما آئینی نعروں سے مایوس ہو چکے ہیں اور عجلت سے اس کی تبدیلی کے خواہشمند ہیں۔

بلوچستان میں علیحدگی کی کوئی تحریک نہیں۔ یہ بھی صرف حکمران طبقہ نے اپنے سیاسی مفاد اور مخالفین کو دبانے کے لئے ڈھونگ رچا رکھا ہے۔ بلکہ عوام کا تاثر یہ ہے کہ ہمیں اگر زبردستی علیحدہ کرنے کی کوشش کی گئی تو بھی ہم بنگالیوں کی طرح زبردستی علیحدہ نہ ہوں گے بلکہ علیحدہ کرنے والی قوت کو ہمیشہ کے لئے دفن کر دیں گے تاکہ آئندہ کسی کو پاکستان کی سالمیت پر ضرب لگانے کی جرأت نہ ہو۔ اور نہ وہ کسی بیرونی طاقت کو اپنے صوبہ میں مداخلت کو روا سمجھتے ہیں۔ اور اگر کوئی ایسی تحریک ہوئی تو اس کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے

مدرسہ قاسم العلوم میں ختم بخاری شریف

مدرسہ قاسم العلوم ملتان میں ۲۷ رجب المرجب مطابق ۲۷ اگست بروز پیر ۵ بجے بعد از عصر ختم بخاری شریف کی تقریب سعید منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں شیخ الاسلام حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان و امام انقلاب شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان خطاب فرمائیں گے۔ اس لئے التماس ہے کہ اس مبارک تقریب میں شرکت فرما کر ثواب حاصل کریں۔

کھاوڑ کلاں میں جلسہ

مورخہ ۲۳ [illegible] بروز جمعرات کھاوڑ کلاں میں زیر اہتمام جمعیۃ علماء اسلام ایک جلسہ منعقد ہو رہا ہے۔

مقررین

(۱) حضرت مولانا سید عبدالمجید شاہ ندیم صاحب

(۲) حضرت مولانا عبدالستار تونسوی صاحب

(۳) حضرت مولانا عبداللہ صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام بھکر

(۴) حضرت مولانا محمد بختاور صاحب

مولانا چنیوٹیؒ کو فی الفور رہا کیا جائے

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کے نائب امیر مولانا غلام ربانی نے اپنے بیان میں مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ کی گرفتاری پر شدید احتجاج کرتے ہوئے ان کی غیر مشروط طور پر رہائی کا مطالبہ کیا انہوں نے کہا کہ مولانا موصوف کی گرفتاری قادیانیوں کے خلاف تقریر کرنے پر عمل میں آئی۔ اس گرفتاری سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت جھوٹے نبی کے امتیوں کو تحفظ دینا چاہتی ہے۔ اگر یہی سلسلہ جاری رہا تو ملک بھر میں تحریک شروع ہو جائے گی۔ جس [illegible] حکومت کے بس میں نہیں ہو گا۔

تعارف

جناب محمد زمان خان اچکزئی

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ بلوچستان کے جنرل سیکرٹری اور نو منتخب سینٹر جناب محمد زمان خان اچکزئی ۴ر جون ۱۹۲۵ء کو گلستان ضلع کوئٹہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے علاقہ میں حاصل کی۔ ۱۶ سال کی عمر میں میٹرک پاس کیا اور اسلامیہ کالج پشاور میں داخلہ لیا۔ مگر ایف ایس سی کرنے کے بعد بعض خانگی مجبوریوں کے باعث مزید تعلیم حاصل نہ کر سکے اور آبائی پیشہ زمینداری اختیار کرنا پڑا۔

خان موصوف ابتدا ہی سے سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لیتے رہے۔ تحریک پاکستان میں بڑھ چڑھ کر کام کیا اور قیام پاکستان کے بعد ضلع کوئٹہ میں عوام کی فلاح و بہبود، تعلیم کے فروغ، زراعت کی ترقی اور دیہاتی عوام کی خوشحالی کے لئے سرگرم رہے۔

۱۹۶۴ء میں یونین کونسل گلستان کے چیئرمین اور ڈسٹرکٹ کونسل کوئٹہ کے رکن منتخب ہوئے اور عوام کی فلاح و بہبود کے لئے خصوصی دلچسپی کے ساتھ کام کیا۔

گزشتہ عام انتخابات سے قبل باضابطہ سیاسی زندگی کے آغاز کے لئے سیاسی جماعتوں کے پروگراموں اور منشوروں کا بغور مطالعہ کیا۔ اور جمعیۃ علماء اسلام کے منشور و پروگرام اور اکابر جمعیۃ کی مخلصانہ جدوجہد سے متاثر ہو کر جمعیۃ میں شامل ہو گئے۔ اور انتخابات میں جمعیۃ کی کامیابی کے لئے بھرپور مالی و جانی خدمات پیش کیں۔

پچھلے سال جمعیۃ علماء اسلام کی صوبائی جنرل کونسل نے آپ کی جماعتی خدمات صلاحیت اور خلوص کے پیش نظر آپ کو جمعیۃ کا صوبائی ناظم عمومی منتخب کر لیا۔ اور آپ پوری تندہی اور جوش و ولولہ کے ساتھ جمعیۃ کے پلیٹ فارم کو مضبوط تر بنانے کی جدوجہد میں مصروف ہیں۔ حال ہی میں آپ نے سینٹ کے انتخاب میں جمعیۃ کے ٹکٹ پر حصہ لیا اور سینٹ کے رکن منتخب ہو گئے۔

(محمد یوسف عثمانی)

مسلمانوں کی غیرت کو چیلنج نہ کیا جائے

جہلم۔ سرائے عالمگیر، کالا گوجراں اور ٹاہلیانوالہ میں جمعۃ المبارک اجتماعات میں مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔

(۱) بلوچستان میں مرزائی سازش کی پشت پناہی کر کے مسلمانوں کی غیرت کو چیلنج نہ کیا جائے۔ مرزائی لٹریچر ضبط کیا جائے۔ مولانا شمس الدین اور دیگر قیدیوں کو رہا کر کے مقدمات ختم کئے جائیں۔

(۲) روز بروز بڑھتی ہوئی گرانی ختم کرنے کے لئے مؤثر قدم اٹھایا جائے۔

(۳) حضرت سلیمان پارسؒ کے مزار پر میلہ میں ڈھول باجے اور فحش کار ناٹیاں بند کی جائیں اور وہاں صرف قرآن خوانی اور تبلیغ اسلام کی اجازت دی جائے۔

جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

مولانا شمس الدین اور مولانا چنیوٹی کو جلد رہا کیا جائے

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کی مجلس عاملہ کا مطالبہ

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کی مجلس عاملہ کا ایک ہنگامی اجلاس مورخہ ۹ ر اگست ۱۱ بجے دن مدرسہ قاسم العلوم لاہور میں زیر صدارت حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ منعقد ہوا۔ امیر محترم نے صوبائی جمعیۃ کے انتخابی اجلاس کی کارروائی کی توثیق فرمائی اور اس کے بعد آئندہ تنظیمی سرگرمیوں کے بارے میں غور و خوض کے بعد مندرجہ ذیل فیصلے کئے گئے:۔

(۱) صوبائی مجلس شوریٰ کے ارکان اور مرکزی مجلس عمومی کے لئے نمائندوں کا تعین کیا گیا۔

(۲) راقم الحروف زاہد الراشدی کے ذمہ لگایا گیا کہ صوبائی سطح پر ایک منظم شعبہ نشر و اشاعت کی ترتیب و تنظیم کے لئے احباب سے رابطہ قائم کروں۔

(۳) یہ طے پایا کہ پنجاب کے تمام اضلاع میں کارکنوں کے تربیتی کنونشن منعقد کئے جائیں گے۔ تمام اضلاع کو ہدایت کی گئی کہ وہ اس کی تیاری شروع کر دیں۔

(۴) صوبائی ناظم عمومی مولانا میاں احمد گیلانی، ناظم قاری نور الحق قریشی، مولانا محمد لقمان علی پوری اور راقم الحروف پر مشتمل ایک وفد اگست کے آخری عشرہ میں لاہور ڈویژن اور راولپنڈی ڈویژن کا دورہ کرے گا۔

(۵) صوبائی مجلس عاملہ کا ماہانہ اجلاس ہر اسلامی ماہ کے پہلے پیر کو صبح ۱۰ بجے دفتر جمعیۃ لاہور میں ہوا کرے گا۔ یہ فیصلہ حضرت الامیر مدظلہ کے ارشاد پر کیا گیا۔ آخر میں مندرجہ ذیل قرار دادیں منظور کی گئیں۔

(۱) یہ اجلاس مولانا شمس الدین ڈپٹی اسپیکر بلوچستان اسمبلی اور مولانا منظور احمد چنیوٹی کی گرفتاری کی شدید مذمت کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ جمعیۃ کے ان دونوں راہنماؤں کو فی الفور رہا کیا جائے۔

(۲) یہ اجلاس فورٹ سنڈیمن بلوچستان میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کی پرزور مذمت کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ان سرگرمیوں کا محاسبہ کیا جائے۔ اور اس سلسلہ میں احتجاج کرنے والے غیور مسلمانوں کے خلاف مقدمات واپس لئے جائیں۔

(۳) یہ اجلاس ملک میں بڑھتی ہوئی مہنگائی اور اشیائے خوردنی کی قلت کو انتہائی افسوسناک قرار دیتا ہے۔ اور مطالبہ کرتا ہے کہ یہ مصنوعی گرانی اور مصنوعی قلت پیدا کرنے والے ذمہ دار افراد کے خلاف سخت ترین کارروائی کی جائے اور عوام کو اس عذاب سے نجات دلائی جائے۔

(۴) یہ اجلاس حالیہ بارشوں اور سیلاب سے متاثر ہونے والے افراد سے ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور حکومت پر زور دیتا ہے کہ سیلاب زدگان اور متاثرین کی فوری اور معقول امداد کا بندوبست کیا جائے۔

(۵) یہ اجلاس صوبہ میں دفعہ ۱۴۴ کے مسلسل استعمال

جمعیۃ کے کارکنوں کے خلاف انتقامی کارروائیاں

ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔ مقامی پولیس نے جمعیۃ کے کارکنوں کو "یوم بلوچستان" منانے پر گرفتار کر لیا۔ ان پر نقض امن عامہ کی دفعہ ۱۶ کے تحت مقدمات قائم کئے گئے۔ گرفتار شدگان کے نام یہ ہیں گل شیر خاں، امام بخش اور محمد سعید۔ اے سی نے ضمانت مسترد کی ہے اور اب سیشن میں درخواست زیر سماعت ہے شہری جمعیۃ کے امیر شیخ عزیز الرحمٰن کے خلاف بھی اسی نوعیت کا مقدمہ قائم کیا گیا ہے۔ لیکن ابھی تک ان کی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔ نیز گذشتہ دنوں عبد الخیل واٹر سپلائی سکیم کو بلا وجہ بند کرنے پر ۲۵ دیہات کے عوام اور شہری جمعیۃ کے کارکنوں نے ایک زبردست احتجاجی جلوس نکالا جس کی وجہ سے حکام نے جمعیۃ کے کارکن لالہ رحیم بخش کو تین ماہ کے لئے شہر بدر کر دیا ہے انہوں نے ان احکامات کو ہائیکورٹ پشاور میں چیلنج کر دیا ہے

اور ڈی پی آر کے تحت اندھا دھند کارروائیوں کی پرزور مذمت کرتا ہے۔ اور مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں جمہوریت کے خلاف تمام کارروائیاں فی الفور بند کی جائیں۔

(زاہد الراشدی)

جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں کے خلاف انتقامی کارروائیاں بند کی جائیں

نئی حکومت نے جنوبی اضلاع کے تمام ترقیاتی پروگرام روک دیئے ہیں (مولانا صدر الشہید)

بنوں۔ جمعیۃ علماء اسلام کے مقتدر راہنما اور قومی اسمبلی کے رکن حضرت مولانا صدر الشہید صاحب نے ایک بیان میں حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں کے خلاف انتقامی کارروائیاں فی الفور ختم کی جائیں۔

آپ نے کہا کہ حکومت اسلامی نظام اور جمہوری اقدار کے تحفظ کے لئے جمعیۃ کے کارکنوں کی مخلصانہ جدوجہد سے بوکھلا اٹھی ہے۔ اور بنوں و ڈیرہ اسمٰعیلخان میں جمعیۃ کے کارکنوں کو ہراساں کرنے کے لئے اس نے گرفتاریوں اور مقدمات کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔

آپ نے کہا۔ مفتی محمود حکومت کے دور میں جنوبی اضلاع کے لئے جو ترقیاتی پروگرام بنے تھے، موجودہ حکومت نے ان تمام پر عملدر آمد روک دیا ہے۔ سیلاب کی وجہ سے تباہی مچی ہوئی ہے۔ مہنگائی نے عوام کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے۔ عوام احتجاج کے لئے سڑکوں پر نکلنے کے لئے مجبور ہو گئے ہیں۔ لیکن مرکزی اور صوبائی حکومت نے عوام کی بھلائی کے لئے کوئی کام نہیں کیا۔ آپ نے صوبائی حکومت پر زور دیا کہ عوام کی ترقی و بہبود کے لئے بھی کچھ کام کرے۔

بلوچستان کے عوام پر ظلم بند کیا جائے

(مولانا غلام ربانی)

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کے نائب امیر مولانا غلام ربانی نے جمعیۃ علماء اسلام تحصیل لیاقت پور کی مجلس شوریٰ کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں فتنوں کی سرکوبی اور ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے جمعیۃ کی جدوجہد جاری رہے گی۔ انہوں نے بلوچستان پر مظالم کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ افسوس ہے کہ بلوچستان کے بعض علاقوں کا پانی راشن وغیرہ بند کر کے ان پر ظلم و ستم کئے جا رہے ہیں۔ کتنا ظلم ہے کہ ایک اقلیتی فرقہ کے لوگ بلوچستان میں مسلمانوں کو مشتعل کرنے کی خاطر تحریف شدہ قرآن مجید کے نسخے تقسیم کریں اور پھر ان کے خلاف احتجاج کرنے والوں کو جیل کی کوٹھڑیوں میں بند کر دیا جائے۔

ایک قرارداد کے ذریعہ مولانا مفتی محمود کی قیادت پر مکمل اعتماد کیا گیا۔

دوسری قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ لیاقت پور تحصیل کے جو لوگ دریا کے سیلاب کی وجہ سے متاثر ہوئے ہیں اور جن کے مال مویشی مکان وغیرہ تباہ ہوئے۔ ان کے لئے آبادکاری کا انتظام کیا جائے۔ نیز ملک میں بڑھتی ہوئی مہنگائی کا خاتمہ کیا جائے۔

اجلاس میں مطالبہ کیا گیا کہ ڈپٹی اسپیکر بلوچستان مولانا شمس الدین مولانا دوست محمد سندھ اور جاوید پراچہ و دیگر تمام راہنماؤں کو غیر مشروط طور پر رہا کر کے بلوچستان میں اقتدار اکثریتی پارٹی کے حوالے کیا جائے۔ نیز بلوچستان میں جن مرزائیوں نے تحریف شدہ قرآن کے نسخے تقسیم کئے ہیں انہیں گرفتار کر کے سخت ترین سزا دی جائے اور مرزائیوں کے لٹریچر کو ضبط کر کے انہیں اقلیت قرار دیا جائے

سیلاب زدہ بھائیوں کی امداد ملی و دینی فرض ہے

جمعیۃ کے کارکن امدادی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں (مفتی اعظم)

● ـــ قائد جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا مفتی محمود نے حالیہ سیلاب میں جاں بحق ہونے والے سینکڑوں افراد کی شہادت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے اور ایک بیان میں اس طوفانی سیلاب کو قومی بد اعمالیوں کا شاخسانہ قرار دیتے ہوئے تمام مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ اپنے گناہوں سے معافی مانگتے ہوئے توبہ کریں اور خدا کے احکام کی پیروی کا عہد کریں۔ آپ نے سیلاب سے متاثر ہونے والے مظلوم بھائیوں کی امداد کو ملی و دینی فریضہ قرار دیا اور جمعیۃ کے کارکنوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ امدادی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

● ـــ جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے امیر حضرت مولانا عبید اللہ انور نے گذشتہ روز شاہدرہ کے سیلاب زدہ علاقہ کا دورہ کیا اور سیلاب زدہ افراد میں کھانا و دیگر اشیاء تقسیم فرمائیں۔ آپ کے ہمراہ قاضی محمد سلیم ایڈوکیٹ اور جناب عبدالحمید بٹ بھی تھے۔ جمعیۃ ضلع لاہور کے امیر ڈاکٹر عبدالرشید صاحب نے حکومت پر زور دیا ہے کہ اس نازک وقت میں جبکہ پورا صوبہ عذاب کی گرفت میں ہے، ریڈیو اور ٹی وی سے ناچ گانے اور فحش پروگرام کو ختم کر کے تلاوت کلام پاک اور وعظ و نصیحت کے پروگرام نشر کئے جائیں۔

● ـــ جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ کے ایک وفد نے وزیر آباد کے سیلاب زدہ علاقہ کا دورہ کیا وفد میں مدیر ترجمانِ اسلام کے علاوہ علامہ محمد یوسف عثمانی، ڈاکٹر غلام محمد، مولانا محمد خاں مبلغ ختم نبوت اور مولانا محمد نعیم بھی تھے۔ وفد نے مقامی جمعیۃ کے راہنماؤں سے سیلاب زدہ عوام کی موثر امداد کے طریق کار پر تبادلہ خیال کیا۔

امیر مرکزیہ کا دورہ پنجاب و سرحد

امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد عبد اللہ درخواستی دامت برکاتہم نے گذشتہ دنوں ملتان، مظفر گڑھ، کوٹ ادو، میانوالی، عیسیٰ خیل، بنوں، ہنگو، ٹل، کوہاٹ، پشاور، نوشہرہ، واہ، راولپنڈی، گوجرانوالہ اور لاہور کا مفصل دورہ کیا، پروگرام کے مطابق آپ خان پور سے ملتان پہنچے احباب سے ملاقات ہوئی۔ ملتان سے مظفر گڑھ تشریف لے گئے مدرسہ دار العلوم مدنیہ میں تھوڑی دیر قیام فرما کر رات کوٹ ادو تشریف لائے اور جلسہ عام سے خطاب فرمایا۔ وہاں سے ۲۰ اگست بروز جمعرات میانوالی پہنچے اور رات مدرسہ عربیہ کے سالانہ جلسہ سے خطاب کیا۔ میانوالی سے روانہ ہو کر تھوڑی دیر عیسیٰ خیل ٹھیرے اور نو بجے مدرسہ معراج العلوم بنوں میں مختصر قیام اور تقریر فرمائی۔ وہاں سے فارغ ہو کر ۲ بجے ہنگو پہنچے۔ نماز جمعہ کے بعد جامع مسجد میں جلسہ ہوا۔ جس سے امیر محترم نے خطاب کیا۔

رات کو شاہی مسجد میں جلسہ عام سے سیرت النبی کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ ہفتہ کے دن صبح شاہی مسجد میں درس قرآن پاک دیا اور وہاں سے ٹل روانہ ہو گئے۔ ظہر کے بعد مسجد زرگری ٹل میں سیرت النبیؐ کے موضوع پر خطاب فرمایا رات ہنگو واپس آ کر قیام کیا۔ اتوار کو صبح کی نماز کوہاٹ میں پڑھی اور نماز کے بعد مدرسہ عربیہ جامع مسجد میں ختم بخاری شریف کی تقریب میں تقریر کی اور حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی دستار بندی کرائی۔

یہاں سے فراغت کے بعد پشاور پہنچے۔ دفتر میں کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا سید گل بادشاہ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائی۔ اس کے بعد لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں حضرت مولانا عزیز گل صاحب اور حضرت مولانا نافع گل صاحب کی عیادت کی۔ اور پھر راولپنڈی روانہ ہو گئے۔ نوشہرہ میں جناب شیر افضل خاں صاحب کے ہاں نماز عصر ادا کی۔ رات دس بجے راولپنڈی پہنچے اور مدرسہ جامع العلوم چک لالہ میں سیرت النبیؐ پر تقریر ہوئی۔ پیر کی صبح کو درس قرآن ورکشاپی محلہ کی جامع مسجد میں دیا۔ دن وہاں گذارا قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ سے ملاقات کی اور متعدد امور پر تبادلہ خیالات کیا۔ مغرب کے بعد واہ جامع مسجد میں سیرت النبیؐ کے جلسہ میں تقریر فرمائی۔

منگل کو صبح راولپنڈی سے کوئٹہ ایکسپریس کے ذریعہ روانہ ہو کر ۱۱ بجے گوجرانوالہ پہنچے۔ ظہر کی نماز کے بعد مدرسہ نصرۃ العلوم میں طلبہ کو بخاری شریف ختم کرائی اور شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خاں صاحب اور مہتمم مدرسہ مولانا عبدالحمید سواتی کی دستار بندی فرمائی۔ رات مدرسہ میں ہی قیام فرمایا۔ بدھ کی صبح نماز فجر کے بعد مدرسہ نصرۃ العلوم میں قرآن پاک کا درس دیا اور اس کے بعد لاہور تشریف لائے لاہور میں جمعیۃ علماء اسلام کے متعدد راہنماؤں خصوصاً حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ سے جماعتی امور پر تبادلہ خیالات فرمایا اور ایک رات قیام کے بعد خانپور تشریف لے گئے۔

حضرت الامیر نے ان اجتماعات میں جن خیالات عالیہ کا اظہار فرمایا۔ اس کی تفصیلات آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

تمام اضلاع میں کنونشن منعقد کئے جائیں گے

رحیم یار خان۔ جمعیت علما اسلام صوبہ کے نائب امیر مولانا غلام ربانی نے کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ عنقریب پورے صوبہ پنجاب میں ضلعی کنونشن طلب کیے جائیں گے۔ جس میں تمام ضلع کے کارکنوں کو تربیت تاکہ کارکن اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے منظم جدوجہد کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں اگر خلافت راشدہ کا نظام نافذ نہ کیا گیا تو پھر ملک کی سالمیت کو خطرہ ہوگا۔ مولانا موصوف نے کارکنوں کو ہدایات کیں کہ وہ قصبہ قصبہ، دیہات، چکوک میں پھیل جائیں اور عوام کو جمعیت کی دعوت سے باخبر کریں۔ مولانا موصوف نے مولانا شمس الدین ڈپٹی سپیکر بلوچستان، جاوید ابراہیم پراچہ اور مولانا دوست محمد سندھ اور دیگر تمام رہنماؤں کی رہائی کا مطالبہ کیا۔

ڈھرکی، ڈہرکی میں مدرسہ عربیہ بحیر الہدیٰ کے سالانہ جلسہ پر جمعیت علماء اسلام کے رہنما مولانا محمد لقمان علی پوری نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ملک میں اسلامی انقلاب برپا کرنے کے لیے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے حکومت کو خبردار کیا کہ وہ گولی کی زبان سے باتیں کرنا بند کر دے۔ جلسۂ عام میں جمعیت علماء اسلام ضلع رحیم یار خان کے سالار مولانا حماد اللہ شفیق نے کہا کہ مرزائیت ملک وملت دونوں کے لیے خطرناک ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان باعزت قوم ہے ہم یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ ملک میں ایک جھوٹے نبی کی امت پروان چڑھے۔

جلسہ میں مولانا عبدالصبور خان ڈاہر مبلغ جمعیت علماء اسلام ضلع رحیم یار خان نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ محمدیؐ مساوات کا دعویٰ کرنے والے اب اپنے وعدوں سے انحراف کر چکے ہیں۔ مہنگائی نے غریب عوام کی کمر توڑ دی ہے۔ ملک میں روزمرہ کی اشیاء کی گرانی کی انتہا ہو چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ضروریات زندگی کی اشیاء پر کنٹرول ختم کیا جائے۔ اور بازار میں کھلے عام فروخت کیا جائے۔ تاکہ عوام قطاروں کی مصیبت سے نجات حاصل کر سکیں۔

مولانا شمس الدین کی فوری رہائی کا مطالبہ

جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کے ناظم اعلیٰ مولانا عبداللطیف، ضلع گجرات کے امیر مولانا عبداللطیف بالاکوٹی۔ ضلع جہلم کے ناظم مولانا رشید احمد خطیب کالا گوجراں اور مولانا محمد اسلم خطیب ٹالیانوالہ نے جمعۃ المبارک کے اجتماعات میں حضرت مولانا سید شمس الدین امیر جمعیت بلوچستان کی گرفتاری کی شدید مذمت کی شدید مذمت کرتے ہوئے ان کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا ہے۔ اجتماعات میں ایک قرارداد کے ذریعہ اشیاء صرف کی روزافزوں گرانی کا سدباب کرنے کا بھی مطالبہ کیا گیا۔

غنڈہ گردی کی روک تھام کی جائے

جمعیۃ علماء اسلام شہر لائلپور کے امیر مولانا عبدالعلیم نے ایک بیان میں مولانا شمس الدین امیر جمعیۃ بلوچستان اور مولانا منظور احمد چنیوٹی کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا ہے۔ آپ نے کراچی میں نہتے عوام پر پولیس کے تشدد کی مذمت کرتے ہوئے متعلقہ افسروں کی برطرفی پر زور دیا اور لائلپور مندر گلی نمبر ۱ میں ایک تاجر کے دن دہاڑے غنڈوں کے ہاتھوں قتل پر انتہائی افسوس کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے غنڈہ گردی کی روک تھام کے لیے مؤثر قدم اٹھانے کا مطالبہ کیا۔

بھٹو کو ووٹ دینے والے مولانا عبد الحق بلوچستان کے باشندہ ہیں

ایک ضروری وضاحت

جمعیت علمائے اسلام کے قریبی حلقوں کی طرف سے ایک پریس ریلیز میں یہ وضاحت ضروری سمجھی گئی ہے کہ وزیر اعظم کے حالیہ انتخابات میں صدر بھٹو کو ووٹ دینے والے مولانا عبدالحق بلوچستان لورالائی سے قومی اسمبلی کے ممبر ہیں۔ جو اتفاق سے قومی اسمبلی کے دوسرے رکن جمعیت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب اکوڑہ خٹک کے ہمنام ہیں۔

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک اسمبلی میں ابتداء سے کر اب تک اسلامی آئین کی جدوجہد اور برائیوں کا مقابلہ تقاریر، ترمیمات اور کئی اہم قراردادوں اور تحاریک التواء کی شکل میں کر کے علماء حق کے اعلیٰ کردار اور اب تک اپنے مؤقف پر ثابت قدمی سے فریضہ حق ادا کر رہے ہیں۔ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب اکوڑہ خٹک مشہور و معروف شخصیت ہونے کی وجہ سے بہت سے لوگوں کو بلوچستان کے مذکورہ رکن اسمبلی کے نام سے شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب اکوڑہ خٹک کے بارہ میں غلط فہمی ہو سکتی ہے۔ اس لیے آئندہ ملک کے پریس اور سیاسی وغیر سیاسی حلقوں میں زیر بحث آنے والے رکن کے ساتھ بلوچستان کی تصریح کرنی چاہیئے۔

ستارہ پریس

مولانا ہزاروی جمعیت سے نکال دیئے گئے

جمعیت علماء اسلام کے امیر حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی نے جمعیت کے منشور اور مجلس شوریٰ کے فیصلوں سے مسلسل انحراف کے باعث مولانا غلام غوث ہزاروی کو جمعیت سے خارج کرنے کا اعلان کر دیا ہے ★

شیخ محمود کی برطرفی کا مطالبہ

نعمان پورہ باغ۔ جمعیت علماء آزاد جموں وکشمیر نعمان پورہ کے مولانا قاری محمد انور نے اپنے ایک اخباری بیان میں صدر پاکستان مسٹر ذوالفقار علی بھٹو سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ منکر زکوٰۃ شیخ محمود کو ادارہ تحقیقات اسلامی کی سربراہی سے برطرف کرنے کا حکم دیں۔ انہوں نے کہا کہ شیخ محمود نے گذشتہ سال مظفر آباد کالج میں جو تقریر کی تھی اس پر پوری ملت اسلامیہ برہم ہو گئی تھی۔ بالآخر مسلمانوں کے پرزور مطالبہ پر اس کو ڈائریکٹر تعلیمات کے عہدہ سے برطرف کیا گیا۔ انہوں نے اظہار تعجب کرتے ہوئے کہا کہ ایک ایسے دینی ادارہ کا سربراہ ایسے شخص کو بنانا جس کے خیالات و نظریات بالکل غیر اسلامی ہیں سمجھ سے بالاتر بات ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حالات کا تقاضا یہی ہے کہ ایسے شخص کو فوری طور پر برطرف کیا جائے۔ بصورت دیگر اس کے خلاف ملک گیر تحریک چلائیں گے۔

مولانا شمس الدین رہا کر دیئے گئے

ترجمان اسلام پریس میں جا رہا تھا کہ قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے بنوں سے ٹیلیفون پر مدیر ترجمان اسلام کو بتایا کہ جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان کے امیر اور ڈپٹی سپیکر صوبائی اسمبلی مولانا شمس الدین رہا ہو گئے ہیں رہائی پر عوام نے ان کا پرجوش خیر مقدم کیا اور ایک بڑے جلوس میں ان کو ساتھ لائے جلوس کے اختتام پر انہوں نے خطاب بھی فرمایا۔ تفصیلات آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

بقیہ — عہدِ نو، پیامِ نو

غرضیکہ نئے دستور کے نفاذ سے جو نئی صورتِ حال پیدا ہوئی ہے۔ اسے ایک روشن مستقبل کی طرف لے جانا ہی سب سے بڑی ذمہ داری ہے۔ جو عوام سے زیادہ سیاسی جماعتوں اور بالخصوص حزبِ اقتدار پر عائد ہوتی ہے۔

اگر بھٹو صاحب دستور کے تقاضوں کو صحیح طور پر پورا کرنے میں کامیاب ہو گئے تو وہ معمارِ پاکستان کی حیثیت سے تاریخ میں اپنی جگہ محفوظ کرالیں گے۔

لیکن خدانخواستہ ایسا نہ ہوا تو ماضی کے تین دستوروں کا جو حشر ہوا۔ اور اس کے نتیجہ میں جو ناخوشگوار و تباہ کن تبدیلیاں آئیں شاید، خدا نہ کرے، اس چوتھے دستور کا انجام ان سے بھی بدتر ہو سکتا ہے۔

ہمیں بہرحال بہتری کی ہی امید رکھنی چاہیئے اور دستور کے موجودہ نفاذ کو نئی صبح کے طلوع کی نوید ہی سمجھنا چاہیئے۔

تاریخ کے تقاضوں کو پورا کر کے اور تاریخ کے عمل سے خود کو ہم آہنگ بنا کر اگر پاکستان کا نیا سیاسی سفر شروع ہوا، تو ہم اپنے گرد و پیش کی الجھنوں سے بھی عہدہ برآ ہو سکیں گے اور اقوامِ عالم میں اپنا جائز و پُر وقار مقام بنانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

یاد رکھیئے، اسلام مکمل جمہوریت اور دستور کا صحیح صحیح اور کامل نفاذ ہی ہمارے مستقبل کی کامیابی کے ضامن ثابت ہو سکتا ہے۔ اور اس اساس پر پاکستان کی تعمیرِ نو کی جا سکتی ہے۔ اس کے سوا اور کوئی راہ نہیں ہے۔ دوسری تمام راہیں مکمل تباہی کی طرف لے جانے والی ہیں۔

(۱۳ اگست ۱۹۷۳ء)

بقیہ — میرے ذاتی تاثرات

(۱۰) — ہمارا پڑوسی ایران ہفتہ میں ایک روز بھٹو صاحب کی حمایت میں بیان داغتا رہا ہے۔ جس سے اندرونِ ملک یہ تاثر عام ہو چکا ہے کہ گڑبڑ کی صورت میں ایران ہماری امداد کو ضرور آئے گا۔ نیز ہمارے ہاں یہ تاثر بھی عام ہے کہ روس کی ایشیائی سلامتی کا مقصد پاک و بھارت، افغانستان، ایران، ترکی کی کنفیڈریشن قائم کرنا ہے۔

ان دونوں باتوں کو ذہن میں رکھ کر ٹرسٹ ہی کے اخبار روزنامہ "مشرق" لاہور ۱۴ اگست کی یہ خبر ملاحظہ فرمائیں

"ایران و روس کے مشترکہ اعلامیہ میں اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ ایشیا کی سلامتی کی سکیم کا تحفظ کیا جائے۔ ایران نے روس سے درخواست کی کہ وہ اس سکیم میں پاکستان، بھارت، ایران، افغانستان کو بھی شامل کرے تاکہ ایشیا میں یہ سکیم روبہ عمل لائی جائے۔ نیز مشترکہ اعلامیہ میں روس و ایران کے تمام تنازعات کا مسئلہ طے ہو گیا۔ اب ان میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔"

میں اس خبر پر مزید تبصرہ نہیں کرنا چاہتا صرف ع
"جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے" کہہ کر ختم کرتا ہوں۔

مرکزی مجلسِ شوریٰ کے فیصلوں سے انحراف ناقابلِ برداشت

مولانا ہزاروی نے قیادت سنبھالنے کا اعلان کر کے دستور کی توہین کی ہے

(مولانا عبید اللہ انور)

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے امیر حضرت مولانا عبید اللہ انور، نائب امیر مولانا غلام ربانی، قاری عبد السمیع ناظم عمومی سید نیاز احمد گیلانی، ناظم مولانا محمد رمضان، ناظم قاری نور الحق ایڈووکیٹ، سالار خواجہ عبد الرؤف، خازن جناب عبد الحمید بٹ اور سیکرٹری اطلاعات زاہد الراشدی نے ایک مشترکہ بیان میں مولانا غلام غوث ہزاروی کے اس اعلان کو جمعیۃ کے دستور کی کھلم کھلا توہین قرار دیا ہے کہ انہوں نے از خود جمعیۃ کا نظم و نسق سنبھال لیا ہے اور پنجاب اور سندھ میں نئے کنوینروں کا تقرر کر دیا ہے۔

اس مشترکہ بیان میں کہا گیا ہے کہ جمعیۃ کے دستور کے مطابق جمعیۃ کے مرکزی امیر، نیز مرکزی مجلس عاملہ، مجلس شوریٰ اور جنرل کونسل کی موجودگی میں کسی شخص کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اپنے آپ کو خواہ مخواہ جمعیۃ پر مسلط کرنے کی کوشش کرے آخر مولانا ہزاروی کو کون سی اتھارٹی نے یہ حق دیا ہے کہ وہ قیادت میں تبدیلی کا اعلان کریں؟

مولانا ہزاروی نے گزشتہ ڈیڑھ برس سے مرکزی مجلس شوریٰ کے فیصلوں سے انحراف کا رویہ اپنا رکھا ہے، اور امیر مرکزیہ کی طرف سے بار بار انتباہ کے باوجود انہوں نے اپنے اس غیر دستوری اور سراسر ناروا رویہ میں کوئی تبدیلی نہیں کی بلکہ امیر مرکزیہ کی ضرورت سے زیادہ مشفقانہ نرمی اور مجلس شوریٰ کی طرف سے اختیارات تفویض ہو جانے کے باوجود جمعیۃ سے مولانا ہزاروی کے اخراج میں تاخیر کو مولانا ہزاروی نے شاید جمعیۃ کی کمزوری سمجھتے ہوئے جمعیۃ کے خلاف محاذ بنانے کی کوشش کی ہے۔ لیکن ہم یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ چند مفاد پرست اور ابن الوقت افراد کے سوا جمعیۃ کے کسی کارکن کو مولانا کے رویہ سے اتفاق نہیں ہو سکتا۔ جمعیۃ کی مرکزی صوبائی اور ضلعی مجالس عمومی کو جو دستور کے تحت منتخب ہوئی ہیں۔ امیر مرکزیہ حضرت درخواستی مدظلہ العالی اور قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود پر مکمل اعتماد ہے۔

آخر میں کہا گیا ہے کہ مولانا ہزاروی کا یہ اعلان، جمعیۃ کے دستور، مرکزی مجلس عمومی اور سیاسی ضابطۂ اخلاق کی اعلانیہ توہین ہے۔ اور ہم مرکزی مجلس شوریٰ کے فیصلوں سے انحراف کو کسی صورت میں برداشت نہیں کر سکتے۔

اکابر پر اعتماد کا اظہار

جمعیۃ علماء اسلام کرور لعل عیسن کے ارکان نے قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود، امیر محترم حضرت درخواستی اور امیر صوبائی حضرت مولانا عبید اللہ انور پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا ہے اور نئے صوبائی عہدیداروں کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے مکمل تعاون کا یقین دلایا ہے۔

آخری بات یہ کہ مسٹر غوث بخش بزنجو، عطاء اللہ مینگل، خیر بخش مری کی گرفتاریوں کے بعد حالات کیا رخ اختیار کر لیں گے میرے قلم میں یارا نہیں کہ کچھ لکھ سکوں۔ البتہ "قائدِ عوام زندہ باد" کہنے کو جی چاہتا ہے۔

سیلاب کی تباہ کاریاں

مرکزی وزیر خزانہ ڈاکٹر مبشر حسن کے ایک بیان کے مطابق حالیہ طوفانی سیلاب سے ہونے والے نقصانات کا ابتدائی تخمینہ یہ ہے۔ اس سیلاب سے

- ۸۰ لاکھ افراد متاثر ہوئے
- ایک کروڑ ۸۲ لاکھ ایکڑ رقبہ زیرِ آب آگیا۔
- دس لاکھ ٹن اناج ضائع ہو گیا۔
- ۵۰ لاکھ ایکڑ کھڑی فصلیں تباہ ہو گئیں۔
- ۱۰ ہزار گاؤں شدید متاثر ہوئے۔
- ۵۰ ہزار سے زائد آبادی کے ۲۲ شہر متاثر ہوئے
- مجموعی طور پر اڑھائی ارب روپے کا نقصان ہوا
- ۱۰ لاکھ مکانات متاثر ہوئے۔
- ۵ ہیڈ ورکس، ۱۵ بڑی نہریں، ۴ بڑے پل اور ۵ ریلوے پل ٹوٹ گئے۔
- ۵۰۳ میل لمبی سڑکیں ٹوٹ گئیں۔
- ۷۰۰ میل طویل سڑکوں کو نقصان پہنچا۔

رحیم یار خاں میں امدادی کام

جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خاں کے ناظم عمومی جناب غلام مصطفیٰ چوہدری نے سیلاب زدہ عوام کی امداد کے لئے سالار ضلع مولانا حماد اللہ شفیق کی قیادت میں امدادی کمیٹی قائم کر دی ہے۔ کمیٹی کے دوسرے ارکان کے نام یہ ہیں ار حاجی سراج الدین، صوفی محمد اسلم، مولانا رشید احمد عبد الصبور ڈاہر اور مولانا شبیر احمد عثمانی۔

مولانا بشیر اختر اور حاجی منظور احمد صاحب پر مشتمل ایک ٹیم سیلاب زدہ عوام کی ضروریات کا تفصیلی جائزہ لے رہی ہے اور جمعیۃ نے ایک امدادی کیمپ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

سید غلام مصطفیٰ شاہ کا جمعیۃ سے تعلق نہیں

جمعیۃ علماء اسلام جھنگ شہر کے امیر حافظ البشیر احمد صوفی محمد انور، ناظم عمومی محمد یونس۔ خازن صوفی بشیر احمد نائب امیر، شرافت علی سیفی ناظم، مرزا یاسین بیگ سیکرٹری اطلاعات اور حافظ عبد الحکیم سالار نے متفقہ طور پر اعلان کیا ہے کہ جناب سید غلام مصطفیٰ شاہ صاحب جھنگ کا جمعیۃ علماء اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

شیخ عزیز الرحمٰن امیر جمعیت شہر ڈیرہ اسماعیلخان

وایڈیٹر ہفت روزہ المحمود کیخلاف مقدمہ

جمعیتہ علمار اسلام شہر ڈیرہ اسمٰعیل خان کے امیر اور ہفت روزہ "المحمود" کے ایڈیٹر جناب شیخ عزیز الرحمٰن صاحب کے خلاف پولیس نے اس الزام میں مقدمہ درج کر دیا ہے کہ انہوں نے ۲۴ جولائی کو یوم بلوچستان کے موقع پر اشتعال انگیز اور امن عامہ میں خلل ڈالنے والی تقریر کی تھی۔ پولیس نے ابتدائی رپورٹ ۱۳۹ / ۲۴/۷/۷۳ میں "امن عامہ کے منافی" اس تقریر کے جو حصے شامل کیے ہیں وہ عوام کو صحیح صورت حال سے باخبر کرنے کے لیے رپورٹ سے من وعن نقل کیے جاتے ہیں

۲- عزیز الرحمٰن شیخ امیر جمعیت علمار اسلام سٹی ڈیرہ۔ متحدہ جمہوری محاذ کا یہ جلوس بلوچستان میں اکثریتی پارٹی کی بجائے اقلیتی پارٹی کے حکومت حوالے کرنا، جمہوریت کی بحالی (کے لیے) اور کمر توڑ مہنگائی کے خلاف نکالا گیا ہے۔

—★ بلوچستان میں حکومت کے ۹ ممبر اور اپوزیشن کے ۱۲ ممبر ہیں جو ۹ ممبر حکومت کر رہے ہیں اور ۱۲ کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ ہمیں بتائیں کس اصول اور کس آئینی طریقہ سے وہ برسر اقتدار آئے ہیں۔ آئینی طور پر ہماری بات کو سنیئے اور عوام کے حقوق کو بحال کریں۔

—★ پنجاب اور مرکزی حکومت نے ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان کا گھی کا کوٹہ بند کر دیا ہے یہ احتجاج کرتے ہیں کہ پنجاب سے گھی کا کوٹہ دیا جائے۔

—★ سیلاب زدگان کی بھی فوری امداد کی جاوے کوہاٹ میں گورنر سرحد نے دو سو بوری آٹا روزانہ سیلاب زدگان کو دیا ہے۔ ہمارے متاثرہ علاقہ سیلاب کو امداد دی جائے۔ اور غریبوں کے حقوق کا تحفظ کیا جائے

—★ برسر اقتدار طبقہ سرمایہ دار، جاگیردار اور ڈیلروں کی سرپرستی کر رہی ہے چینی، کپڑا، مہنگا ہے۔ پیاز ۴ آنے سے سوا روپیہ سیر آلو آٹھ آنے سیر، سوا روپیہ سیر، آم سوا دو روپے سیر اور کچالو ۴ روپیہ سیر فروخت ہو رہے ہیں۔ جب ہم چھوٹے تھے سنتے تھے کہ سکھوں کی حکومت میں ٹکے پر سب شے تھی اب اس حکومت نے بھی ہر شے کے نرخ برابر کر دیئے ہیں۔

—★ گھی کا یہ حال ہے کہ ہماری پردہ دار عورتیں گھی کے لیے بازاروں میں نکل آئی ہیں

—★ گرانی کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے روپیہ کی قیمت گرا دی ہے اور ڈالر میں تجارت شروع کر دی ہے۔ مہنگائی حکومت کی غلط اقتصادی پالیسی کا نتیجہ ہے

—★ ڈیرہ اسماعیل خان میں چشمہ رائٹ بنک کنال کے لئے دس ہزار ۷ سو ۶۲ کیوسک پانی دیا جائے

—★ گمل زام کو بحال کیا جائے سنتے ہیں کہ گمل زام پر ایس، ڈی، او کام کر رہا ہے بلکہ ایکسین کو بحال کیا جا کر لگایا جائے۔

—★ ڈیرہ اسماعیل خان یونیورسٹی۔

—★ ڈیرہ دریا خان پل قائم کیا جائے۔

—★ ڈیرہ اسماعیلخان میں کارخانے لگائے جائیں۔

—★ علماء، طلبہ، مزدور اور اسلم ایڈووکیٹ کے خلاف مقدمات واپس لیے جائیں۔

—★ بلوچستان میں ظلم بند کیا جائے۔

—★ عوام کو راشن مہیا کیا جاوے۔

—★ کمر توڑ مہنگائی کو ختم کیا جاوے۔

جمعیتہ اسلامی انقلاب لانا چاہتی ہے

رحیم یار خاں جمعیتہ علماء اسلام کا دو رکنی وفد پکا لاڑان پہنچا تو اراکین پکا لاڑان وفد کو خوش آمدید کہا جمعیت کے کے اراکین کو مولانا محمد بشیر امیر جمعیت تحصیل لیاقت پور نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جمعیت ملک میں اسلامی انقلاب لانا چاہتی ہے۔ جب تک ملک میں خلافت راشدہ کا نظام نافذ نہیں ہوگا۔ ہم چین سے نہیں بیٹھیں گے انہوں نے کارکنوں کو منظم جدوجہد کرنے کی تلقین کی۔ مولانا موصوف نے کارکنوں کو ہدایات دیں کہ پندرہ روزہ باقاعدہ اجلاس کریں اور اپنی کارروائی کی رپورٹ تحصیل اور ضلعی دفتر میں بھیجیں تاکہ تحصیل اور ضلع کا آپس میں رابطہ قائم رہے اجلاس میں جمعیت علمار اسلام کے ممتاز رہنما مولانا عبدالصبور خاں نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ آج لوگ مہنگائی کی وجہ سے پریشان ہیں مطمئن نہیں۔ کسی کو سکون و چین نصیب نہیں۔ ان تمام مسائل کا حل اسلامی نظام میں مضمر ہے۔

آپ نے کہا قائد جمعیت مولانا مفتی محمود نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ علماء کرام کا مقصد وجہد ملک میں حکومت الٰہیہ کا قیام ہے۔ اقتدار نہیں ہے۔ پھر یہ وفد خان بیلہ امین آباد سے ہوتا ہوا الٰہ آباد پہنچا۔ اس کے بعد مولانا عبدالصبور خان ڈاہر ترنڈہ محمد پناہ پہنچے تو تحصیل لیاقت پور کے جنرل سیکرٹری حافظ حضور بخش نے خوش آمدید کہا اور جماعتی احوال پر تبادلہ خیال کیا گیا اور طے پایا گیا کہ تحصیل میں مفصل دورہ کیا جائے۔ تاکہ عوام کو ملکی حالات سے باخبر کیا جا سکے۔

مولوی صالح محمد پر ووٹروں نے وزارت قبول کرنیکے لیے دباؤ نہیں ڈالا جو مفاد پرست اپنی پارٹیوں کے وفادار نہیں وہ حکومت کے وفادار کیسے ہوں گے؟

جمعیت تحصیل سنجاوی کے ناظم عمومی کا بیان

جمعیت علمار اسلام بلوچستان تحصیل سنجاوی (ضلع لورالائی) کے جنرل سیکرٹری مولوی غوث الدین نے کہا ہے کہ چند روز قبل مولوی صالح محمد صاحب رکن صوبائی اسمبلی اور نام نہاد وزیر صوبائی حکومت برائے نام وزیر کا اخباری بیان نظروں سے گذرا جس سے معلوم ہوا کہ مولانا موصوف جمعیت کی پالیسی سے منحرف ہو گئے اور موجودہ حکومت کے حامی بن گئے ہیں۔ ستم بر ستم یہ اسکی ذمہ داری اپنے حلقہ کے ووٹروں پر ڈال رہے ہیں۔ اور ہم یہ لازم سمجھتے ہیں کہ ہم اس کی تردید کریں۔ لہٰذا ہم سب اسکی مذمت کرتے ہیں اور واضح کرنا چاہتے ہیں کہ موجودہ حکومت کے ساتھ تعاون کرنے کیلیے ہم سے کوئی مشورہ نہیں لیا گیا۔ اور نہ ہم نے ان پر دباؤ ڈالا ان کا یہ اقدام محض اقتدار کی ہوس ہے۔ نیز مولوی صاحب نے یہ کہا ہے کہ نیپ ہمارے ساتھ تعاون نہیں کرتی اور کیے ہوئے وعدے پورے نہیں کرتی۔ مولانا موصوف کو چاہیئے تھا کہ وہ اس وقت ہی مستعفی ہو جاتے جب وہ نیپ کی وزارت میں تھے۔ مولوی صاحب نے یہ بھی کہا کہ مرکزی قیادت اپنے مفاد کے لیے استعمال کر رہی ہے۔ افسوس کی بات ہے کہ مرکزی قیادت نے تو ان کی حکومت کے لیے استعفیٰ دیا۔ مگر افسوس ہے کہ مولوی صاحب کہتے ہیں کہ ہم مرکز کے مفاد کے لیے استعمال ہو رہے ہیں۔ مولوی غوث الدین صاحب نے مزید کہا کہ ہم موجودہ حکومت بلوچستان کی خوش فہمی پر حیران ہیں۔ اس کی تو یہ مثال ہے کہ کہاں کی اینٹ اور کہاں کا روڑا۔ بھان متی نے کنبہ جوڑا۔ جن ممبروں نے پارٹی سے غداری کی ہے وہ اس حکومت کے وفادار کیسے ہو سکتے ہیں؟ انہوں نے اعلان کیا کہ طفیل سجاولی کے لوگ جمعیت کے منشور اور دستور کے پابند ہیں اور خیر خواہ ہیں اور مولوی صالح محمد سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کریں ورنہ ان کے خلاف تحریک چلائی جائیگی۔

امیر کریہ کا دورۂ بلوچستان

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے امیر حضرت حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ درخواستی آج ۱۲ اگست بذریعہ راولپنڈی ایکسپریس ۷ روزہ دورہ پر کوئٹہ تشریف لائے حضرت کے یہاں تشریف لانے کی خبر آج صبح کے اخباروں میں پڑھی گئی۔ اور ان کی آمد پر سینکڑوں کی تعداد میں جمعیت علماء اسلام کے اکابرین۔ کارکن۔ طلبہ اسلام ریلوے سٹیشن پر ان کا استقبال کرنے کے لیے پہنچ گیے۔ گاڑی لیٹ ہونے کی وجہ سے ۴۰۔ ۱۲ پر پہنچ کر حضرت اپنے ڈبہ سے باہر تشریف لائے۔ تو انہوں نے اپنے مخصوص انداز میں پاکستان کی سالمیت۔ اسلام کی سربلندی اور اسلامی قوانین کے نفاذ کے لیے دعائیں کیں۔ اس کے بعد حضرت نے جمعیت کے اکابرین سے مصافحہ کیا اور فرداً فرداً ان کا حال پوچھا۔ حضرت اپنے قیام کے دوران مدرسہ عربیہ تجوید القرآن کی سالانہ جلسہ دستار بندی سے خطاب فرمائیں گے۔ اور فارغ التحصیل علماء اور حفاظ کی دستار بندی فرمائیں گے اس کے علاوہ حضرت اپنے قیام کے دوران بلوچستان کی سیاسی صورت حال پر جماعت کے اکابرین سے بات کریں گے۔ اور مولانا شمس الدین کی رہائی کے متعلق ممکن صورت حال کا جائزہ لیں گے۔

اس کے علاوہ حضرت فورٹ سنڈیمن میں مرزائی لٹریچر کی تقسیم سے پیدا شدہ صورت حال کے متعلق بھی مقامی علماء کرام اور سیاسی و غیر سیاسی کارکنوں سے بات چیت کریں گے۔

حیات طیبہ فلمانے کی جسارت پر احتجاج

چکوال:۔ مدنی جامع مسجد میں نماز جمعہ کے موقعہ پر ایک قرارداد کے ذریعہ لبنان، کویت بحرین اور مراکش کی فلمی ٹیموں کی طرف سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کو فلمانے کی ناپاک جسارت پر شدید احتجاج کرتے ہوئے خبردار کیا گیا کہ مسلمانانِ عالم اس شرمناک کوشش کو برداشت نہیں کریں گے۔ قرارداد میں بلوچستان میں مرزائی لٹریچر کی ضبطی کا بھی مطالبہ کیا گیا۔

ہماری جدوجہد دین کے غلبہ کی خاطر ہے

جمعیت علماء اسلام ضلع شیخوپورہ کا اجلاس شاہ کوٹ میں منعقد ہوا۔ صوبائی ناظم عمومی حضرت مولانا پیر نیاز احمد گیلانی نے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جمعیت علماء اسلام کی جدوجہد دین حق کے غلبہ کی خاطر ہے اور ہم اکابر کی قیادت میں یہ جدوجہد جاری رکھیں گے۔ آپ نے کہا کہ اکابر اور ساتھیوں نے مجھ پر جس اعتماد کا اظہار کیا ہے میں انشاء اللہ اس پر پورا اتروں گا۔ اور جمعیت کو ایک مضبوط پلیٹ فارم بنانے کے لیے کسی قربانی سے دریغ نہیں کروں گا۔

اجلاس میں گرانی ختم کرنے سیلاب زدگان کی مؤثر امداد کرنے، بلوچستان میں مرزائی سرگرمیوں کا محاسبہ کرنے اور مولانا شمس الدین کی رہائی کا مطالبہ کیا گیا

کراچی کنونشن ملتوی کر دیا گیا

کراچی، جمعیۃ علماء اسلام کراچی ضلع کا ایک اہم ترین اجلاس مولانا غلام ہمدانی نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام کراچی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک قاری شیر افضل خان نے کی۔ مفتی احمد الرحمان اور مولانا ہمدانی نے جمعیت کے منشور پر روشنی ڈالی۔ اور موجودہ پالیسی کی وضاحت کی۔ ایک قرارداد کے ذریعہ مرکزی اکابرین مولانا عبداللہ درخواستی، مجاہد ملت مفتی محمود اور مولانا عبیداللہ انور پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا گیا۔ اور ان کی مبنی برحق پالیسیوں کی مکمل تائید کرتے ہوئے اپنے تعاون کا یقین دلایا۔ نیز متحدہ جمہوری محاذ میں جمعیت کی شمولیت، نیپ اور دوسری جماعتوں سے اشتراک اور ان کے تمام فیصلوں کی تائید اور حمایت کا اعلان کیا گیا۔

ایک دوسری قرارداد میں جو بھاری اکثریت سے منظور کی گئی۔ جمعیت کراچی کے سابق امیر مولانا محمد اسفندیار پر اپنے عدم اعتماد کا اظہار کیا گیا۔ ان کے حالیہ بیانات اور جمعیت کش پالیسی کی شدید مذمت کی گئی۔ چونکہ انہوں نے جمعیت کی پالیسیوں کی علانیہ خلاف ورزی کی ہے۔ اس لیے اب ان کا جمعیۃ سے کوئی تعلق نہیں رہا۔ آئندہ وہ اپنے بیانات اور پالیسیوں کے خود ذمہ دار ہوں گے۔ مولانا اسفندیار کی نام نہاد امارت کو مسترد کر کے درج ذیل مجلس عمل بنا دی گئی ہے۔ اس لیے آئندہ ان سے رابطہ قائم کیا جائے۔

(۱) مولانا غلام ہمدانی (۲) مفتی احمد الرحمان (۳) مولانا عبدالحق حقانی (۴) مولانا نور الہدیٰ (۵) حاجی دلمراد (۶) محمد عثمان الوری (۷) صوفی جمیل احمد (۸) قاری شیر افضل خان (۹) صوفی عبدالصمد چترالی (۱۰) حاجی تاج محمد بلوچ (۱۱) حضرت (۱۲) قاری عبدالسلام

ایک اور قرارداد میں سندھ اور پنجاب کے سیلاب زدگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔ اور حکومت سے اپیل کی کہ وہ ہر ممکن طریقہ پر سیلاب زدگان کی مالی امداد کرے اور پانی میں گھرے ہوئے مصیبت زدگان کو محفوظ مقامات تک پہنچائے۔ کئی دوسری قراردادوں میں ہوشربا گرانی کے انسداد، مزدوروں کی چھانٹی ختم کرنے اور کراچی میں مفتی غلام قادر کشمیری پر قادیانیوں کے حملہ کی مذمت کی اور گرفتار شدہ سیاسی رہنماؤں، طلبہ مزدور اور محنت کشوں کی فوری اور غیر مشروط رہائی کا مطالبہ کیا گیا۔

نیز ۲۶ اگست کو ہونے والا ایک روزہ کنونشن جس کے بارے میں اخبارات میں آ چکا ہے۔ موجودہ حالات کے پیش نظر وسط ستمبر تک ملتوی کر دیا گیا ہے۔ آخر میں حاضرین اجلاس نے متفقہ طور پر مرکزی اکابرین سے پرزور اپیل کی کہ وہ مولانا اسفندیار، رانا بشیر احمد، عبدالواحد لقمانی اور ان کے حواریوں کو جمعیت سے فی الفور خارج کر دیں۔ کیونکہ اس گروہ نے کراچی اور ملک بھر میں جمعیت کی ساکھ کو زبردست نقصان پہنچایا ہے اور جمعیت کی پالیسی سے بغاوت کر کے بیان بازی کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے

متحدہ جمہوری محاذ کے فیصلوں کی پابندی کی جائے گی

ملتان:۔ جمعیت علماء اسلام کی جنرل کونسل کا اجلاس زیر صدارت خواجہ محمد عبدالرؤف سالار جمعیت گارڈ ضلع ملتان منعقد ہوا اور درج ذیل قراردادیں منظور ہوئیں۔

(۱) جمعیت علماء اسلام سے تعلق رکھنے والے جو ارکان پنڈی کنونشن میں شریک ہوئے اور انہوں نے نیشنل عوامی پارٹی اور متحدہ جمہوری محاذ کے خلاف محاذ قائم کیا ہے۔ اجلاس ان کی شدید مذمت کرتا ہے۔ اور ان کو جماعت سے الگ کر دینے کا مطالبہ مرکزی جماعت سے کرتا ہے۔ ان حضرات کے کردار و عمل سے علمائے حق کی عظمت اور شان کو شدید دھکا لگا ہے۔ اور انہوں نے ظالم حکمرانوں کی تائید و حمایت کر کے اپنے شاندار ماضی کو داغدار کیا ہے ان کو جمعیت علمائے اسلام سے فوری طور پر الگ کر دیا جائے۔ (۲) اجلاس متحدہ جمہوری محاذ کے موقف کی پرزور تائید کرتا ہے ۲۴ اگست تک مطالبات تسلیم نہ ہونے کی صورت میں محاذ جو بھی اقدام کرے گا جمعیت علماء اسلام پوری قوت کے ساتھ اسے پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کرے گی۔

(۳) اجلاس میں سیلابی علاقوں کو آفت زدہ قرار دیکر مالیہ، لگان وغیرہ معاف کرنے اور مصیبت زدہ لوگوں کی فوری امداد کا مطالبہ کیا گیا۔

(۴) اجلاس میں ملتان کے نشیبی علاقوں سے پانی کے اخراج اور حفظان صحت کا معقول بندوبست کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

(۵) اجلاس میں بلوچستان اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر حضرت مولانا شمس الدین کی رہائی کا مطالبہ کیا گیا۔



رپورٹ:- قاضی محمد اشرف

انتخابات

۲۱ جولائی ۱۹۷۳ء کو لالہ رخ کالونی واہ کینٹ میں جمعیۃ طلباء اسلام واہ کینٹ کا اجلاس زیر صدارت جناب سید عشرت علی زیدی (ناظم جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب) ہوا۔ جس میں جمعیۃ کا درج ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

صدر	جناب عظمت ممتاز قریشی
نائب صدر	کلیم اختر اعوان
ناظم اعلیٰ	محمد اکرام الحق
ناظم	مظہر زبید
ناظم نشریات	محمد ارشد
خازن	صغیر احمد خالد

کرک (کوہاٹ)

۲۶ جولائی ۷۳ء کو ج۔ط۔ا کرک ضلع کوہاٹ کا درج ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

صدر	جناب محمد عزیز خاں
نائب صدر	محمد حیات خاں
ناظم اعلیٰ	عید بادشاہ صاحب
ناظم	نور روایت خاں
ناظم نشریات	ارشاد حسین
خازن	گل حمید خاں

شہر دھوون (لاڑکانہ)

صدر	جناب غلام نبی دھون
نائب صدر	حبیب اللہ جنیجہ
ناظم اعلیٰ	کمال الدین تناصرہ
خازن	محمد ملوک بھٹہ

سومرانی شریف ضلع سکھر

گذشتہ دنوں جناب فضل اللہ سیٹھار (ناظم صوبہ سندھ) سندھ کا دورہ کرتے ہوئے سومرانی شریف پہنچے۔ وہاں پر طلباء سے خطاب کے بعد درج ذیل طلباء کو عہدیدار چنا گیا۔

صدر	جناب احمد صاحب
نائب صدر	عبدالکریم بلوچ
ناظم اعلیٰ	محمد مدنی سندھڑو

ناظم	جناب محمد علی
خازن	محمد موسےٰ مہر

شوریٰ کے لئے مندرجہ ذیل حضرات کو منتخب کیا گیا
جناب محمد عمر۔ جناب جان محمد۔ جناب بشیر احمد۔ جناب حافظ بہاؤالدین۔ جناب فضل اللہ

جمعیۃ طلباء اسلام آزاد کشمیر کا انتخاب

۲۲ جولائی ۱۹۷۳ء جمعیۃ طلباء اسلام جموں کشمیر کا ایک اجلاس تحصیل باغ میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت جناب راجہ محمد صغیر صاحب ناظم آزاد کشمیر نے کی۔ بعد ازاں درج ذیل حضرات کو عہدیدار منتخب کیا گیا۔

صدر	جناب الیاس خاں
نائب صدر	اکرم خاں۔ اعجاز خاں
ناظم اعلیٰ	سردار انور خاں
ناظم	راجہ یسین خاں، راجہ خورشید خاں
ناظم نشریات	ریاض خاں
خازن	راجہ صغیر خاں

آخر میں تیس طلباء نے جمعیۃ طلباء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا۔

جمعیۃ طلباء اسلام جھاوریاں (ضلع سرگودھا) کا اجلاس

۵ جولائی کو منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرارداد پاس کی گئی۔ انگلش کی کتاب برائے جماعت نہم میں پہلا سبق ہے۔ جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نازیبا الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ ہم ذمہ دار افراد سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ان الفاظ کو کتاب سے خارج کیا جائے اور آئندہ کے لئے اس سلسلہ میں پوری احتیاط سے کام لیا جائے۔

جمعیۃ طلباء اسلام کے ارکان کی شاندار کامیابی

جمعیۃ طلباء اسلام ٹیکسلا کے صدر عبدالقیوم صاحب نے اپنے حلقہ میں میٹرک میں دوسری پوزیشن حاصل کی، اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والے کارکن جہاں زیب بھی جمعیۃ طلباء اسلام کے مخلص کارکن ہیں۔

—— جمعیۃ طلباء اسلام حافظ آباد کے متعدد ارکان نے میٹرک میں شاندار پوزیشن حاصل کی۔ اول آنے والے نذیر احمد دوم طارق محمود اور سوم حافظ بلال احمد ہیں۔ ان کے علاوہ لیاقت حیات، ثناء اللہ، عظیم الاسلام، احسان اللہ، محمد شریف، نذیر احمد، حفیظ الرحمن، شاہد محمود اور محمد طاہر نے ہائی فرسٹ ڈویژن حاصل کی۔ دونوں جگہ کے احباب نے ان حضرات کو مبارکباد کے ساتھ ساتھ انعام دینے کا بھی اعلان کیا۔

جمعیۃ طلباء اسلام ٹیکسلا کا اجلاس

مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۷۳ء کو جمعیۃ طلباء اسلام ٹیکسلا (ضلع راولپنڈی) کے زیر اہتمام جمعیۃ کے کارکنوں کا ایک اجلاس ہوا۔ جس میں مرکزی خازن جناب سید مطلوب علی زیدی نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان میں خلافت راشدہ کا نظام قائم کرنے کے لئے جدوجہد کر رہی ہے۔

انہوں نے کہا کہ انسان کو اپنے مقصد تخلیق پر غور کرنا چاہیئے کہ آیا اس کو کس مقصد کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ دلائل کے ساتھ انہوں نے یہ ثابت کیا کہ انسان کی پیدائش کا مقصد صرف اور صرف نظام خلافت کا قیام ہے اور ہم پر تین حیثیت سے اس کے لئے کوشش کرنا لازم ہے۔ ایک انسان ہونے کی حیثیت سے، دوسرے مسلمان ہونے کی حیثیت سے اور تیسرے پاکستانی ہونے کی حیثیت سے اس لئے کہ پاکستان صرف نظام خلافت کے قیام کے لئے حاصل کیا گیا تھا۔

اجلاس کے آخر میں درج ذیل قراردادیں پاس ہوئیں
(۱) ربوہ میں چھپا ہوا قرآن پاک نہ پڑھا جائے۔
(۲) جاوید ابراہیم پراچہ کو فوراً رہا کیا جائے۔
(۳) حکومت یہ پابندی لگائے کہ کوئی ختم نبوت کا منکر اور کافر قرآن پاک نہ چھاپے۔

شہر رتوڈیرو ضلع لاڑکانہ کا انتخاب

جمعیۃ طلباء اسلام شہر رتوڈیرو (ضلع لاڑکانہ) کا ایک اجلاس زیر صدارت جناب حبیب الرحمن صاحب منعقد ہوا۔ جس میں درج ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

صدر	جناب حبیب الرحمن صاحب
نائب صدر	جناب غلام مصطفےٰ صاحب
ناظم اعلیٰ	عبدالمالک بلوچ
خازن	سعید احمد بلوچ

گورنمنٹ ڈگری کالج مظفر آباد میں
جمعیۃ طلباء اسلام آزاد جموں و کشمیر کا قیام

ج۔ط۔ا آزاد جموں و کشمیر ضلع گوجرانوالہ کے صدر صاحب حافظ عبدالمجید صاحب نے ضلع مظفر آباد کا تنظیمی دورہ کیا یہاں پر طلباء کا ایک اجتماع ہوا۔ جس میں مذکورہ جمعیۃ کا قیام عمل میں لایا گیا اور درج ذیل انتخاب ہوا۔

صدر	مسٹر مجاہد حسین ایف۔ اے
نائب صدر	جہانگیر حسین بی۔ اے
جنرل سیکرٹری	غلام قادر راٹھور ایف اے
سیکرٹری	ذوالفقار محمد خاں
ناظم نشریات	محمد سلیم اعوان
خازن	عقیل الرحمن شیخ

انتخاب کے بعد نو منتخب صدر مجاہد حسین صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم آزاد کشمیر میں اسلامی انقلاب کے لئے بھرپور جدوجہد کرتے رہیں گے۔ انہوں نے برسر اقتدار لوگوں سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنے اس وعدہ کو پورا کریں کہ یہاں صحیح معنوں میں اسلامی نظام قائم کیا جائے گا۔ انہوں نے ختم نبوت کے منظور شدہ قانون کو فوری طور پر نافذ کرنے کا مطالبہ بھی کیا۔

خوشخبری

تقریباً ۲ ماہ کی مسلسل قید و بند کی صعوبت کے بعد ۷ اگست ۱۹۷۳ء کو جاوید ابراہیم پراچہ ہائیکورٹ کے فیصلے کے مطابق ضمانت پر رہا کر دیئے گئے ہیں اور آج کل وہ کوہاٹ میں اپنے گھر پر آرام کر رہے ہیں

دینی مدارس کے طلباء متوجہ ہوں

چونکہ دینی مدارس میں شعبان سے دو ماہ کی چھٹیاں ہو جاتی ہیں اور اکثر طلباء اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے ہیں۔ بعد ازاں جمعیۃ طلباء اسلام کا تنظیمی کام سرد پڑ جاتا ہے۔ لہٰذا تمام دینی مدارس کی تنظیموں کے عہدیداران کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ گھروں کو جاتے وقت پورا چارج مقامی ساتھیوں کے حوالے کر کے جائیں تاکہ اب بھی کام اسی طرح ہوتا رہے

(محمد اسلوب قریشی چیف آرگنائزر
جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان)

جمعیۃ طلباء اسلام سے اخراج

جمعیۃ طلباء اسلام کی سنٹرل کمیٹی کے ایک فیصلے کے مطابق بحال اللہ صاحب ہزاروی کو جمعیۃ طلباء اسلام کی پالیسی سے انحراف کی وجہ سے جمعیۃ طلباء اسلام سے خارج کر دیا گیا ہے اب ان کا جمعیۃ طلباء اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

تمام احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ ان سے جمعیۃ طلباء اسلام کے سلسلہ میں کوئی رابطہ نہ رکھیں۔ ان کے اخباری بیان اور کسی بھی تحریر و تقریر سے جمعیۃ طلباء اسلام کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

(محمد اسلوب قریشی چیف آرگنائزر
جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان)

ایک ضروری اعلان

۲۶ اگست بروز اتوار صوبہ پنجاب کی تمام شاخوں کے صدر اور جنرل سیکرٹری حضرات کا ایک ہنگامی اجلاس صدر دفتر جمعیۃ طلباء اسلام [illegible] میکلوڈ روڈ لاہور میں طلب کیا گیا ہے۔ لہٰذا تمام شاخوں کے صدر اور جنرل سیکرٹری تاریخ مذکور کو صبح نو بجے تک صدر دفتر میں پہنچ جائیں۔ اگر مطلوبہ حضرات میں کسی کو کوئی عذر پیش ہو تو اپنی جگہ مجلس عمومی کے فیصلے سے کسی قابل اعتماد ساتھی کو اتھارٹی لیٹر کے ساتھ روانہ فرمائیں۔ اسی اعلان کو دعوت نامہ تصور کریں۔

(مولانا محمد اشفاق صدر جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب)

صوبہ سندھ کی جماعتیں متوجہ ہوں

صوبہ سندھ کے جنرل سیکرٹری جناب محمد اقبال شیخ ذیدی امتحان کے سلسلہ میں ڈیڑھ ماہ کے لئے کراچی میں مقیم رہیں گے لہٰذا ان سے درج ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

(کمرہ نمبر ۵ ڈاکٹرز میکس
ہاسٹل نمبر ۴ سول ہسپتال
کراچی)

جمعیۃ طلباء اسلام ضلع خیرپور کا
عظیم الشان کنونشن

۳ اگست ۱۹۷۳ء کو پیر جو گوٹھ ضلع خیرپور میں ضلعی کنونشن ہوا جس میں پیر طریقت حضرت مولانا عبدالکریم صاحب مدظلہ اور حضرت مولانا غلام محمد صاحب مدظلہ، جناب عطا محمد صاحب (سرپرست) صوبائی صدر جناب عبدالغفور صاحب نائب صدر جناب سلیم شاہد صاحب۔ حضرت مولانا غلام قادر صاحب مدظلہ اور ننھے مقرر جناب خالد محمود صاحب نے مختلف موضوعات پر تقاریر فرمائیں۔ ضلع کی مختلف شاخوں سے طلبہ نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اس کنونشن کے انتظام کا سہرا جناب محمد خان صاحب اور جناب اصغر علی شاہ صاحب کے سر ہے۔ جنہوں نے بہت ہی محنت اور جانفشانی سے اس کنونشن کو کامیاب بنانے کے لئے کوشش فرمائی۔

انتخابات

جمعیۃ طلباء اسلام رتوڈیرو ضلع لاڑکانہ

صدر	جناب حبیب الرحمٰن صاحب
نائب صدر	” غلام مصطفےٰ
ناظم	” عبدالمالک بلوچ
خازن	” سعید احمد صاحب

شورکوٹ ضلع جھنگ

صدر	جناب محمد اقبال صاحب
نائب صدر	” عبدالسمیع و محمد شعیب سبحان
ناظم اعلیٰ	شیخ شکیل احمد صاحب
ناظم	جناب ناظم عباس صاحب
ناظم نشریات	محمد اقبال صاحب جاوید
خازن	شیخ محمد اقبال صاحب

چاک (ضلع سکھر)

صدر	جناب منظور احمد صاحب انصاری
نائب صدر	عزیز احمد صاحب و محمد رمضان مہر
ناظم اعلیٰ	عبدالحمید صاحب میر
ناظم	سکندر اعظم صاحب میرو الطاف حسین میمن
ناظم نشریات	فتح محمد صاحب قاسمی
خازن	عبدالحمید صاحب جہانگیر

مخدوم پور ضلع ملتان

صدر	حافظ رحیم بخش صاحب
نائب صدر	خورشید احمد صاحب راہی
ناظم اعلیٰ	محمد اسلم صاحب جمالی
ناظم	صغیر احمد صاحب آصف
خازن	محمد جمیل صاحب اکمل

موضع معیار ضلع مردان

صدر	جناب واحد گل ابو البیان
نائب صدر	فضل خالق صراف
ناظم اعلیٰ	ہمرلیش ہما
ناظم	سجاد احمد صاحب
ناظم نشریات	فیض الرحیم صاحب

توجہ فرمائیے

جمعیۃ طلباء اسلام کا خبرنامہ "عزم" ٹریکٹ نمبر I چھپ گیا ہے۔ تمام شاخیں آرڈر معہ قیمت فی پرچہ پانچ پیسے اور ڈاک خرچ جلد از جلد ارسال فرمادیں تاکہ ان کو فوری طور پر عزم بھیجدیا جائے۔

پالیسی سے انحراف کی مذمت

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کے ناظم مولانا محمد رمضان نے مولانا غلام غوث ہزاروی اور ان کے دیگر ساتھیوں کے اس بیان کی پرزور مذمت کی ہے کہ جمعیۃ کو متحدہ محاذ سے الگ ہو جانا چاہیئے اور نیپ کے ساتھ معاہدہ توڑ دینا چاہیئے۔

آپ نے کہا۔ نیپ کے ساتھ معاہدہ اصولوں کی خاطر مرکزی مجلس شوریٰ کی منظوری سے ہوا تھا اور خود مولانا ہزاروی اس میں پیش پیش تھے۔ اور وزارتوں کے خاتمہ کے بعد لاہور میں مرکزی و صوبائی مجالس شوریٰ کے مشترکہ اجلاس میں بھی مولانا ہزاروی نے نیپ کے ساتھ معاہدہ برقرار رکھنے کی حمایت کی تھی اور اجلاس نے متفقہ طور پر معاہدہ بحال رکھنے کا اعلان کیا تھا۔ اسی طرح متحدہ جمہوری محاذ میں شمولیت بھی مجلس شوریٰ کے فیصلہ سے ہوئی تھی آپ نے کہا۔ مولانا ہزاروی یا کسی اور کو یہ حق نہیں کہ وہ مرکزی مجلس شوریٰ کے متفقہ فیصلوں سے انحراف کر کے محض [illegible]

شیخ عبدالشکور کو صدمہ

شیخ عبدالشکور صاحب انصاری نائب ناظم جمعیۃ علماء اسلام لیہ کا فرزند ارجمند محمد نسیم (کاکا) بی اے ۲۵-۷-۷۳ کی شام کو اچانک دریا میں ڈوب کر اللہ کو پیارا ہو کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے گیا۔

یہ سانحہ جناب شیخ صاحب اور دیگر پسماندگان کے لئے ناقابل فراموش ہے۔ اراکین جمعیۃ شیخ صاحب کے اس عظیم غم میں برابر کے شریک ہیں اور بارگاہ ایزدی میں دعاگو ہیں کہ خداوند کریم مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل بخشے۔ آمین!

اسلامی کیلنڈر مفت

سال رواں ہجری کا اسلامی کیلنڈر اور خلیفہ حضرت مدنی رح قاضی مظہر حسین مدظلہ کی مشہور زمانہ نظم "خدام اہلسنت میدان عمل میں" بلاک پر طبع شدہ ڈاک خرچ کے لئے صرف دس پیسہ کا ٹکٹ بھیج کر مفت طلب فرمائیں۔ (محمد رمضان میمن ایجنٹ رسالہ ترجمان اسلام مدرسہ تعلیم الفرقان توحید نگر چاکیواڑہ کراچی)